فاللہ خیر حافظاً و ہو ارحم الراحمین

اشعار پر عظمت پند و نصیحت و در نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حمید صاحب اکبرآبادی

تخلص صدق

مطبع الطاف پریس آگرہ طبع شد

۱۳۱۳ھ

تقریظ محمد اکبر صاحب اکبر آبادی

دیوان صدق نعتیہ مقبول بارگاہ - جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
تصنیف حافظ محمد حمید صاحب تخلص صدق ساکن آگرہ محلہ گدیہ حکیم جی عجائب دیوان
نعت مین ہے کہ اس زمانہ مین آج تک ایسے دیوان کم ہوئے ہونگے - شعرون مین مضامین حیرت انگیز
ہیں عظمت پذیر اور تصوف کوٹ کوٹ کے بہرا ہے دیکھنے سے تعلق ہے عیان راچہ بیان - نعت
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین مضامین عمدہ عمدہ لکہے ہین - اکثر آیات اور احادیث کا
ترجمہ ہے - سراسر مغز حقایق بہرا ہے - ہر ایک مصرعہ سے تصوف کا رس ٹپک رہا ہے معرفت
کا دریا بہہ رہا ہے - حقیقت مین سمندر کو کوزہ مین بہرا ہے - اہل مذاق اہل اللہ عارف باللہ اس سے
حظ اوٹہاوینگے - اسکے ہر ایک مصرع پڑہنے سے ایک دل پہ صدمہ ہوتا ہے دل پر چوٹ لگتی ہے دل
نرمی کا اثر پیدا ہوتا ہے - دنیا بہولتی ہے آخرت یاد آتی ہے - خدا کی قدرت کا نمونہ نظر آتا
ہے - حافظ صاحب ایک سیدہے سادہے سادہ مزاج آدمی ہین - ہر دل عزیز ہمہ صفت موصوف ہین - بڑے
باخیر وبرکت ہین - تصوف کی کتابون سے زیادہ شوق - ابرارون کے ذکر سے زیادہ ذوق فقرا و درویشون
ومشائخون سے نہایت محبت رکھتے ہین - خرقہ بیعت ارادت اپنے اوستاد حاجی حافظ سید فضل حسین
صاحب مدظلہ سے حاصل کی وہ ایک بڑے بزرگ آدمی ہین اونکی ایسی اونکی ایک بات ہے کہ ماہ رمضان مبارک
مین سورہ الحمد سے سورہ والضحی تک کھڑے کھڑے ایک رکعت پڑہتے اور باقی ۱۹ رکعت یا دو پارہ سے زائد مین
ختم کرین - اونہین کی پیروی حافظ محمد حمید صاحب نے ہے اکثر ماہ رمضان مین ایک رات مین قرآن ختم کرتے
خداوند تعالی حافظ صاحب موصوف کو سلامت باکرامت رکھے میلاد شریف بہی نہایت خوش الحان
اور عمدہ طرز سے پڑہتے ہین - بہت اشعار شہادت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام
ونیز حضرت علی اکبر علیہ السلام وغیرہ مین تصنیف کیے ہین ... ہمراہ دیوان کے طبع ہوتا اونکا ...
[illegible] بہت جلد طبع کرایا ہے اکثر شعر ... مین مضامین ... [illegible]
[illegible] یہہ دیوان ۱۲۹۵ھ مین چہپنا شروع ہوا تہا ... مین چہپنا بند ہو گیا اب ۱۲۹۶ھ مین چہپ
گیا ... خریداری اسکی منظور ہو قیمت اسکی ایک روپیہ ... طالب ... [illegible]
[illegible] المشتہر المسلم [illegible]

اشعار موعظت پذیر و تصوف و در
نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حیدر صاحب قادری

قادری حنفی اکبرآبادی سنہ ۱۸۹۶ء میں

الطافی پریس آگرہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان سے جب کوئی لیتا ہے نام اللہ اکبر کا
عجب ایک لطف ہوتا ہے عجب ایک حال ہوتا ہے
مراتب ساری نبیوں کے بلاشک اعلیٰ افضل ہیں
ربع مسکون کی شاہی آگے اوسکے ہیچ مطلق ہے
نہ دنیا سے غرض اوسکو نہ جنت سے اوسے مطلب
خداوندا مجھے محروم مت کیجو حضوری اور خدمت سے
شفا پاتے ہیں مرض سے بال دہو کے جو کہ بیٹھے ہیں
ذرا دیکھو سخندان دے چکے والیل سے تشبیہ
محبت شوق میں اگر جو لیتا نام احمدؐ سے
یقین ہے زندہ ہو جاوی موئی امت بھی عیسیٰ کی
سمجھ لینا مسیحو تم رسول دوسرا کی ہم نوا ہیں
یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے اب دعا تجھ سے
یہی ہے آرزو میری چلوں بل سر کے ہیں اس دم

مزا ایک روح کو ملتا ہے اوس دم شیر و شکر کا
ہمیں ہو بہو نہ جب آتا ہے نام اپنی پیغمبر کا
ولے رتبہ کیا حق نے بڑے سب سے سرور کا
بشر جو در حقیقت ہے مگر آگو کوئی پیغمبر کا
بشر جو دیکھے شیدا ہوا روی منور کا
بلاشک ہیں گدا ہم اوس رسول پاک کے در کا
چلا آتا ہے اب تک معجزہ ہوئی مشک و عنبر کا
بہلا کیا وصف مجھ سے ہووی اب صوفی صفت کا
اوس عالم میں عجب ایک حال ہوتا ہے دل حیران مضطر کا
ذرا جو دیکھ لے نقشہ کہیں روئی منور کا
نہ وحشت قبر کی ہمکو نہ خدشہ کچھ ہے محشر کا
مجھے شیدا بنا دے ای خدا اوس روئی اطہر کا
نظر آئی جو روضہ دے مجھکو پیغمبر کا

خدا کے خوف سے ڈر کر نہ ہوویں جو کہ دنیا میں — بجھیگی پیاس میں بیشک وہی اک جام کوثر کا
چلیا جاوے وہ جنت میں نہیں پرسش عمل اس سے — بشر دل سے فدا ہے جو کہ اُس روئے منور کا
ذرا سے حال محشر سے ہو کیا ای واعظو مجکو — قیامت میں سہارا ہے مجھے اپنے پیمبر کا
جو دیکھوں خواب میں صورت خوشی سے رو اوٹھوں اس دم — مری آنکھوں کے رونے سے بندھے ایک تار گوہر کا
مجھے خطرہ نہیں پل سے او رہول قیامت سے — غلام ہوں میں ابابکر و عمر عثمان و حیدر کا
یقین جانوں بلا شک وہ مری جنت او ٹھاویگا — خلوص دل سے جو کہ ہے محب عثمان حیدر کا
ولی حق علی مرتضی کی کچھ صفت ہم سے نہو ہرگز — ولایت اور کرامت سے اکھاڑا اپنے دروازہ خیبر کا
گنا ہوں میں بسر کرتا ہوں ہر دم عمر میں اپنی — قیامت میں بھلا کیا حال ہوگا مجھ سے مضطر کا
جو زیارت خواب میں ہو جاوی مجکو شاہ عالم کی — خوشی میں آنکھ سے جاری ہو طوفان ایک سمندر کا
مری میلاد سلطان جو ریاضت اور مشقت سے — مکان جنت میں ہو اوسکے لیے یاقوت احمر کا

مجھے وحشت نہیں ہے صدق محشر سے نہ کچھ پل سے
حقیقت میں غلام ہے تو شہ شبیر و شبر کا ؛

ولہ

جو شخص شکر کرتا ہے رب قدیر کا — مژدہ ہے اوسکے واسطے نعم النصیر کا
جس شخص نے کہ حکم نبی پر عمل کیا — وارث وہی ہے عقبی میں تاج و سریر کا
دنیا میں عشق احمد مرسل سے جو مرے — خدشہ بھرا اسکو ہے نہیں منکر نکیر کا ؛
کعبہ سے ہو کے جو کہ مدینہ کو جاویگا — وہ مستحق خدا سے ہے اجر کبیر کا ؛
تصدیق جس بشر نے نہیں کی رسول کی — بیشک مزا وہ چکھے عذاب سعیر کا
خیر الورا پہ لاویگا ایمان جو بشر — جنت میں وہ تو پاویگا جامہ حریر کا
کینہ رکھیگا جو کہ صحابہ کرام سے — بس آگ میں جلیگا بدن اوس شریر کا
اسکا بخیر خاتمہ ہو ویگا بالیقین — جو معتقد ہی آپ کے چاروں وزیر کا
احمد کا نام جب سنو بھیجو درود تم — اندازہ کچھ نہیں ہے قلیل و کثیر کا
چوکھٹ کا اُس نبی کے ہو بوسہ مجھے نصیب — سر جسکے در پہ جھکتا ہے شاہ و وزیر کا
ساعت ہو کونسی کہ مدینہ نظر پڑے — دیکھوں کسی طرح سے کنارہ حصیر کا

دہشت نہیں ہے قبر کی اب مطلقاً ذرا
ہے آسرا تو مجکو بشیر و نذیر کا

ہے التجا یہ صدق کی رب غفور سے
مسکن بنے مدینہ میں کچھ دن فقیر کا

ولہ

اللہ کے جو ذکر میں یاں نغمہ زن ہوا
عقبیٰ میں اوسکا جانوں کہ بیٹھا وطن ہوا

جو مستعد ہوا کوئی لکھنے میں نعت کے
مشہور ہر دیار میں اسکا سخن ہوا

دنیا میں جو بشر کہ فنا فی الرسول ہے
اُسکا نہ قبر میں کبھی میلا کفن ہوا

جنت وطن ہی اُسکا ہی جانوں دوستو
عشق نبی میں جو کہ یہاں بی وطن ہوا

پیدا ہوئی جو آب تو باران ہوا نزول
سو کیا بڑا جو صحرا تھا وہ سب چمن ہوا

کیا ہی خلیق آپ تھے کیا ہی شفیق تھے
آزردہ آپ سے نہ کوئی مرد و زن ہوا

دنیا کی تلخی جاتی رہی اُسکی آن میں
ذکر نبی سے جسکا کہ شیریں دہن ہوا

سختی سے کوئی بات کسی سے نہیں کہی
غصہ کبھی کسی پہ نہ شاہ زمن ہوا

پل سے گریگا وہ تو جہنم کی نار میں
راہ نبی میں جسکو کہ چلنا کٹھن ہوا

درد فراق سے ہی کہتے اُویس تھے
ملنا نبی سے تجکو تو مشکل کٹھن ہوا

ہجری کے سال تب ہی سے گنتے ہیں دوستو
ختم رُسل کا جب سے مدینہ وطن ہوا

عقبیٰ کی فکر کا تو اُسے وغدغہ نہیں
دنیا کی فکر میں جسے رنج و حزن ہوا

حیوان سے بھی بد ہیں بشر اسمیں شک نہیں
انسان وہی ہے جسکا کہ اچھا چلن ہوا

بیشک بشر نہیں ہی وہ حیوان ہی ضرور
جو اُس جہان سے آکے یہاں بد چلن ہوا

کیا حال ہوگا تیرا قیامت میں دیکھیے
بہ ہے بُرا تو صدق نہ ابتک حسن ہوا

ولہ

روضہ پہ اپنے مجکو بلا لیجیے شہا
صورت ذرا تو اپنی دکہا دیجیے شہا

مضطر ہوں بیقرار ہوں بیتاب ہوں ملول
چہرہ سے برقع اپنا اوٹھا دیجیے شہا

لاکھوں غریب حق سے ملائے ہیں آپ نے
مجکو بھی اب تو جلد ملا دیجیے شہا

مختار دو جہان کا کیا ہے حضور کو — بخشش میری تو حق سے کرا دیجیے شہا
عصیان سے ڈوبا جاتا ہوں گرداب بحر میں — بیڑے مرے کو پار لگا دیجیے شہا
آویں نکیر قبر میں پوچھیں سوال جب — صورت تب اپنی آکے دکھا دیجیے شہا
مارے سقر کی راہ پہ شیطان ہے غوی — جنت کی راہ ہمکو بتا دیجیے شہا
دفتر سے فرد نامۂ اعمال بد مرے — منگوا کے اسکو اسے مٹا دیجیے شہا
درد فراق ہجر سے ناشاد ہے غریب — اب در پہ اپنے اسکو بلا لیجیے شہا
نامہ مرا تو سیاہ ہے اعمال زشت سے — نیکوں میں نام میرا لکھا دیجیے شہا
دنیا اگر نہ ہووے تو پرواہ نہیں ہمیں — حق سے اب ہمکو عقبیٰ دلا دیجیے شہا

حیران صدق رشک میں حسرت سے ہے بڑا
طیبہ اب اپنا اس کو دکھا دیجیے شہا

ولہ

عشق احمد میں اب جسکا دل گھایل ہوگیا — جان لو بارِ گنہ اوس پہ سے زایل ہوگیا
جنت ماویٰ میں پاویگا مکاں وہ شخص جو — محفل میلاد سلطان میں جو شامل ہوگیا
پاگیا نار جہنم سے وہ چھٹکارا ضرور — خطرۂ دوزخ سے جسکا رنگ زایل ہوگیا
پائیگا وہ گنج عقبیٰ کا نہیں ہے شک ذرا — لذت دنیا میں جسکا دل کم مایل ہوگیا
کر لیا ہے جسنے ذکر احمد مرسل کا شغل — اُس کے دل سے رنج و غم دنیا کا زایل ہوگیا
بنگئے موتی درخشاں اسکے آنسو طلب میں — آنسوؤں کو جو بہا محفل میں شامل ہوگیا
حشر میں سر پائیگا وہ شخص جانوں دوستو — ایک دم بھی جو کہ یادِ حق سے غافل ہوگیا
پہونچیگا فردوس میں جانوں اسی کو دوستو — جنت ماویٰ کا اب حق سے جو سایل ہوگیا

شعر گوئی میں نہیں تھا صدق بہرہ تجکو کچھ
نعت لکھکر شاعروں میں تو بھی داخل ہوگیا

ولہ

نہیں ہے کسی جا دفینہ ہمارا — ہے کلمہ محمد خزینہ ہمارا
پھٹا ہجر شہ سے ہے سینہ ہمارا — بڑا سخت ہے اب تو جینا ہمارا

مدینہ کی زیارت مین اور شوق مین — نہ کہانا رہا ہے نہ پینا ہمارا
شب و روز اب گرمیٔ عشق سے — نکلتا ہے بیحد پسینہ ہمارا
اسی دل مین دیکھے ہین ہم روئی یار — یہہ سینہ ہے نقش نگینہ ہمارا
ہو دنیا مین جب تک نہ وہ بہر لقا — ہے مرنے سے بدتر یہہ جینا ہمارا
کہین کس سے جا کے اب حال حقیقت — بہرا درد و غم سے ہے سینہ ہمارا
بلاوے نہ آقا مدینے مین ہم کو — اس عالم مین ہے ہیچ جینا ہمارا
شب ہجر سے اور غم و رنج سے — فگار ہے جگر اب تو سینا ہمارا
کوئی دوست ہووے و یا ہووے دشمن — تواضع سے سب سے قرینا ہمارا
صحابہ کا جو شخص دشمن ہوا ہے — نہین جاویگا اس سے کینہ ہمارا
یہہ کہتے تھے اوس جذبہ مین آکر — جلا درد ہجران سے سینا ہمارا
نہین باز آوی ہے ہرگز گنہ سے — برا نفس سے ہے یہہ کمینا ہمارا
صہیب یہہ ہی کہتے تھے رحلت ہی سے — یہہ سونا پڑا ہے مدینہ ہمارا
رسول مکرم کے ہم مدح خوان ہین — لب آسمان پہ ہے زینہ ہمارا
فراق جدائی غم ہجر سے — ہوا سبز رنگ مثل مینا ہمارا

مناجات ہے صدق کی یہہ ہی تجہہ سے
لگا پار یارب سفینہ ہمارا

ولہ

کسی طرح کا مجھے اب ملال بہی نرہا — کسیکو کیا ہے بقا جو بلال بہی نرہا
نرا حبیب تھی اس شخص اہل ثروت پر — مدینے جانیکا جسکو خیال بہی نرہا
قریش نالان تھے ہر طرح کی بلاؤن سے — رسول پیدا ہوئی پہر وبال بہی نرہا
ہوئے جو قتل مین راہ خدا مین دنیا مین — انہین تو عقبی کا کوئی زوال بہی نرہا
حسین ابن علی کو جنہون نے قتل کیا — انہین رسول کا ہرگز خیال بہی نرہا
بلال تھے بہرتے بہی مدینہ مین — رسول چل بسے مجکو وصال بہی نرہا
جو سے ہرتے تھے جو شانان ذی کرم اسجا — زمین مین دفن ہوئی اسکا مال بہی نرہا

تو صدق سویا ہے غفلت سے بیخبر ہو کے
تجھے تو عقبیٰ کا کوئی خیال بھی نہ رہا

ولہ

اللہ ہے گناہوں سے مددگار ہمارا ۔ بندے ہیں آپکے وہی ستار ہمارا
دوزخ سے نہ خطرہ ہے نہ ہی خواہش جنت ۔ پہونچاوے جدھر چاہے اوسی یار ہمارا
کھلتے ہیں در خلد پہ غلمان و ملایک ۔ آویگا عجب شان سے مختار ہمارا
پوچھینگے ملک تو یہ مہمان ہے کہ آویگا ۔ ہی شافع مختار تو سردار ہمارا
کہتے تھے شب اسریٰ میں سبھی حور و ملائکے ۔ آویگا بڑی دھوم سے سردار ہمارا
دنیا کی مصیبت سے نہیں خطرہ ہی ہمکو ۔ ہر حال میں اللہ ہے مددگار ہمارا
حضرت کی کیا ہو کہ رکھے ہم سے محبت ۔ دیکھیگا کسی روز وہ دیدار ہمارا
دہشت نہیں ہمکو ہی قیامت سے ذرا بھی ۔ ہے سید ابرار تو مختار ہمارا
کہتے تھے نبی حق میں تھی بلال حبشی کے ۔ ہے وہ تو محبت میں گرفتار ہمارا
دل عشق میں احمد کے تو بیچین ہو گیا ۔ جاویگا کسی طرح نہ آزار ہمارا
ایک روز نبی نے کہا اویس قرنی کو ۔ مدت سے ہی وہ عشق میں بیمار ہمارا

کچھ بھی تو گناہوں سے نہیں صدق ہی خطرہ
ہے احمد مرسل تو مددگار ہمارا

ولہ

مجھے بھی نہیں اب سہارا کسی کا ۔ بجز ذات احمد نہ یارا کسی کا
ہے قبضہ میں حق کے بلا شبہ بیشک ۔ گھٹانا کسی کا بڑھانا کسی کا
سوائے محمد قیامت میں ہرگز ۔ نہیں واں تو ہوگا نہ یارا کسی کا
قیامت میں ہو ونگی نبیوں کے درجے ۔ محمد سے زیادہ نہ ہوگا کسی کا
نہ جب تک عبور ہوں ہمارے پیمبر ۔ گذر پل سے ہرگز نہ ہوگا کسی کا
بغیر از وسیلے محمد کے جانو ن ۔ نہیں ہوگا پل سے گذارا کسی کا
پڑے اپنی اپنی قیامت میں سبکو ۔ نہ سوجھی کسی کے نہ بھیجی کسی کا

یہی رضوان کہتا تھا اسریٰ میں ہر دم
اب آتا ہے وہ جلد بیمار کسی کا

جو عارف ہیں بندے وہ حق ہی کو دیکھیں
برا وہ نہ دیکھیں نہ اچھا کسی کا

ہوا جو کہ رتبہ ہے احمدؐ نبی کو
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کسی کا

خبر لیجیے آکے اب جلد اسکی
نکلتا ہے دم ای مسیحا کسی کا

پڑیگی قیامت میں اپنی سبھون کو
نہ مادر کسی کی نہ بابا کسی کا

وسیلے سے احمدؐ کے سب پار ہونگے
نہ جانو تم ہرگز سہارا کسی کا

جسے دیوے ذلت جسے چاہے عزت
نہیں حکم حق میں اجارا کسی کا

سوا اُس کے حاجت نہ چاہوں کسی سے
نہ محتاج کر اب خدایا کسی کا

رسول خدا یہی کہتے تھے اکثر
نہ بہتر کسی کو ستانا کسی کا

میں پڑھتا ہوں مولود سلطان عالم
اب آتا ہے گھر میں اجالا کسی کا

نہ ہوگا مددگار جز شاہ عالم
نہ آدم کسی کے نہ عیسیٰ کسی کا

اگر ہوتی پیدا نہ ذات محمدؐ
نہیں لگتا پھر تو ٹھکانا کسی کا

خدا نے نبی بہت پیدا کیے صدق
نہیں ایسا رتبہ بنایا کسی کا

ولہ

دل میں میری ہے خیال مصطفےٰ
خواب میں دیکھوں جمال مصطفےٰ

آئی دنیا میں ہزاروں تھی رسل
تھا نہیں کوئی مثال مصطفےٰ

مثل آئینہ تھا روی باصفا
تھا مرات حق جمال مصطفےٰ

جبکہ قرآن میں ثنا خوان ہو کریم
پھر لکھی کیا کوئی حال مصطفےٰ

کیا لکھیگا کوئی ممکن میں
حد سے بیحد ہیں کمال مصطفےٰ

خواب میں ایک شب تو آنکھ لگ گئی
آیا جو دل میں خیال مصطفےٰ

رکھتی ہیں سارے پیمبر برتری
ہیں فزون سب سے کمال مصطفےٰ

ہوتا وہ ہی الفور عاشق ہی بشر
دیکھ لیتا جو جمال مصطفےٰ

مبتلا ہوتا تھا وہ تو عشق میں
دیکھتا تھا جو جمال مصطفےٰ

ہے زبانون سے نہین ممکن ثنا — مین لکھون اب کیا کمال مصطفے
کہتے تھے حسرت سے دلمین یہ اویس — دیکھیے کب ہو وصال مصطفے

قطعه

ہے انس سے یہ ہی مروی بالیقین — تھا نہ چہرہ پر ملال مصطفے
مجھ سے اُف تک بھی نہین کہتے کبھی — کیا ہی عمدہ تھی خصال مصطفے
دل مین میری بیکلی رہتی ہی بس — جب سے دیکھا ہے جمال مصطفے
معجزونکو سحر کہتے مشرکین — جنکے سبب ہوتا ملال مصطفے
ایک اعرابی گرا تھا فرش پر — دیکھ ہیبت سے جلال مصطفے
تھے نرالے عشق مین رومی صہیب — تھے وہ مفتون جمال مصطفے
واسطے امت کے مرتے دم تلک — چشمون سے بہتا زلال مصطفے
ہوگیا تاریک مثل شب جہان — جب ہوا تھا انتقال مصطفے
تا رہین رہو ہے نہ کوئی امتی — تھا یہی حق سے مقال مصطفے
ہجر مین اس شہ کے بعد از انتقال — تھا بہت غمگین بلال مصطفے

ہے دعا اب صدق کی تجھ سے کریم
دیکھ لون پھر مین جمال مصطفے

وله

چشم سے آنسو بہانا ہو گیا — درد و غم اپنا سنانا ہو گیا
چھو در روضہ پہ جانا ہو گیا — پھر تو ملنے کا ٹھکانا ہو گیا
عشق مین کیا دل دوانا ہو گیا — درد کا اپنے جتانا ہو گیا
پہونچا گر تو منزل مقصود کو — رحمت حق کا بہانا ہو گیا
کیا ہی حکمت تھی شب معراج مین — عاصیون کا بخشوانا ہو گیا
حسرتین دل کی نکالون یا رسول — گر مدینہ مین جو آنا ہو گیا
کچھ نہین لی آپ نے مطلق خبر — دل محبت مین دوانا ہو گیا
آپ کی الفت مین ای میری سیان — کیا کہون دشمن زمانا ہو گیا

جسم بھی بیکار ھی اُس دم عزیز
مرغ تن جبکہ روانا ہو گیا

عشق اُسکے باعث نامی خلق مین
میرا قصہ اور فسانا ہو گیا

رہگیا غفلت مین سوتا صدق تو
قافلہ جلدی سے روانہ ہو گیا

ولہ

جس دلمین عشق شافع روز جزا ہوا
عالم کے رنج و غم سے وہ بیشک رہا ہوا

ذکر خدا سے جسنے کہ خالی رکھا ھی دل
وہ شخص رنج و غم مین سدا مبتلا ہوا

جو کام ھی ریا کا ثواب اسمین ہے نہین
مقبول ھی وہ کار جو بہر خدا ہوا

دیتا ھی رزق زانی و میخوارون کو کریم
محروم اُسکے در سے نہ شاہ و گدا ہوا

روز ازل مین جسنے کہ زیارت رسول کی
جود و کرم مین وہ ہی تو بحر سخا ہوا

اوپر ہماری فضل خدائی کریم ہے
حامی ہمارا حشر مین خیر الوریٰ ہوا

بہہ فخر ہمکو بہت ھی دنیا مین ای فتا
ہمکو خدا کے فضل سے ایمان عطا ہوا

ایمان اُسکا پکا ہے مضبوط ہی قوی
جس شخص کے کہ قلب مین خوف و رجا ہوا

کیسی نماز پیاری ہی حق کو تو دوستو
قرآن مین جسکا ذکر و بیان جا بجا ہوا

بس شکر ہے زبان سے خدای کریم کو
نعرہ ہماری شعرون کا صل علیٰ ہوا

ہو گا نہ صدق وہ تو پریشان دل کبھی
سینہ مین جس کے جان تو ذکر خدا ہوا

ولہ

پڑھیگا جو بشر دل سے اگر کلمہ محمدؐ کا
محل اُسکے لیئے طیار ہوویگا زبرجد کا

مصیبت اور بلا مین سب ہماری دور ہوتی ہین
ہمین اکسیر اعظم ہی بلا شک نام احمدؐ کا

یقین جانون کہ رب کرتا ہی ذکر اُسکا فرشتون سے
کوئی جو باادب لیتا ھی نام حضرت محمدؐ کا

یقین ہی خواب مین ہوویگی ایکدن اسکو زیارت
جو ہر دم عشق وہ رکھی اگر دی محمدؐ کا

کسی صورت کبھی رب سے مدینے وہ تو پہونچیگا
جو رکھتا شوق ھی دل سے اگر کوئی محمدؐ کا

سمجھ لینا حرام اسپہ ہوئی ہی آگ دوزخ کی — جسے بہایا ہی دل سے نام پیارا بس محمد کا

تمنا ہی کہ میں جاکر پہاڑوں بلکوں سے یثرب — گدا کر دے خداوندا مجھے حضرت کی مرقد کا

یہی ہے آرزو میری یہی ہی التجا میری — الٰہی تو بچا ور کر دی مجھکو کوئی احمد کا

شہنشاہی سے بڑھ کے ہی وہ دنیا کے مراتب میں — گدا گر ہے بلاشک جو کوئی کوچے محمد کا

ذرا غور و تامل سے یہان دیکھو تو ہونٹوں کو — چمٹ جاتی ہیں لب جب نام آتا ہی محمد کا

خوبی و عادت بیان کب مجھ سے ہو اے دوستو ہم سے — خدا فرما چکا قرآن میں جب اخلاق احمد کا

مزا آتا ہی زیادہ قند مصری سے سمجھ لینا — زبان پر جب میری آوے نام حضرت محمد کا

بیان قامت نہیں ہو دیگا ہم سی کچھ ذرا مطلق — زمین پر بھی نہیں پڑتا تہا سایہ آپکی قد کا

فلک جانا شہادہ کو جہان تشریف لیجاتے — بیان کچھ ہو نہیں سکتا ہی خوشبوئی محمد کا

گرا ابلیس کے شیطان اور گری بت اور بھی — ہوا دنیا میں شہرہ جب شہ عالم کی آمد کا

یہ عالم ہی یہہ دنیا ہی خلایق اسمین بستی ہی — ذرا سمجھو یہہ بھی گلشن بنا نور محمد کا

کہان آدم کہان عیسیٰ ذرا سوچو سمجھو تم — سمجھ لینا ہے ادا رتبہ بھی اعلیٰ سب سے احمد کا

تمنا ہی کہ رخصت ہوکے دنیا سی کرے حضرت کی قدم پر سر — گذر فردوس اعلیٰ میں ہو کر جان مقید کا

اسی کا نور ہی ہر جا اسی کا جلوہ بھی روشن — ملا لاریب ہی جانون احد سے میم احمد کا

وضو کر کے محبت سے جو لیوے نام حضرت کو — نہیں جنگل میں خدشہ ہی اسی حشرات اور دد کا

جمعہ کے دن پڑھیگا جو کوئی صلوات کثرت سے — مکان فردوس اعلیٰ میں ملی اسکو ہمد کا

شفا پاتے ہیں مرض سے جو کہ دکھ کر بال کو ہوین — چلا آتا ہی اب تک معجزہ موئی محمد کا

تعشق اضطرابی حد سی ہوتی ہی فزون اے دوست — خیال آتا ہی دل میں جبکہ گیسوئی محمد کا

بڑا مشتاق زیارت ہوں دل حیران نالاں ہے — دکھا دی اے خدا مجھکو ذرا جلوہ محمد کا

ہلا اسکو نہیں پہونچیگی دنیا کی سمجھ لینا دل یارو
مصیبت میں جو لیگا صدق دل سے نام احمد کا

ولہ

جبکہ اس دنیا میں وہ سید ابرار آیا — سرور ہر دو جہان احمد مختار آیا

سرنگون بت ہوئی ابلیس پکارا سبحات ... کہر سارا مٹا اب دین کا سردار آیا
جنگ مین دیکہہ کے کہتے تہی عمرؓ کو مشرک ... بہاگو اسجا سے کہ وہ قاتل کفار آیا
ہلتی زنجیر ہی حجرہ کی معراجکی رات ... اُن کی آن مین ہو کر شہ ابرار آیا
سنکے زندیق نی معراجکی تصدیق کی ... بہر تصدیق وہ صدیقؓ وفادار آیا
حسرت و یاس سے کہتے تہی اویس قرنی ... یا نبی اسقو مین جنیے سے ہون بیزار آیا
پہونچے جنت مین جو حضرت تو پکارا رضوان ... لو قدم جلد کہ جنت کا وہ سردار آیا
کہا حضرت نی کہ ہوویگی گنہ اسکی معاف ... بعد مرن جو میری قبر پہ زوار آیا

عرض ہی صدق کی یارب بہ طفیل احمد
دے نجات اسکو کہ دنیا سے ہی بیزار آیا

ولہ

عالم مین بجا احمد مختار کا ڈنکا ... کیا خوب بجا اُس شہ ابرار کا ڈنکا
موسیٰ کا نہ عیسیٰ کا بجا ڈنکا نہ الیاس کا ... جیسا کہ بجا سید ابرار کا ڈنکا
بت پرستی تو ہوا کرتی ہی عالم مین ہمیشہ ... کعبہ مین بجا کرتا تہا کفار کا ڈنکا
کافور ہوئی کعبہ سے سب مشرک و کافر ... جس وقت بجا سرور مختار کا ڈنکا
بتخانہ مین مندر مین تو ناقوس بجی مین ... مسجد مین بجے دین کے سردار کا ڈنکا
دوزخ مین پڑا رہیگا نہین کوئی بشر بہی ... جس وقت بجے رحمت غفار کا ڈنکا
رحلت ہوئی دنیا سے جب ہی خیر بشر کی ... بجنے لگا بابکرؓ وفادار کا ڈنکا
دو سال سے زیادہ بجی بابکرؓ کے ڈنکے ... بعد اُسکے بجا دوسری سردار کا ڈنکا
فاروقؓ کے ڈنکے بجی جلے شرق تا غرب ... پہر بجنے لگا تیسرے سردار کا ڈنکا
مشہور ہوا مکہ مین اور ساری عرب مین ... عثمان غنیؓ صاحب زردار کا ڈنکا
ڈنکے بجی چہہ روز تو عثمان غنیؓ کے ... بعد اُسکے بجا حیدر کرارؓ کا ڈنکا
ڈنکے بجی ہیونگے تو بس ایک جگہہ پر ... ہر جا پہ بجا سرور سردار کا ڈنکا
پایا ہی شخص ثواب جنت ماوی ... جو دل سے بجاویگا انہین چار کا ڈنکا

بجتے ہین پرائی تو ڈہل تاشون کو اپنے
لاحول ولا سمجہو اُس ڈہلکی کو بہائی
تم ڈنکے کے معنی تو یہان حکم کے جانون

ای نفس بجا تو نشہ ابرار کا ڈنکا
جیسے کہ بجے ہند مین سالار کا ڈنکا
سے ڈہول نہ تاشہ نہ یہان یار کا ڈنکا

اس نفس کے کہنے سے بہت ڈنکے بجائی
اب صدق بجا تو نشہ ابرار کا ڈنکا

وله

میرا دل بھی پہ تو ہی فدا ہی لو لگی ہی میری بہلا
پڑا ہیچ مین ہو نہین بیقرار ہوا دلکو میری ہی اضطرار
مری دلکو ابتو ہی بیکلی پڑا پہرتا ہون گلی گلی
ہوئی عقل میری ہی اب سلب نہین عقل مجکو جنون ہی سب
ہین اسی لئے تو کہا ہون گدا ہی دلکا میری مدعا
میرا بخت ایسا تو ہی کہان کہ جمال دیکہون شہ زمان
یہ نصیب میرا تو ہی نہین کہ جمال دیکہون شہ امین
مجہے قبر کا ہی ڈرا سفر وہان ہوگی دہشت سخت تر
نہ مان وہان ہو نہ ہو پدر نہ مکان ہووی نہ ہو دری
یہی لین میری پاس ہی ملون انکہین رسی تو بین غنی

یہی رات دن تو ہی اب دعا کہ دکہا نبی صلعم کو مجہی ذرا
رہون رنج مین ہو نہین ہیشار کہین رنج رب تو مرا اٹہا
مری حق مین بات یہی بہلی کہ خدا دکہادی تو مہ لقا
یہہ دعا تو میری ہی تجہسے رب کہ مدینہ کو تو مجہی دکہا
یہ خدا تو تجہسے ہی التجا کہ رسول اپنی کا در دکہا
میرا سینہ ابتو ہی بس بیان خدا آگ اسکی تو دی بجہا
کہنو اُسکے در پہ تو جبین خدا وصل تو اسکو مجہی دکہا
مجہے اُس جگہہ سے لگی خطر وہان دیگی امان تو بس خدا
نہ بچہونا ہووی نہ تکیہ سر خدا اسکہڑی سے تو دی بچا
یہی عرض کرتا ہون ہر گہڑی سے آ تو ہی کر مرا بہلا

ارے صدق عمر تو کٹ گیا جو لکہا ہے بخت مین ہوسکا
یہی اب خدا سے تو کر دعا کہ نبی کا روضہ تجہے دکہا

وله

مرے دل کی طلب کو بر لایا خدایا
میری حاجت ابتو روا کر خدایا
یہہ دل مردہ رہتا ہی غفلت مین ہردم
جلادے جلادے جلادی خدایا
مجہے ابتو احمد کی صورت کو جلدی
دکہادی دکہادی دکہادی خدایا
اپنی محبوب پیارے کی مجلس مین مجکو
بٹہادے بٹہادی بٹہادی خدایا
نبی بو سلے جابرے لڑکون کے حق مین
جلادے جلادی جلادی خدایا

غم و رنج دنیا کا اب دل سے میرے
بھلا دے بھلا دی بھلا دی خدایا

میں دیدار شربت کا رہتا ہوں پیاسا
پلا دے پلا دے پلا دی خدایا

مزا عشق احمد کا سب سے ہے میٹھا
چکھا دے چکھا دی چکھا دے خدایا

گنہ اپنی دفتر سے امت کے ساری
مٹا دی مٹا دی مٹا دی خدایا

مدینہ کے پھولونکی خوشبو تو مجھ کو +
سنگھا دے سنگھا دی سنگھا دے خدایا

کوئی مژدہ چلنے مدینہ کا اب تو
سنا دی سنا دی سنا دی خدایا

نبی کہتے تھے میوہ حسنینؑ کو +
کھلا دے کھلا دی کھلا دے خدایا

کوئی راہ طیبہ کے جانیکی مجھ کو
بتا دی بتا دی بتا دے خدایا

میں سویا ہوں غفلت میں چونکا نہیں ہوں
جگا دی جگا دی جگا دی خدایا

تو اب رنج و غم فکر دنیا کے سارے
ہٹا دی ہٹا دے ہٹا دی خدایا

تو اب سب بکھیڑوں سے مجھکو
چھوڑا دی چھوڑا دی چھوڑا دی خدایا

در روضہ پر تو کسی طرح سے
پہنچا دی پہنچا دی پہنچا دی خدایا

میرا دل محبت میں حضرت کے ہر دم
لگا دی لگا دی لگا دی خدایا

بچا کر عدو سے تو ابراروں میں
ملا دے ملا دی ملا دے خدایا

تو راہ حقیقت ذرا **صدق** کو
بتا دے بتا دے بتا دے خدایا

ولہ

واہ کیا آدم و حوا سے یہ جوہر نکلا
صلب سے انکی محمدؐ سا پیمبر نکلا

موسیٰ و عیسیٰ نبی آئے پیمبر لاکھوں
پر نہ عالم میں کوئی آپ سے بہتر نکلا

کیا کلام آپ کا تھا صل علی صل علی
جو سخن آپ سے نکلا وہی بہتر نکلا

خواب میں دیکھ کے وہ روئے منور اطہرؐ
کیا میری آنکھوں سے طوفان سمندر نکلا

لایا ایمان نبی پر وہ ہی بہتر ہے بشر
جسنے تصدیق نکی وہ تو دل تنگ نکلا

حشر میں جینے اترا دیکھا وہ بیشک انسان
جو کہ اس دنیا میں ایمان سے مر کر نکلا

تھے مددگار صحابی بھی بہت سے یارو
پھر ابابکر سا کوئی نہیں یاور نکلا

عدل و انصاف میں جیسے کہ عمر تھی عادل
سچ فی الحقیقت نہیں ایسا کوئی افسر نکلا

ہیں فرشتے بھی حیادار خدا کے بندے
پر کوئی شرم میں عثمان سی نہ بڑھکر نکلا

تھے صحابہ سبھی حضرت کے ورع میں کامل
پر علی کا نہ کوئی زہد میں ہمسر نکلا

جان نثاری میں صحابی تھی بہت سی اکثر
پر وفادار علی سے نہیں بہتر نکلا

جسکو ثروت ہوئی آورد و یثرب نہ گیا
وہ نصیبے کا بڑا سخت ولدّر نکلا

کہوینگی ہول قیامت میں یہ عیسیٰ لاریب
کاش میں امت احمد سے نہ بڑھکر نکلا

جسنے مرشد کا نہ ماباپ کا کہنا مانا ہو
حیف صد حیف کہ وہ سب میں ستمگر نکلا

چشم کو کہول کے دیکھو ذرا کان قدرت
کوئی نیلم کوئی ہیرا کوئی پتھر نکلا

بحر دنیا میں گرا وہ ہی تو لدل میں پہنسا
غرق وحدت جو ہوا وہ تو اچھلکر نکلا

آتش ہجر جدائی کے قلق سے ناگاہ
شعلہ ایک آہ کا دل سے مری بنکر نکلا

آتش ہجر میں رو یا جو بحال مضطر
چشم سے ایک سمندر سا کہ سا گوہر نکلا

عرض کرتا ہوں ذرا آکے خبر لیجیو میری
ورنہ سینہ سے پریشان دل مضطر نکلا

گور میں کیا وہ لگی دیکھ ہی بالاشک اسکو
کپڑے باریک پہنکر جو اکڑ کر نکلا

قبر میں اسکا کفن میلا نہو سکا ہرگز
بدترین خلق جو اپنی کو سمجھکر نکلا

نہ کری یاد خدا اور رہی غفلت تجکو
حیف اے صدق کہ تو خلق سے بدتر نکلا

ولہ

ہے بہلا جسنے کہ اللہ کو اکبر جانا
رہبر خلق محمدؐ کو پیمبر جانا

چاہیئے احمد مرسل سے محبت ہمکو
ہوگا محشر میں ہمیں پل سے گذر کر جانا

ہے تمنا کہ جیسے ہاتھ کو اپنے اختر
سرور سرور دوسرا کے جو ہو در پر جانا

حالت نزع سے کہتا ہوں یہی میں غمناک
یارسول عربی ہم پہ مدد کر جانا

شب معراج میں کہتے تھی کسی جا پہ اویس
شافع روز جزا ہے مجھے نظر کر جانا

قبر کا اوسکو نہ خطرہ ہی نہ کچھ اسسے ضرر — شافع خلق کو جس شخص نے افسر جانا
امت خیر بشر سب ہی کرتی ہین دعا — ہو خدا ہمکو تو فردوس کے اندر جانا
فی الحقیقت ہی وہ حیوان نہین ہے انسان — وہی انسان ہی کہ جو آپ کو اصغر جانا
نفس بد سے بڑا سرکش بڑا ہی فتنہ — وائی اوس شخص پہ جسنے اسی احقر جانا
بہی اچھا ہی بہتر بہی افضل ہی فنا — نفس کُش کر کے جو اس آپ کو بدتر جانا
وہی ہی سفر دری کری وہی اگر رستہ چلے — ہو نہ جس شخص کو دنیا سے سفر کر جانا
ہر گنہ سے ہی شرم و ندامت ہی ضرور — بدترین ہی وہ گنہ جسکو کہ کمتر جانا
کیون گنہ کرتا ہی کیون حق سی ہوا غافل — قبر مین ای فنا تجکو ہے مستقر جانا
وائی جو علم پڑہا اور رہا وہ گمراہ — جب رسالت کو نہ جانا تو کیا پیمبر جانا
باغ فردوس مین پہونچیگا بلا شک وہ ضرور — جس بشر نے کہ محمد کو ہے رہبر جانا

صدق مسکین کا ہی آداب سے کہدینا سلام
ہو جو اسے خضر کہین روضۂ انور جانا ❊

ولہ

شرم و حیا کا شیوہ جو اور انبیا مین تہا — وہ سب طریقہ شافع روز جزا مین تہا
ایسا نہین تہا یوسف مصر کا حسن بہی — حسن و جمال جیسا رسول خدا مین تہا
ایسا کسی بشر مین نہ حلم و ادب ہوا — جو حلم اور خلق شہ دوسرا مین تہا
دنیا سی کچھ غرض نہ تہی تن پروری سے کام — دل آپ کا لگا ہوا راہ خدا مین تہا
جن و بشر مین ایسا نہ تہا وصف اور کمال — وصف و کمال جو شہ ارض و سما مین تہا
ظاہر مین آنکہین سوتی تہین پر جانو دوستو — دل خواب مین بہی آپ کا یاد خدا مین تہا
ایسا کرم کا شیوہ کسی مین ہوا نہین — جیسا سخا کا شیوہ حبیب خدا مین تہا
سختی سے کوئی بات کسی سے نہین کہی — کیا حلم اور وقار شہ انبیا مین تہا
ظاہر کلام کرتے تہی لوگونکے سامنے مین — دل آپ کا ہمیشہ تو ذکر خدا مین تہا
جامہ سے جس کے لگ گیا دست شہ امم — وہ جامہ بس بسا ہوا عطر مین حنا مین تہا

طے کرتا تھا براق نبی پل میں آسمان — ساعت میں تخت جاتا سلیماں ہوا میں تھا
برکت سی نام لینے رسول کریم کے — وہ بچ گیا جو پھنس گیا کوئی بلا میں تھا
جسدم چلے رسول خدا آسمان پر — ایک غلغلہ سا شور کا ارض و سما میں تھا
یہ مرتبہ تو اور رسل کا ہوا نہیں — اقرا پڑھایا آپ کو غار حرا میں تھا
ایسا نہ ہوگا شوق کسی شخص کو کبھی — صدیق کو جو عشق کہ راہ خدا میں تھا
کاٹے سے اژدہے کے تو آنسو بہا کیے — دل صبر سے لگا ہوا بس مصطفی میں تھا
پیاسے شہید ہونگے نواسے رسول کے — لکھا ہوا یہ پہلے ہی حکم قضا میں تھا
کیا خاطر حسین ہی تھی جسکا نہیں شمار — کوثر کا جام رضوان لیے کربلا میں تھا
ظاہر بلال پھرتے تھے کوچہ میں شام کے — دل انکا تو لگا ہوا خیر الوریٰ میں تھا
وہ دیکھ لینگے جا کے سزا اپنی قبر میں — چلو شراب پینا ہی جنکی غذا میں تھا
وہ چین ہی سے رہونگی جا کر بہشت میں — جسکا کہ دل لگا ہوا خیر الوریٰ میں تھا
شکر خدا تو چاہیئے دنیا میں آن کر — انسان پہلے شکم سے رنج و بلا میں تھا
عبرت سے خاک دیکھی جو دونوں کی ایک سی — ایک ذرہ فرق کچھ بھی نہ شاہ و گدا میں تھا
آزاد ہو گیا ہی وہ توبہ سے جان لو — مدت سے جو پھنسا ہوا حرص و ہوا میں تھا
آزادی اُسنے پائی ہے سو لو ذکر ہی ان سے — جو عرصہ سے لگا ہوا جور و جفا میں تھا
جائیگی بہشت اُسکی ہی فضل خدا سے جا — مرنے سے اپنے پہلے جو خوف و رجا میں تھا

لکھوں نہ کوئی غزل تو میں اب صدق لغت میں
مدت سے یہہ خیال تو فکر رسا میں تھا

ولہ

خواب میں جسکے وہ اب صاحب ہرجا نظر آیا — لاریب وہی صورت رحمن نظر آیا
ہوا مجنون ہی جو عشق نبی میں سرشار — باغ دنیا تو اُسے دشت و بیابان نظر آیا
دل بیمار میں جز ذات شہ ہر دوسرا — نہیں اسکو کوئی اب درد کا درمان نظر آیا
جو بشر ہو گیا اب عشق محمد میں فنا — گھر تو اپنا اُسے بس خانۂ زندان نظر آیا

کوچہ عشق میں دیکھا ہے فنا ہوتے جسے — اس جگہ گبر و ہندو و مسلمان نظر آیا

غور سے فکر و تامل سے جو دیکھا اسکو — وہی ظاہر وہی باطن وہی رخشان نظر آیا

گل میں وہی غنچہ میں وہی دیر و چمن میں — ہر اک جائے وہی نور درفشان نظر آیا

ہر رنگ میں ہر شئے میں ہر ایک نخل و شجر میں — ہر اک انسان میں وہی صورت انسان نظر آیا

چشم دل کھول کے دیکھا جو کبھی جا بجا اسے — وہی اونچا وہی نیچا وہی یکسان نظر آیا

آئینہ دل میں ذرا غور سے دیکھا اسکو — وہی حاضر وہی ناظر وہی پنہان نظر آیا

کس کو بستی میں بہرتا ہوں میں وحشی کیطرح — کوئی عالم میں نہیں مجھ سا پریشان نظر آیا

وائی [illegible] نہیں کوئی شکایت تجھ سے — آج تک مجکو نہیں وصل کا سامان نظر آیا

کشش عشق میں تاثیر ہے مثل بجلی — واہ بلقیس کو بھی تخت سلیمان نظر آیا

حالت نزع میں ایک شخص کو اک سمت لگا — کہیں ابلیس لعین دے ہی ایمان نظر آیا

جائے عبرت ہے نصیحت کو سمجھ لو یارو — وای اسوقت میں ہر مرد تو ترسان نظر آیا

عشق ہو جاویگا اسکو تو بہ غیب کا حضور
جس بشر کو کہیں اب صدق کا دیوان نظر آیا

ولہ

احمد سے بڑھکے کوئی بھی افسر نہیں ہوا — عالم میں ایسا جانوں کہ رہبر نہیں ہوا

جو اصل بد ہے وہ کبھی بہتر نہیں ہوا — جو ذرہ مٹی ہے کبھی کنکر نہیں ہوا

آدم سے لیکے عیسی تلک سب حبیب ہیں — پیارا خدا کو ایسا پیغمبر نہیں ہوا

بدھی لیئے یہہ بہرتا ہے چار و اطراف مجھے — اس نفس سے تو کوئی ستمگر نہیں ہوا

جس شخص نے کہ آپ کو سمجھا بزرگ ہے — یہہ جان لو کہ وہ کبھی برتر نہیں ہوا

جو بدسرشت ہے وہ کبھی عارف نہ ہوئیگا — کنکر کہیں زمرد و گوہر نہیں ہوا

عارف جو ہو گیا ہے زوال اسکو ہی نہیں — جو لعل ہو گیا ہے وہ پتھر نہیں ہوا

واعظ عمل جو کبھی آپ نہیں کرے — پند اسکے سے اثر کبھی دل پر نہیں ہوا

بیشک شہزادہ مرد ہی کچھ اسمیں شک نہیں — دنیا کے درد و غم سے جو مضطر نہیں ہوا

ای صدق کر دعا کہ خدا کردی اب حسن
تجھہ سا تو کوئی دنیا میں بد تر نہیں ہوا

ولہ

خواب میں صورت انور پہ میرا دل آیا — شہرہ در در دانہ کوئی کہتا یہ سایل آیا
آئی دنیا میں ہی سبھی شکیل و خوش خو — پر نہ احمد سا کوئی شکل و شمایل آیا
ق
آئی عالم میں نبی لاکھہ سے زیادہ جانون — پھر بخشش نہ کوئی ایسا و سایل آیا
خلق میں ہمکو تو بتلا دو ذرا اکبر و ہود — خوبی و عقل میں ایسا کوئی کامل آیا
واہ کیا صحبت تاثیر تھی شاہِ لولاک — کامل ہوا وان آکے جو جاہل آیا
فیض بخشی شہ ابرار کی کیا ہو تحریر — پھر کے محروم کوئی وان سے نہ سایل آیا
ق
کیا تم ہی نہیں جانون ہوا امت عیسے — کون تھی وہ نبی جو سب سے اوایل آیا
وہ محمد ہیں بلا شک ہی رسول اکرم — نور سب نبیون سے جنکا کہ اوایل آیا
جسکی تشریف نہیں اتا ہے نبی کا کہنا — ڈوبا وہ بحر میں اور اوسکو نہ ساحل آیا
ہو گئے عفو گناہ آپکے توجہ سے چلکر — روضہ خیر بشر سے جو کوئی ہل آیا
غلبہ شوق میں کہتے تھے اویس قرنی — کس جگہ آنکہہ لگی ہائی کہان دل آیا
کتنے ہی عاشق جانباز بلال حبشی — سو گیا شوق میں اور ہائی کہان دل آیا

صدق تو کاموں میں حق کے تو کرے ہی سستی
تجھہ سا دنیا میں کوئی شخص نہ کاہل آیا

ولہ

اٹھا نقاب کو چہرہ سے مجھے جلوہ اپنا دکھا دیا — رخ نور اپنا ذرا دکھا مجھی ہی بلا میں پھنسا دیا
دکھا اپنا مجکو تو یہ لقا مجھی خاک پر ہی گرا دیا — جھلی عشق کی تو مجھے ہوا مرا رنگ جھٹ اڑا دیا
جھلک اپنی تو نے ذرا دکھا میری دلکو تو نے ہی لے لیا — چہ غضب میں جو طرح ہی دیا مجھی تہ زمین پہ بٹھا دیا
دکھا تو نی اپنی ہیں ذرا مرا ہوش سارا گنوا دیا — مجھی عشق کا تو سبق دیا جو پڑھا تھا مجکو بھلا دیا
جھلی ایک ایسی تو بس ہوا کہ سرور آنکھوں میں چھا گیا — جو چمن میں غنچہ تھی جا بجا سبھی غنچوں کو تو کھلا دیا

نہیں لگتا ترا کہیں پتا نہ سراغ ہی نشان ترا / میری نظروں میں تو ہی تو ہی بسا تو نے غم میں اپنے دبا دیا
لگا تیر ایسا تو کارگر ہوا زخم اس سے تو سربسر / لگی برچھی ایسی تو سینہ پر مجھے فرش پر ہی گرا دیا
مجھے تو پسند نہیں تو کبھو مجھے رہا تن سے جسم تو / تری دیکھنے کی ہی آرزو مجھے دل سے تو نے بھلا دیا
تری عشق میں ہوں نعرہ زن نہیں ہوش لگی ہی جگر / نہیں رہا تا کوئی مجھے سخن تری ہجر نے ہی رلا دیا
مرا دل ٹھکانے رہا نہیں مری ہوش اب ہیں بجا نہیں / مجھے تھی اپنے خبر نہیں مجھے ہستی سے ہی مٹا دیا
تری یاد آتی ہی جس گھڑی مجھے بجلی لگتی ہی سینہ پر / ترا منہ تو دیکھو نہیں اب ورہی تری غم نے ہی گھلا دیا
سر ہی دو نہیں اب تو جی ترا غم نہیں چین مجھکو ہی ایک دم / تری ہجر میں ہی بڑا الم مرا سینہ تو نے جلا دیا

ارے **صدق** اب تو کہے گیا جو خدا کرے بھی سو ہوئیگا
نہیں اس جگہ پہ ہے چون چرا تجھے عشق نے ہی کھلا دیا

ایک عاشق والہ و شیدا ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا آپ ہی آپ کہہ رہا تھا

ولہ

شب معراج میں آقا ایک دولہا سا بنا ہوگا
عجائب کیفیت ہوگی عجائب اک سماں ہوگا
عمامے سبز نوری ہیں سنہری نقش سب ہونگے
اک ہوگی کفش یاقوت احمر پاؤں میں ہوگا
و دو سینہ جنت بھی آنکھوں میں کھینچے ہونگے
بھی اک نہیں ہوگی زمرد کی نرالی ہی
قبا بھی جنت کی دیکھی تو اس دم زیب تن ہوگی
بھلا اس وقت کا عالم کروں کیا یاد میں دلہن
رخ انور میں حضرت کے قمر نے سیر کی ہوگی
زمین سے عرش تک اس دم تو کیسی اک جلو ہوگا
شمع جبریل کے ہاتھوں میں نوری ایک ہوگی
ایک لطافت وہاں ہوگا عجائب کیفیت ہوگی

در اقدس پہ آ براق جنت سے کھڑا ہوگا
عمامہ سبز زریں سر پہ حضرت کی سجا ہوگا
زمرد سبز کا طرہ بھی اسمیں ایک لگا ہوگا
کمر سے پٹکہ زریں بھی حضرت ایک بندھا ہوگا
انگوٹھی میں نگینہ بھی زبرجد ایک جڑا ہوگا
عجائب ایک جامہ تن پہ احمد کے سجا ہوگا
زمرد تاج نوری سبز سر پہ ایک رکھا ہوگا
رخ زیبا پہ حضرت کے عجب نور ضیا ہوگا
پھر اوس دم صورت زیبا کا نقشہ کیا بنا ہوگا
جلو میں آپ کے ہمراہ فرشتوں کا پرا ہوگا
فرشتوں کا صف بالا پہ حلقہ سا بندھا ہوگا
فرشتوں کا پرا آگے در والا جما ہوگا

سدا ہی پاتلے ٹھوکر کہہ فرشتے جب چلے ہونگے
قدم جب حجرۂ اقدس سے باہر کو رکھی ہونگے
ہوا ہوگا گذر جس راہ اُس عالی پیمبر کا
خدا آنکی خبر ہوگی نہ جانیگی خبر اوسکو
عجائب کیفیت ہوگی زبان پر جو نہیں آتی
برای سیر جسدم آپ والسی پھر چلے ہونگے
دل ناشاد اس جا پر پڑی چلتے ہیں ہم یارو
در دوزخ پہ تالے حکم حق سے جڑ گئے ہونگے
عذاب قبر عالم کے ہر اک جا سے اُٹھی ہونگے
صفیں باندھی کھڑی ہونگی جنت کی تو حوریں
پی تعظیم نبیون کے پرے ہو و بیٹھے سب یک جا
پرندی پڑھتی ہونگی کلمہ طیب درختوں پہ
سدا نغمے ہونگی ہوا لگ کر درختوں سے
کہیں غنچے لگے ہونگے کہیں پر پھل کھلے ہونگے
لکھا ہوگا ہر اک پتی پہ کلمہ بس شہ عالم
ہر اک ڈالی پہ بیٹھے بھی زمرد کے لگے ہونگے
کہیں پانی بہا ہوگا کہیں نہریں چلی ہونگی
مربع حوض ہونگے بنے پتا رصع سے
صفائی شیشون سے بہتر بھی ہوگی جہاں پانی کی
دماغ ہونگی معطر ساری خوشبو کی ہر ایک سے
زمین عنبر فشان ہوگی لپٹ اُسمیں پڑی ہوگی
مزا جنت میں وہ ہوگا جو لکھنے میں نہیں آتا
بروز حشر ہونگی خلایق سب پہ آلندہ

زمین سے عرش تک اُسدم تو کیسا آ گیا ہوگا
وہان جبریل اُسدم دیدۂ فرقی بنا ہوگا
اویس ایک سمت میں بیہوش آسجا بیٹھ رہا ہوگا
دل نالان اسی حسرت میں اُسکا پھر چلا ہوگا
کہیں پردہ وہ وحدت لا مکانی جب اُٹھا ہوگا
پی تعظیم آ۔ رضوان در جنت کھڑا ہوگا
بلال حبشی پہلے سب سے جنت میں گیا ہوگا
شب اسریٰ کی عظمت سے در جنت کھلا ہوگا
برائی ہم سیہ کاران در رحمت کھلا ہوگا
پر اغلمان ہر اک جا پر کمر بستہ کھڑا ہوگا
وہ داخل بیچ میں سب کے محمد مصطفی ہوگا
ہر الا نغمہ طوبی کا جنت میں سما ہوگا
مگر طوبی کے پتوں سے بھی نغمہ ایک جدا ہوگا
کہیں میٹھا درختوں پر پرندوں کا پرا ہوگا
ہر اک پھولوں کی پتی پر نرالا اک سما ہوگا
شجر سونے کا ہر کیاری میں عمدہ سا لگا ہوگا
کہیں فوارے سے چلنے کا وہاں ہر اک مزا ہوگا
کہیں پنا کہیں نیلم کہیں ہیرا جڑا ہوگا
ہر اک کیاری میں تختہ ایک پھولوں بیچ کھلا ہوگا
ہزاروں قسم کے پھولوں کا دستہ سا لگا ہوگا
وہاں پر فرش سندس بھی قرینہ سے بچھا ہوگا
کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا ہوگا
شفیع عاصیان سب پر محمد مصطفی ہوگا

رسول دوسرا کی نعت بیحد ہی سنو یارو
مدح کا ایک شمہ بھی نہ کچھ ہم سے ادا ہوگا

ڈرو اُس دن کی دہشت سے میری یارو عزیزو تم
یہہ گھر ہوگا نہ در ہوگا یہہ عالم سب فنا ہوگا

مراتب اولیاؤن کے نہین ہووینگی واسیر
بشر جب تک محبت مین نہ حضرت کے فنا ہوگا

خداوندا مجھے کیجو تو اُس دن پار کابی مین
کہ جس دن شافع محشر تو دولہہ بنا ہوگا

وہی سمجھیگا شعرون کو وہی سمجھیگا مطلب کو
مزا جسکو پیمبر کی محبت مین ملا ہوگا

یقین جانون یقین سمجھو مری تم ای رفیقو سب
کسی دن اپنا بستر بھی مدینہ مین لگا ہوگا

پڑھیگا صدق دل سے جو کہ کلمہ اک دفعہ احمد
یقین ہی خلد مین بیشک محل اسکو عطا ہوگا

مدح کیتا قیامت مین رسول احمد مرسل
وہان پر صدق بیچارہ کسی جا پر کھڑا ہوگا

ولہ

اُسیکو حمد ہی جسنے کیا آب روان پیدا
زمین و آسمان پیدا کیا کون و مکان پیدا

نہ تہا عالم نہ تہی ہستی نہین تہا کچھہ نشان پیدا
سبب سے احمد مرسل ہوا سارا جہان پیدا

اگر ظاہر ہوئی کچھہ بھی سو پیدا ہوا تہا نور پہلے سے
اُنہین کے نور سے ساری ہوئی ہین انس و جان پیدا

ق

کہا حق نے کہ مین پیدا نہین کرتا کبہی کچھہ بہی
محمد ہی کے باعث سے کیا ہی کل جہان پیدا

سخن تہا آپ کا میٹھا نہ کہتے بات کڑوی تہے
نہ کوئی خلق مین ایسا ہوا شیرین زبان پیدا

ق

اگر پیدا نہوتی سرور عالم نہین ہوتا کبہی کوئی
اُنہین کے تو وسیلہ سی ہوئی کون و مکان پیدا

اُنہین کے نور سے مہر بنا اُنہین کی نور سے کوثر
اُنہین کی نور سے بیشک ہوئی باغ جنان پیدا

نہ چودہ طبقے ہوتی اور نہ ہوتی کوئی شئے اور نہین
ہوئی صدقہ سے حضرت کی زمین آسمان پیدا

اندھیرا تہا خلایق مین پڑا تاریک تہا عالم
طفیل نور حضرت کے ہوا نور جہان پیدا

نہ تہی آتش نہ تہی مٹی نہ تہی آب و ہوا کچھہ بہی
محمد کے وسیلہ سے ہوا انسانکا سب نام و نشان پیدا

بنائی چاند اور سورج نہین حکمت سے خالی کچھہ
کسی شئے کو نہین حق نے کیا ہی رائگان پیدا

نہ تہی گلشن نہ تہی غنچے نہ صحرا و بیابان تہا
ہوئی احمد کے نور ہی سے یہہ ساری گلستان پیدا

طفیل سید عالم نہ ہوگا کوئی دوزخ مین
ہمیری اس شعر کے مصرع سے ہی راز نہان پیدا

نہ کھانے اور پینے کو بشر جن آئی دنیا مین — عبادت کے لیے بیشک ہوئی ہین انس و جان پیدا
گنہ کرتا ہے بہاری اور بشر اگر وہ ہے انسان — نہین پیدا ہوا انسان سے کوئی ناتوان پیدا
وہ آئے شاہ دنیا مین کہ جنکی فوجین ہین لاکہون — وہ ایسے گم ہوئے انکا نہین نام و نشان پیدا
طوالت اور درازی دن قیامت خلایق کو — ہرا ہی صور سے ہوویگا وان ہول گران پیدا
سوا نیزہ پہ آویگا سورج دن قیامت کے — ہرا آگ دہوپ سے ہوویگا وان شور و فغان پیدا

سمجھ لے صدق عبرت سے سراسر ہے فنا عالم
گیا دنیا سے جو انسان بہلا ہے وہ کہان پیدا

طرز جدید مین غزل در بیان ولادت از میلاد شریف - تصنیف مصنف

در پہ جبریل کا تو آنا تہا — ولہ — تلوؤن سے آنکھہ کا لگانا تہا
آپ کو دیکھنے تو آتے تھے — کام کا تو فقط بہانا تہا
آنکھہ قدمون سے بس لگاکے تہا — لوٹ سدرہ پہ انکو جانا تہا
در اقدس پہ قدسیون کو ضرور — جہولا حضرت کو آ جہلانا تہا
رضوان کو آن کر ادب سے بڑے — ق — میوۂ خلد بہی کہلانا تہا
جام نقشین سبز مین جانون — آب کوثر انہین پلانا تہا
حورون کو خلد سے تو آکے وہان — سرمۂ ناز بہی لگانا تہا
بستر ناز پر لٹا کے انہین — لوریان دیکے بس سلانا تہا
رخ گلگون سے عرق پونچھنا تہا — اپنے کپڑون کو پہر بسانا تہا
کر کے خدمت حضور شاہ امم — اپنا عاشق انہین جتانا تہا
رہتے بیدار تھے رسول خدا — دل کو اللہ مین لگانا تہا
تارون سے بہی اشارے تھے اکثر — چاند کو دیکھہ مسکرانا تہا

خواب مین صدق کو دکھا کے جہلک
اپنا شیدا انہین بنانا تہا

غزل در بیان معراج از میلاد شریف تصنیف مصنف

ولہ

آ کے جبریل کا اوٹھانا تھا — خواب سے آپ کو جگانا تھا

ساغرِ وصل کا پلانا تھا — سیرِ جنت کا بس بہانا تھا

نیند سے آپ کو جگا کے ذرا — مژدۂ وصل کا سنانا تھا

حق کو منظور تو بلا کے وہان — اپنی رحمت کا بس دکھانا تھا

اپنے محبوب اور پیارے کو — حالِ محشر سبھی سنانا تھا

حق کی جانیگا کون حکمت کو — بھید اپنا سبھی جتانا تھا

آپ کو عرش پہ بلا کے فقط — اپنے دیدار کا دکھانا تھا

ایک حکمت تھی یہہ بھی اسریٰ مین — رازِ غیبی سبھی جتانا تھا

ساغرِ وصل کو پلا کے وہان — باغِ فردوس بھی دکھانا تھا

خلد کا عطر بھی لگا کے وہین — میوۂ فردوس بھی کھلانا تھا

عرشِ اعلیٰ پہ آپ کو جا کر — حق سے امت کا بخشوانا تھا

کام اسریٰ مین ایک تھا یہہ بھی — خلق کو رب سے بس ملانا تھا

ذاتِ والا ہوئی گر پیدا — عاصیون کا ٹھکانا تھا

اوسکی حکمت کو کیا کوئی جانے — علمِ کل آپ کو سکھانا تھا

قطعہ بند حال ملک شام در خواب

خواب مین بس بلال کے جا کر — اپنا جلوہ اوسے دکھانا تھا

راز سے ناز سے لاڈ سے پیار سے — اپنے روٹھے کا بس منانا تھا

شبِ معراج مین یہہ ٹھٹے اور بس — عاشقون کا فقط جلانا تھا

صدق حکمت تھی یہہ بلانے مین
رتبہ احمد کا بس بڑھانا تھا

ردیف حرف ب

ہو حمد مجھ سے خالق پروردگار کب — نعت رسول کی ہو ادا زینہار کب

عصیان مین غرق رہتا ہون رات دن پڑا — درگاہ حق مین میرا ہے عز و وقار کب

میرا کلام پست ہے بالکل ہی ناتمام — اپنے کلام پہ ہے مجھے افتخار کب
ایمان بشر کو دینا خدا ہی کا کام ہے — انسان کو اپنی نفس پہ ہے بھلا اختیار کب
فردوس میں مقام تو فضل خدا پہ ہے — طاعات کے بھروسہ پہ ہے اعتبار کب
جو چاہے سو کیا ہے وہ جو چاہی سو کرے — حکم خدا میں خلق کو ہے اختیار کب
مت فخر کر تو دولت و ثروت پہ آ کے فنا — عمر دو روزہ پر ہے بھلا اعتبار کب
اس آرزو میں رہتا ہوں میں رات دن پڑا — لیجائے بخت خانہ پروردگار کب
رہتا مدام ہوں میں اسی غم میں زار زار — دکہلائے مجکو طیبہ وہ پروردگار کب
ای رب سوال تجھ سے ہے شام و سحر یہی — پہونچیگا یہہ مدینہ میں خدمتگذار کب
اے نفس شومی سے تو پڑا ہی گنہ میں آب — بلوا دیں مجکو درشہ والا تبار کب
مدفون ہیں بقیعہ میں ابرار او رشہید — لایق بقیعہ کے تو ہے اپنا مزار کب
یہہ جان لو بغیر سہارے رسول کے — ہو ویگا پل صراط سے اپنا گذار کب
کوچہ میں شام کے بہی کہتے بلال تہے — بی مہ لقا کے دلکو ہے میری قرار کب
ق
جب تک قدم نہ جائی شہ کائنات کا — فردوس میں کسی کا بہلا ہو گذار کب
کہتے رسول جبکہ سناتے تہے منکرین — ان کافروں کی بات کا ہے اعتبار کب
دیکہے ہیں معجزہ کو نہیں لاتے ہیں یقین — اب دلمیں اپنے ہوتے ہیں یہہ شرمسار کب
قہر خدا لگی ہے ابی جہل پہ ضرور — مانے وہ بات میری کو ہے بد شعار کب
رکہتے ہیں بغض جو کہ صحابہ کرام سے — محشر میں اونکو ہو ویگا عز و وقار کب
لائے رسول پر نہیں ایمان جو بشر — رحمت خدا سے برسیگی اونپہ پہوار کب
جن قوموں نے نہ مانا ہے کہنا رسول کا — برسیگی اونپہ رحمت پروردگار کب

ہے صدق انتظار میں اب رات دن پڑا
دکہلائے اسکو روضہ وہ پروردگار کب

ولہ

پہرتا ہوں باغ دنیا میں میں نعرہ زن خراب — جب مہ لقا نہو وی تو ہے سب چمن خراب

نعت نبی مین کیا لکھون ہے لب دہن خراب / ایک روح صرف پاک ہے سارا بدن خراب

کیا لپٹین عطر آئی ہین طیبہ رسول مین / اوس بوئے عنبرین سے ہے مشک ختن خراب

عشق نبی مین جو کہ سدا رہیگا جان لو / اوسکا نہ گور مین کبھی ہوگا کفن خراب

ہوگا عذاب تو لے سے بیشک بی شبہ / جس شخص کا کہ نکلیگا وان پیرہن خراب

دنیا کے گل خراب ہین غنچے خراب ہین / قالب مین روح پاک ہے سارا بدن خراب

دنیا کی شیرنی پہ تو مت ریجھیو دوستو / ہو موت کی تو تلخی سے بیٹھا دہن خراب

ای نفس قطع کرنی ہین عقبی کی منزلین / اوس رہ نہ چلیو جسکا ہے چلنا کٹھن خراب

غافل جو حق سے رہتی ہین لڑتے ہین رات دن / والدین بھی ہین یہان مرد و زن خراب

مین خود برا ہون اور مرا نفس ہے برا / مشہور ہے دیار مین میرا سخن خراب

جہان حق کی یاد ہووی وہ بیٹھی ہے نہین / غفلت جب حق سے ہووی تو ہے وہ وطن خراب

جو شخص لا ابالی وہی باک پھرتے ہین / گردش سے اونکو کرتا ہے چرخ کہن خراب

ای صدق خوب جان لے محشر کے دن وہ شخص / رتبہ نہ پائے جسکا کہ ہے یان چلن خراب

ولہ

طیبہ مین اپنے مجھکو بلاؤ شہ عرب / صورت ذرا اب اپنی دکھاؤ شہ عرب

مدت سے ہے یہ مجھکو تمنا و آرزو / روضہ تم اپنا مجھکو دکھاؤ شہ عرب

مشتاق ہون مین صورت انور کا بہت سا / پھر خدا جمال دکھاؤ شہ عرب

دل پر مرے تو پردۂ غفلت حجاب ہے / غفلت مری کا پردہ اوٹھاؤ شہ عرب

حق سے پڑا ہون دور نہین وصل ہے مجھے / پھر حسن خدا سے ملاؤ شہ عرب

ناؤ مری تو آ پھنسی عصیان کے بحر مین / کشتی مری کو پار لگاؤ شہ عرب

افلاک و دہر نے مجھے گردش مین ڈالا ہے / ادبار دنیوی سے بچاؤ شہ عرب

غفلت کی نیند سو رہا ہون غافل ہون حق سے مین / غفلت کی نیند سے تو جگاؤ شہ عرب

بیشک برا مین بہت ہون بد ہین عمل مرے / نیکون مین نام میرا لکھاؤ شہ عرب

رہ حق تو ملتی ہی نہین بہٹکا پہرو ہون مین — رستہ خدا کا مجکو بتاؤ شہ عرب

دفتر سے بند نامۂ اعمال کا مرے — منگوا کے میرے عصیان مٹاؤ شہ عرب

یہہ صدق شوق رکھتا ہے مدت دراز سے
للہ اب تو در پہ بلاؤ شہ عرب

ولہ

اللہ کا نام لیتا ہی صبح و مسا گلاب — باغون سے رہتا ہے نہین ہرگز جدا گلاب

ہر پتی اسکی لیتی محمد کا نام ہے — کیا کھل رہا ہے دیکہو چمن مین سدا گلاب

خوشبو تو اسکی پہونچے ہے دور و دراز تک — نور محمدی سے یہہ پیدا ہوا گلاب

رنگت مین زرد و سرخ و سفیدہ بہی ہووے ہے — جنت کا یہہ درخت ہی اصل علی گلاب

خاموش اسکو جانو نہ تم یار و دوستو — یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ذکر خدا گلاب

ہر نخل ہر شجر پڑہے کلمہ رسول کا — لیوے ہی نام احمد مرسل سدا گلاب

بہتر ہے سب سے پہولونمین اور غنچونمین فنا — لگتا ہی سبکی آنکہونمین یہہ خوشنما گلاب

تشبیہ اس سے دیتے ہین اہل سخن تمام — رکھتا ہی سارے پہولونمین یہہ مرتبا گلاب

اللہ باقی رہویگا عالم کو ہے فنا — یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ہر دم ندا گلاب

ہر نخل ہر شجر سے معطر زیادہ ہے — ہر صبح کھلتا ہے چمن مین ہرا گلاب

آزاد رہوے مثل شجر و فقیر کے — مانند سرو کے ہی چمن مین اگا گلاب

بلبل اسی کے پہول پہ عاشق ہی جان سے — یہہ عشق مین رسول کے رہوے فدا گلاب

یہہ جسکے نام محمد کا لیوے صدق
بہاتا ہے تیرے دل کو بہی نام خدا گلاب

ولہ

تو در طیبہ مجھے جلد دکھا دے یارب — اب مجھے روضۂ انور پہ پہونچا دی یارب

عشق احمد مین مرے دلکو لگا دے یارب — اپنے محبوب کے روضہ کو دکھا دینے یارب

دفتر بد سے مرا نام مٹا کر جلدی — اپنے ابرار ون مین اب نام لکھا دے یارب

التجا تجھ سے یہی رکھتی ہے میری دن رات
خواب میں احمد مرسل کو دکھا دی یا رب

آ کے میثاق سے دنیا میں ہوا ہوں غافل
اب تو غفلت کو مرے دل سے اٹھا دی یا رب

وائے افسوس کہ مدت سے پڑا ہوں بیہوش
اب وہ بیہوشی مرے جی سے گھٹا دے یا رب

شربتِ دید کا مدت سے پیاسا ہوں میں
شربتِ دید تو اب مجھکو پلا دے یا رب

ہے بہت دن سے تمنائے مدینہ مجھکو
مرنے سے پہلے تو طیبہ کو دکھا دے یا رب

گڑگڑا کے یہی کہتا ہوں میں صبح و مسا
اپنے محبوب کا دیدار دکھا دی یا رب

مجھکو معلوم ہی سرمایہ نہیں ہے کچھ بھی
چلنے سامان مدینہ کا کرا دی یا رب

ہند کے عطر سے رہتا ہوں بہت میں سرشار
بوئے طیبہ مجھے اب جلد سنگھا دی یا رب

بحرِ عصیان میں مری آ کے پھنسی ہے کشتی
اب مری کشتی کو تو پار لگا دی یا رب

اپنے محبوب کا اور اپنے علی کا صدقہ
زنگ سینہ سے مرے دلکا چھڑا دی یا رب

رحم سے فضل سے اور کرم سے اپنے
جو گنہ مجھ سے ہوئے ان کو مٹا دی یا رب

واسطہ دیتا ہوں میں احمد مرسل کا تجھے
تو حجاب اپنا ذرا مجھ سے اٹھا دی یا رب

صدق کرتا ہی یہی عرض تو رو رو تجھ سے
اپنے محبوب کی زیارت تو کرا دے یا رب

ردیف حرف ب — ولہ

کیوں نہیں تشریف یاں لاتے ہیں آپ
کیوں نہیں روضہ پہ بلواتے ہیں آپ

میں پڑا ہوں آپ کے غم میں سدا
دیکھیے کب در پہ بلواتے ہیں آپ

کیا ہوا مجھ سے گناہ میرے رسول
جو نہیں چہرہ کو دکھلاتے ہیں آپ

کیا ہوئی مجھ سے خطا میرے حضور
جو نہیں مجلس میں بلواتی ہیں آپ

کیا مری قسمت ہے بد میرے نبی
جو مجھے ہجران سے رلواتی ہیں آپ

کیا ہوئی تقصیر دو للہ بتا
جو نہیں تشریف یاں لاتی ہیں آپ

خواب میں دکھلا گئے ایک اپنی جھلک
اب مجھے حسرت سے تڑپاتے ہیں آپ

کچھ نہیں خواہش بجز اک ہے نہیں
عشق میں ہم اپنا غم کھاتی ہیں آپ

انتظاری مین تیرا ہی خود ہون مین ‎ ‎ دیکھیے کس روز یان آتے ہین آپ

خواب مین صورت مجھے دکھلا دیجیے ‎ ‎ کیون مجھے فرقت سے تڑپاتے ہین آپ

تو کرم سے ہم پہ کر بخشش کریم ‎ ‎ ہم گنہ سے اپنے شرماتے ہین آپ

دو جہان مین زندہ ہین بیشک وہی ‎ ‎ جی سے جی جو شخص مرجاتے ہین آپ

صدق سے شاہ ہوئی ہے کیا خطا
جو نہین طیبہ مین بلواتے ہین آپ

ردیف حرف ت ولہ

رسول رہتے تھے یاد خدا مین ساری رات ‎ ‎ نماز پڑھتے تھے اکثر صحابہ ساری رات

ہزار حیف تجھے نفس کرتا ہون نفرین ‎ ‎ بسر کرے ہے تو غفلت مین اپنی ساری رات

رسول سوتے تھے ظاہر مین جان لو یہ بھی ‎ ‎ ہمیشہ رکھتے تھے بیدار دل وہ ساری رات

کبھی نہ لگیگی گرد و نکے آنچ دوزخ کی ‎ ‎ بیان کلمہ کا کرتے ہین جو کہ ساری رات

صلواۃ خوانی بشر ہی فقط نہین کرتے ‎ ‎ درود پڑھتے ہین شہ پر فرشتے ساری رات

نہ چین پایا تھا حضرت نے غم سے امت کے ‎ ‎ نہ سوتے تھے کبھی دنیا مین آ کے ساری رات

وہی تو دیکھینگے دیدار حق قیامت مین ‎ ‎ جو یاد رب مین گذارے ہین اپنی ساری رات

خبر ہے یہ بھی نہین اپنی جان بحق کر کے ‎ ‎ علی رہے تھے نبی کی رضا مین ساری رات

بچا ہو مجھے صحبت سے انکی تو یا رب ‎ ‎ جو پہرے رہتے ہین واہی تباہی ساری رات

ایک ہم ہین کہ کرتے ہین سستی و غفلت ‎ ‎ پڑھتے ہین بندے خدا کے قرآن ساری رات

وہی محب ہین خدا کے وہی محب ہین رسول ‎ ‎ جہاد نفس پہ کرتے ہین جو کہ ساری رات

وہی ہین اعلی مراتب کے جان لو یارو ‎ ‎ بسر جو کرتے ہین ذکر خفی مین ساری رات

یہی تمنا ہے یا رب یہی ہے دل کی مراد
بسر ہو صدق کی ذکر خدا مین ساری رات

ولہ

اینجا بیا کہ بزم جناب ہمہ ہست ‎ ‎ اینجا بیا کہ ذکر تمنا ہمہ ہست

اینجا بیا کہ آید بوے معنبر است | اینجا بیا کہ مجلسِ سلطان اکبر است
اینجا بیا کہ محفلِ میلاد خواندہ اند | اینجا بیا کہ وصف و بیان پیمبر است
اینجا بیا کہ ذکر رسولِ خدا کنند | اینجا بیا کہ مژدۂ میلاد سرور است
اینجا بیا کہ جائی نزولِ ملائکہ | اینجا بیا کہ مجلس سلطان رہبر است
اینجا بیا کہ رحمتِ حق رہبری کند | اینجا بیا کہ ذکر کمال پیمبر است
اینجا بیا کہ نور زمین آسمان رود | اینجا بیا کہ روشنِ افلاک اختر است
اینجا بیا کہ عارفِ حق مست میشوند | اینجا بیا کہ بادۂ گلگون دیگر است

اینجا بیا کہ **صدق** غزلخوان محمد است
اینجا بیا کہ عمدہ مکان معطر است

ولہ

ای نفس حق کی کر تو عبادت تمام رات | بہتر ہے تیرے حق میں ریاضت تمام رات
ہوتا ہے عفو جرم خدائی کریم سے | کرتے ہیں جو گنہ سے انابت تمام رات
اے نفس تو تو لیوین دیوانی ہی تیرا | ابرار کر رہے ہیں عبادت تمام رات
انعام دیکھ لے تو خداوند پاک کا | کرتے ملک ہیں تیری حفاظت تمام رات
کر جاوین تنگ بولی شیاطین اشقیا | حق سے ہووی جو کہ حفاظت تمام رات
کرتا ہے اوسکا ذکر خدائی جلیل بہی | کرتا ہے اوسکی جو کہ اطاعت تمام رات
توفیق شب کے اوٹھنے کی دیتا ہے کریم | کرتا ہی میر النفس شرارت تمام رات
دل جاگتا تہا آنکھین تو ظاہر ہین سوتی تہین | جاتون رسول کی تہی عبادت تمام رات
زیارت کو آسمان سے فرشتو نکا ہو نزول | جو ہو خدا کے ذکر کی عادت تمام رات
دنیا کے احمقو نہین نہ بہلاوی ہمکو حق | ہنستا ہے اونکو اور ظرافت تمام رات
پہونچینگے وہی جنتِ ماوی ہین بالیقین | ابلیس کے جو رکھیں عداوت تمام رات

اونکے تو مرتبہ کو کہین پہونچیگا کبہی
ای **صدق** جو کرتے ہین ریاضت تمام رات

ردیف حرف (ٹ) ولہ

برقع کو اپنے چہرہ سے ای شاہ دین الٹ
پردہ حجاب دل کا سر رشتہ امین الٹ

دنیا کے سب بکھیڑوں سے جاؤ نہیں جلد چھوٹ
گر دل نبی کے عشق مین جاوی کہین الٹ

کہنے لگے قریب سے معراج مین رسول ؐ
پردہ سرا کو مالکِ دنیا و دین اولٹ

جنگِ احد مین شور سے کہتے بلال یکہ
ایسا نہو کہ جائی زمین اب کہین اولٹ

کہتے ملک تھے جبکہ ستاتے تھے مشرکین
ایک آہ سے نبی کے نہ جائی زمین الٹ

گھبرا کے خواب مین یہی کہتے بلال تھے
للہ اب نقاب کو ای شمس دین الٹ

کہتے تھے پاس سے کہین سلمان فارسی
چہرہ سے اب نقاب کو ای فخر دین الٹ

ابلیس جتنا چاہی تو فریاد و نالہ کر
تیری تو جاویگی نہین قسمت کہین الٹ

اوس روز کے تو خطرہ سے سب کو خدا بچائے
جس روز پردہ جاویگا زیر زمین الٹ

روز ازل مین لکھدیا وہ ہو کے رہویگا
جاویگا اب نصیب نہ تیرا کہین اولٹ

باقی رہیگا کوئی نہ اللہ کے سوا
ساتون طبق کو دیوینگے زیر زمین الٹ

بیتاب ہون مین ہجر سے مایوس ہون
للہ اب تو برقع کو ای شہ امین اولٹ

بیتاب صدق خواب مین مایوس ہی پڑا
جلدی نقاب ای شہ دنیا و دین اولٹ

ردیف حرف (ث) ولہ

دنیائے دون کا دلین لگانا ہی ہے عبث
اسراف کر کے مال لٹانا ہی ہے عبث

ممکن جہان تلک ہو کرو کار خیر کو
بدکام مین تو زر کا اوٹھانا ہی ہے عبث

واعظ مرے سے تو چاہی رسولِ خدا مین بس
دوزخ سے مجھکو تیرا ڈرانا ہی ہے عبث

دل خلق کا تو زخمی کرے کس لیے فنا
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا ہی ہے عبث

سیلا تو کر او کمائی حلال سے
مالِ حرام سے تو کرانا ہی ہے عبث

اے صدق جا کے روضۂ انور پہ شعر پڑھ
اس ہند مین تو دل کا لگانا ہی ہے عبث

ولہ

بہت دنون سے ھی دل انتشار کیا باعث
نہ آوی خوش مجھے باغ و بہار کیا باعث

بیان ہو نہیں سکتا ھی مجھ غبی سے ذرا
کچھ آج کل سے ھے دل بیقرار کیا باعث

کہون مین کس سے کہ کچھ کھلا نہیں مجھ پر
ھے آسمان سے گردش ادبار کیا باعث

خطا ہوئی ھی بھلا مجھ سے کیا نبی اللہ
دکھاؤ خواب مین نہیں دیدار کیا باعث

کرے ھے صدق تو دنیا مین بی خطر بد کام
تجھے ھے خوف نہ روز شمار کیا باعث

ردیف حرف جیم

ولہ

عالم مین شور آمد خیر الوری ھی آج
دنیا مین نور احمدی روشن ہوا ھی آج

رضوان کو جا کے دیدیا جبریل نی پیام
دروازہ خلد کہولدے حکم خدا ھی آج

دوزخ سے روحین چھوڑ دی فی الفور تو ابہی
پیدا ہوا ھے دنیا مین وہ مہ لقا ھی آج

جنت سے جلد لیجا ابہی سبز تو علم
کعبہ مین جا کے گاڑ دے حکم خدا ھے آج

حوا و سارا ہاجرہ مریم سب ہی تمام
پاس آمنہ کے جاوین یہی کہدیا ھی آج

جو بوجتے تھے مشرکین مدت دراز سے
بت وہ ھبل تو کعبہ مین اوندہا گرا ھی آج

نام آپ کا تو سنتے ہی ہیبت سے تھرتھرا
ابلیس تو پہاڑون مین چھپتا پھرا ھی آج

آتش کبہی بجھاتے نہ تھے گبر اور مجوس
آتشکدہ وہ گبرون کا ٹھنڈا پڑا ھی آج

تھا قحط اور وبال کئی سال سے پڑا
نازل ہوا فرش پہ فضل خدا ھی آج

ہو جاوین عطر سے تو معطر نبی سبہی
مبعوث ہو گیا شہ ہر دوسرا ھی آج

ہو حشر میرا احمد مرسل کے ساتھ مین
اب صدق کی خدایا یہی التجا ھی آج

ولہ

ھے محفل میلاد مین رحمت کا اثر آج
پڑھتے ہین درود احمد مرسل پہ بشر آج

آنکھون سے لگا قدمونکو ہو جاؤن مین قربان
زیارت ہو مجھے خواب مین حضرت کی اگر آج

دنیا مین یہ شہرہ ہی کہ پیدا ہوئی حضرت — موجود ہر اک جا پہ ہے رحمت کا اثر آج

جسکی کہ مذمت سورہ تبت مین ہی وہ بھی — او ہی پہ بھی خدا کرتا ہی رحمت کی نظر آج

عالم مین بڑی دھوم ہرا چرچا ہے اسکا — لو پیدا ہوئے دنیا مین ہین خیر بشر آج

نام آپ کا احمد ہی لقب ختم رسل ہے — ہین پیدا ہوئے مکہ مین وہ نور گہر آج

جبریل کو یہہ حکم تہا لیجاؤ نشان سبز — ہووینگا سبھی دنیا مین احمد کا گذر آج

بت کعبہ اقدس کے سبھی اوندھے گر پڑے — اب پا نہین جاتا ہی شیطان کا اثر آج

ق

حق نے کہا جبریل سے یہ وقت ولادت — کر جا کے ابھی مشرق و مغرب مین خبر آج

حورون سے کہا جاتا تہا طیار ہو تم بھی — باندھی ہوئی پھرتے کہین غلمان ہین کمر آج

ہے مولد سلطان امم سرور عالم — آداب ہے تعظیم کو جھکتے ہین شجر آج

میلاد کا ہے روز بڑی قدر ہے اسکی — کرتے ہین ادب آپکا سب کوہ و حجر آج

پڑھتے ہین درود آن کے اس جا پہ ملایک — کہتے ہین صلوۃ آپ پہ سب جن و بشر آج

کہتے ہین صلوۃ آن کے اس جا پہ فرشتے — ہے محفل مولود مین حضرت کا گذر آج

یہہ مجلس میلاد ہے سلطان دو عالم — ہے ہاجرہ اور آسیہ حوا کا گذر آج

مین ہند مین اب بیکس و ناچار پڑا ہون — اے باد صبا لیجا مدینہ کو خبر آج

ہو جاؤنگا مین قدمون سے لپٹ کر کے تصدق — جو خواب مین بہی دیکہہ لون حضرت کو اگر آج

اب ہند سے لیجائے خدا جلد مدینہ — رو رو کے مین کہتا ہون یہی وقت سحر آج

کہنا کہ بلا لیجیے اب **صدق** کو شاہا
اے خضر جو ہو تیرا مدینے مین گذر آج

ولہ

ہے میری دعا حق سے یہی وقت سحر آج — شیطان سے اور نفس سے پاؤن ظفر آج

کیا سیر ہو کیا لطف ہو کیا بات ہو واللہ — پڑ جائے جو مجھ پر کسی کامل کی نظر آج

انسان نہ ایکدم بہی گنہ کل عقبی مین وہ ہی — جو بہر خدا کرتے ہین دنیا مین سفر آج

فردا کے غم و رنج سے نہ کھٹکے ہین وہ شخص — محشر کی مصیبت سے جو کرتے ہین حذر آج

انسان کیا کرتے ہین جو بہر خدا اسکا م — لوگونکی مذمت سے نہین انکو ضرر آج
پل ہے جو وہی جاوینگے ایک پل مین اوتر کے — جو شخص نہین کرتے ہین دنیا پہ نظر آج
بھاگیگا مجھے دیکھکے ابلیس بہت دور — پڑہ لونگا جو قرآن سے ہین سورۂ زمر آج
جو نیکی تجھے کرنی ہو اے نفس تو کر لے — یہ جان لے فردا کی نہین تجکو خبر آج
اب قبر مین چکھینگے وہی تلخی بڑی سے — بی رنج جو کہاتے ہین یہان قند و شکر آج
کل چین سے سووینگے وہی قبر مین جا کر — جو بہر خدا باندھے ہین مضبوط کمر آج
جو ظلم مین مصروف ہین اور حق سے ہین غافل — ہو جو دے اونکے لیئے دنیا مین سقر آج
جو ہو سکے تجھسے تو ابھی نیکی کو کر لے — بیشک نہین رکھتا ہے کوئی کل کی خبر آج
کل میوۂ جنت کو وہی کھا دین بلا شک — محنت سے کیا کرتی ہین جو عمر بسر آج
ایک دم بھی خدا سے نہو غافل تو ستمگر — جو حشر کی کانون مین ترے پہونچی خبر آج
کل صور کی دہشت سے وہ کانپینگے بہت — جو صفدری سے الڑے [illegible] مین [illegible] آج
جاوینگے کل اوٹھکی اکثر قبر مین جا کر — جو تجھسے باندھی ہوئی [illegible] مین [illegible] آج
بی رنج و مشقت کے جو اب کہاتی ہین روزی — محشر کی نہین رکھتے ہین دہشت [illegible] آج

اے میرے خدا صدق کو آفت سے بچاؤ
ہے تجھسے مناجات یہی وقت سحر آج

زیارت ہو مجھے خواب مین حضرت کی اگر آج — رہتے ہین مجھے قبر و قیامت سے خبر آج
محشر مین وہ ہو وینگے نشان سفر کے — ایمان جو لائے ہین محمد پہ بشر آج
ہے ہول قیامت نہ اونہین قبر کی وحشت — جو صل علی پڑہتے ہین احمد پہ بشر آج
جو کہتے ہین ملون انکھین تری ہے تمنا — دیکھیں جو کہین خواب مین روضہ کو اگر آج
فردوس مین چکھینگے وہی چاشنی جا کر — جو لذت دنیا پہ نہین کرتے نظر آج
کل چین سے فخر مین وہی عیش کرینگے — دنیا کی مصیبت کو جو سہتے ہین بشر آج
عقبے مین اڑاوینگے وہی چین بلا شک — تنگی سے کیا کرتے ہین جو عمر بسر آج
کل قبر سے اوٹھینگے وہی [illegible] — دل صدق سے جو شخص پڑھے سورۂ زمر آج

کہیو کہ بہت صدق کا ہی حال پریشان
اے خضر جو ہو روضۂ انور پہ گذر آج ❊

ردیف حرف چ یعنی جیم فارسی

دنیا کے رہنے والونکی ہے صبح شام کوچ — یہہ خاص کوچ ہے نہین بلکہ عوام کوچ
یہہ دنیا ایک سرا یہان رہنا ہی ہیش — آگاہ ہے رہنے والونکو ہردم پیام کوچ
پہنچی جہان اوترنے مسافر کے واسطے — گر صبح یہان پہ ٹہرا تو ہے وقت شام کوچ
جو نفس کش ہین اور وہ کرتے ہین ذکر حق — رہتا ہی اونکی واسطے بیشک مدام کوچ
ہر سانس ایکدم ہین کرے منزلونکو طے — اسکے لیے تو رہتا ہے ہین مدام کوچ
بدبخت وہ ہے جو کہ جہنم کی رہ چلے — وہ خوش نصیب ہی جسکا ہو دار السلام کوچ
کافر جو جاوی دنیا سے کم بختی ہین پڑے — ابرار دن کے لیے ہے یہ عالی مقام کوچ
ما کے بغیر حکم جو کوئی سفر کرے — اوسکے لیے خدا نے کیا ہی حرام کوچ

اے صدق ایک فرشتہ پکارے ہے رات دن
عالم کے رہنے والو تمہین ہے مدام کوچ

ردیف حرف ح یعنی حاء حطی

ہر دل سے اب تو احمد مختار کی مدح — رب خود کرے ہی سید ابرار کی مدح
جھکتے ہین اوسکے در پہ سبھی شاہ اور گدا — کب کر سکیگا اوسکے تو دربار کی مدح
دیکھینگی اور سنینگی سبھی خلق تو وہان — محشر مین ہو گی شافع ابرار کی مدح
شامل ہین فرشتون سے ہرگز شمار سولک — انسان سے کیا ہو احمد مختار کی مدح
خالی نہین ہی کوئی چرند و پرند مین — کرتے ہین رات دن شہ ابرار کی مدح

بی فائدہ تو صدق نہ پہر تو زمانہ مین
ہر روز ذکر کر شہ ابرار کی مدح ❊

دنیا ہمین بلاوے ہی مکار کی طرح — ابلیس ہمکو دیکھے ہے خونخوار کی طرح
عشق رسول سے ہون بیمار کی طرح — خاموش بیٹھا رہتا ہون دیوار کی طرح

ہو جاؤں صدق میں تو دل و جان سے فدا
جو خواب میں میں دیکھوں شہ انبیا کا رخ

ہے حمد جسنے پیدا کیئے گل انار شوخ
بی گنتی بی حساب کیئے بی شمار شوخ

کیا تیری نعت لکھوں میں اے مہ نگار شوخ
رگ رگ میں بھر گیا ہی تو اے گلعذار شوخ

گر پیدا تو نہوتا تو پیدا نہوتی خلق
ہی سب ترے ہی نور سے یہ سبزہ زار شوخ

آدم سے لیکے عیسی نبی سیکڑوں رسول
اس مرتبے کو تکتے تھے صد ہا ہزار شوخ

صرف اک زلیخا عاشق صادق ہی مصر میں
شیدا ہوئی ہیں آپ پہ یان دس ہزار شوخ

دن کونسا وہ ہووی کہ پہونچوں مدینہ میں
نکلے کہیں خدا سے یہ دل کا غبار شوخ

للہ اب بلا لے طیبہ میں یا رسول
تڑپے ہے سینہ میں یہ دل بیقرار شوخ

پردے حجاب کے ذرا صورت کہیں دکھا
اس دلکا لیگیا ہی وہ صبر و قرار شوخ

کہا نیکی کچھ ہو میں شہ بیننے کی دوستو
اس شوخ سے ہی بڑھکے دل بیقرار شوخ

عبرت سے دیکھ لو آسے خوش ہو کے دیکھ لو
صحرا میں اوسکے نور سے ہے مرغزار شوخ

سارے کرشمہ میں یہ اسی مہر نور کے
گلشن میں جا بجا میں سبھی لالہ زار شوخ

گل ہی میں غنچہ ہی میں نہیں ہی ترا ظہور
ہر رنگ میں چمکتا ہی تو رنگدار شوخ

جب غور سے میں دیکھوں ہوں اس جسم خاک کو
نس نس میں تو ہی میرے ہی ای بعذار شوخ

آنکھوں کو کھول کے آسے ہر جا ہی دیکھ لو
عالم میں کھیل رہا ہی وہ باغ و بہار شوخ

اب چشم دل سے دیکھو ذرا غور و فکر کر
اس جسم نازنین میں ہیں لاکھ صد ہزار شوخ

ان شوخ دلربا کو کیا دیکھتے ہیں آپ
جا کے بلائیں دیکھئے صد ہا ہزار شوخ

ہر سو نکلتا ہے مدح کنان روحی پاک کا
لاریب بی گمان ہی میری جاں نثار شوخ

وہ مرتبہ ہے آپکا جسکی نہیں ہی حد
دونوں جہان میں آپ ہیں ذی اختیار شوخ

نبیوں میں اور ولیوں میں یہ جان لو ضرور
محشر میں آپ ہی ہوینگی ذی اقتدار شوخ

سہرا جبین رسول کے ہے براق خوش خرام
جاتا تہا تیز برق سے وہ راہوار شوخ

رہتا ہے دلمیں میرے تصور یہی خیال
دیکہوں جو کچھ سینہ میں لیل و نہار شوخ

رخسار دونون آپکی روشن تھے زیادہ ماہ سے
دیکھے بشر بھی پڑھ چکے صل علی محمدؐ

دندان مبارک سر بسر کھلتا وین اک ذرا اگر
شان خدا پڑے نظر صل علی محمدؐ

تھا جسم ایسا نازنین سایہ نہ پڑتا تھا زمین
دونون جہان مین تھی امین صل علی محمدؐ

تھین دونون چشم نرگسین صل علی وہ حسین
تھین زلفِ مشک عنبرین صل علی محمدؐ

زلف رسول دیکھی گر قدرت خدا پڑی نظر
تھا نور اوسمین جلوہ گر صل علی محمدؐ

موئے مبارک آپکے بیمار کو جو دہوکے دے
فی الفور صحت ہو اوسے صل علی محمدؐ

زیب بدن تھی اک عبا تھی خوشنما وہ دلربا
کیا کیا لکھون مین اب ثنا صل علی محمدؐ

وہ بادشاہ دوسرا جسپہ تھی تھے کل فدا
دل صدق سے تو پڑہ صدا صل علی محمدؐ

پڑہون کیا مین وصفِ خصالِ محمدؐ
فزون ہین جو لکھون کمالِ محمدؐ

رسل گرچہ پیدا کیے ہین خدا نے
ہوا ہے نہ ہوگا مثالِ محمدؐ

رسل آئے دنیا مین سب حق کے پیارے
ولے بڑہکے ہے سب سے آلِ محمدؐ

نہین ایسی سیرت کسی کی تھی لوگو
ولیکن جو تھی وہ خصالِ محمدؐ

محمدؐ کی عظمت خدا خوب جانے
کوئی جانے کیا ہے کمالِ محمدؐ

نہ دیکھے کبھی عدن کی وہ تو خواہش
جو رویا مین دیکھے جمالِ محمدؐ

یقین ہے کہ ہوویگی اوسکو زیارت
جو دن رات رکھے خیالِ محمدؐ

بشر وہ ہی جنت مین جائیگا بیشک
جو ہے خاکِ پائے عیالِ محمدؐ

لرزتے تھے کفار روزِ وغا مین
جو سنتے تھے شورِ جلالِ محمدؐ

بہت دور بھاگے بلا اوس جگہ سے
جہان ذکر ہو قیل و قالِ محمدؐ

بہنسا ہون گنہ مین کرم کر الٰہی
بحق نبی و بہ آلِ محمدؐ

خدا کی ہو رحمت اوسی جا پہ نازل
جہان ذکر ہووے کمالِ محمدؐ

تمامی جہان مین پڑا تھا اندھیرا
ہوا جسگھڑی انتقالِ محمدؐ

ندامت کا رہوے کوئی نار مین
یہی ہے خدا سے سوالِ محمدؐ

دعا صدق کی روز و شب ہے خدایا
اب اسکو دکہا دے جمال محمدؐ

بیان ہو وے نہ کچھ شان محمدؐ ۔ خدا کی شان ہے شان محمدؐ
میری نظروں میں پہرتی ہے وہی شان ۔ جو دیکھی خواب میں شان محمدؐ
یہ کہنا عاشقوں کا ہے فضولی ۔ کہاں میں اور کہاں شان محمدؐ
جو صورت دیکھے یوسف زلیخا ۔ فدا ہو جانے وہ جان محمدؐ
نہ دیکھینگے کبھی وہ نار دوزخ ۔ پکڑ لینگے جو دامان محمدؐ
کل عالم کی کراوینگے آپ بخشش ۔ جو شک ہو دیکھو فرقان محمدؐ
نہووی اوس سے پرسش کچھ کسی میں ۔ جو ہووی دل سے قربان محمدؐ
قیامت میں اوسے خطرہ نہوگا ۔ مطیع ہوگا جو فرمان محمدؐ
رکھینگے اوسکے سر پر تاج بیشک ۔ جو کرلے حفظ قرآن محمدؐ
یقین ہے وہ تو ہو پہنچیگا جنان میں ۔ سنیگا جو کہ فرقان محمدؐ
ہیں حامی وہ تو سارے جزو کل کے ۔ ہے عالم زیر فرمان محمدؐ
وہ سو جان سے فدا ہوتا عزیزو ۔ جو سنتا کوئی الحان محمدؐ
لب جان بخش کیا شیرین سخن تھے ۔ تھے رخشان تھے دندان محمدؐ
وہ چشم نرگسین کیا خوب زیبا ۔ وہ کیا عمدہ تھیں مژگان محمدؐ
پھر بھی دیکھتا تھا اوسمیں صورت ۔ وہ تھا چہرہ درخشان محمدؐ
یقین ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ ۔ جو دیکھے روئے تابان محمدؐ
میں آنکھوں سے لگاؤں وانکی مٹی ۔ جو دیکھوں میں گلستان محمدؐ
بسا ہووے مشام اوسکا معطر ۔ جو دیکھے کوئے بستان محمدؐ
نہوگی اوسکو خواہش باغ جنت ۔ جو کوئی ہوگا دربان محمدؐ
جو تھے قدسی فلک کے رہنے والے ۔ وہ تھے دربان شبستان محمدؐ
تھا بستر ایک کمبل ایک چٹائی ۔ بہت تھوڑا تھا سامان محمدؐ
قیامت میں چھڑا دینگے سیہوں کو ۔ وہاں نکلیگا ارمان محمدؐ

مراتب سارے نبیون سے بڑی ہین — لو جا کے دیکھو قرآنِ محمدؐ
نہین خطرہ اوٹھاوے وہ قیامت — جو تابع ہووے یارانِ محمدؐ
عقیدہ ہے یہی علماے جمہور — ہین افضل سب سے یارانِ محمدؐ
بلاشک قبر ہوگی اوسکی گلخن — جو دشمن ہوگا یارانِ محمدؐ

جو چاہے تو حضوری ہی مین رہنا
پڑھا کر صدق قرآنِ محمدؐ

دنیا کے ذائقے تو سبھی ہین فنا لذیذ — قند و شکر سے زیادہ ہے ذکر خدا لذیذ
لذت طعام کی تو فقط ہے زبان پر — اس روح کو تو لگتا ہے ذکر خدا لذیذ
اوسکو تو آوے گی نہین لذت طعام مین — جس شخص کو خوش آیا ہے ذکر خدا لذیذ
اوسکو مزا تو کہانے مین ہرگز نہ آئیگا — لگتا ہے جسکو ذکر شہ دوسرا لذیذ
آگے ہے اوسکے ہیچ تو دنیا کا ذائقہ — جس روح کو ہے ذکر حبیب خدا لذیذ
لاریب وہ تو جائیگا جنت مین بےحساب — جس دل کو ذکر ہوا یا رسولِ خدا لذیذ
کل شے کے ذائقے تو جہان مین عجیب ہین — ہے ذکر سب سے زیادہ شہ انبیا لذیذ

بہائے ہین دنیادارون کو دنیا کے ذائقے
لگتا ہے صدق مسکین کو ذکر خدا لذیذ

نعت لکھنے کے لیئے جبکہ منگایا کاغذ — مین نے وہ آنکھون سے اپنی تو لگایا کاغذ
نعت لکھنی شہ ابرار کی جب ہو منظور — چاہیئے عنبر خالص سے بنایا کاغذ
نام حضرت کا لکھا جائے تو اتنا ہے ضرور — ہووے وہ مشک کی خوشبو سے بسایا کاغذ
واسطے اوسکے بہت نیکی لکھی جاویگی — جسنے آنکھون سے گرا پرچہ لگایا کاغذ
بشر حافی کا یہی ایک حال ہے سن لو یارو — پرچہ ایک راہ مین اونکو پڑا پایا کاغذ
اوسمین اول ہی سطر مین تہی لکہی بسم اللہ — اپنی آنکھون سے اونہون نے وہ لگایا کاغذ
کیا حقیقت ہو بیان یارو عزیزو اوسکو — عطر ملکے بڑی خوشبو سے بسایا کاغذ
حق کو بہایا وہ عمل۔ اونکو مراتب بخشا — جبکہ آنکھون سے اونہون نے وہ لگایا کاغذ

پہلے منجوا رو نہین تھے اور تھے ستون نہین پیچھے
دفن کروا دو اوسے یا کہ جلا دو بھائی
ردی لکھی ہین یہی علما کا دستور رہا
طعن کیون حضرت عثمان پہ کرو ہو شفیق
خطرہ مین آ کے نہ پڑ جائین مسلمان بھائی
تاکہ غلطی نہ رہے اوسمین ذرا بھی مطلق
دہی ہین جامع قرآن سمجھ لو یارو

ق

نام ولیو نہین ہوا جب وہ اوٹھایا کاغذ
جو زمین پر سے پڑا تمنے ہو پایا کاغذ
دفن مٹی مین کیا یا کہ جلایا کاغذ
آپ نے غلطیون قرآن کا منگایا کاغذ
اس سبب آپ نے قرآن کا جلایا کاغذ
سب جگہہ ایک سا قرآن کا لکھایا کاغذ
سعی و کوشش سے اونہون نے تو جلایا کاغذ

فکر عقبی کی تجھے **صدق** نہ سوجھی تدبیر
زشت اعمال سے یان کالا کرایا کاغذ

نعت احمد مین کسی نے کوئی لکھا کاغذ
مدح لکھی شہ لولاک کی جب ہے زیبا
روضۂ خیر بشر پر تو ہر ایک ہفتہ مین
ہے یقین مجکو کہ اب روضۂ انور پہ ضرور
جو کہ مقبول خدا ہو کے وثیقہ اوسکے
سیاہی سے ہو گا نہ تقسیم کبھی وہ فرما
عرش اعظم سے اوتر فاطمہ زہرا کے لیے
روز بازو ہے اوسے کھول کے دیکھا کہ تین
کی وصیت کہ کفن مین میری رکھنا اسکو
یاد رکھی ہے روایت یہ کتابون مین لکھی
اک مکان کے لیے جنت مین ہوئی تھی ضامن
لکھنے سے اپنے پشیمان ہوئی تھے مالک
اوسمین لکھا تھا سفید حرفون سے نوری ہی یہ
دیدیا باغ اوسے ایک محل زیبا دکھیا

ق

کا نہین اوسکا نہ لکھین گے سراسا کاغذ
ہو وسے طوبے کا قلم اور سنہرا کاغذ
نامہ امت کا پڑھا جاتا ہے لکھا کاغذ
شعرون میرے کا پڑھا جاویگا لکھا کاغذ
نوری ہو وہی وہ سفید حرفون سے لکھا کاغذ
بیہ قدرت کا وہ لکھا ہوا ہو گا کاغذ
ایک حریری سا لکھا آیا سپیدا کاغذ
تہا گنہگارون کی بخشش کا وثیقا کاغذ
بیشش ہو دیگا قیامت مین یہ لکھا کاغذ
ابن دینار نے ایک لکھا جوان کا کاغذ
آیا اوسکے لیے محراب مین لکھا کاغذ
وہ سفید حرفون سے لکھا ہوا الٹا کاغذ
بیہ تمہین لوٹ کے ہوتا ہے روانا کاغذ
لے لو تم اپنا وہی لکھا وثیقا کاغذ

نعت میں لایا ہوں ان شعروں کو سوچو یارو
یہہ پیمبر ہی کا صدقہ ہے جو لوٹا کاغذ

کی تھی درخواست حسن سے کسی کافر نے غنا
لاؤں ایمان اگر دیدو نوشتہ کاغذ

یہہ ضمانت دو کبھی ہو دوزخ نہیں مجھکو غدا
ایسا لکھدو کوئی اب مجھکو وثیقا کاغذ

نام اوس مرد کا شمعون ہے کتابوں میں لکھا
جسنے مانگا وہ حسن سے تھا نوشتہ کاغذ

جب سنا کافر بدکیش سے کلمہ ایسا
اوسکے کہنے سے حسن بصری نے لکھا کاغذ

لایا ایمان وہ تحریر حسن سے لکھوا
بس ہوا مرد وہی لیکے نوشتہ کاغذ

کی وصیت کہ میری قبر میں رکھنا اسکو
ہوگا حجت میرا اب یہہ ہی نوشتہ کاغذ

پہر حسن بصری ہوئے دل میں پشیمان اپنے
کیوں کیا میں نے ضمانت کا مچلکا کاغذ

رو رو کہتے تھے کہ شرمندہ بہت ہوں حیف ہے
کسلیئے میں نے ضمانت کا دیا لکہا کاغذ

اپنی ہستی پہ نہیں مجھکو ذرا بھی قبضہ
کیوں لکھا میں نے ضمانت کا نہایت بیجا کاغذ

اپنی ہستی پہ نہیں مجھکو تصرف کچھہ بھی
ہائے کیوں لکھدیا میں نے وہ وثیقا کاغذ

اتفاقا جو کسی رات میں روکر سوئے
آگیا قبر سے پہر لوٹ وہ لکہا کاغذ

تاج شمعون پہ دھرا ہو گیا جنت میں مقیم
ہوا یا اللہ کو لکھا ہوا اونکا کاغذ

نار سے بچگیا شمعون پہ ہوا فضل خدا
پشت پر جسکے وہ نوری تھا نوشتہ کاغذ

پوچھئے کیا ہو بھلا پہر اونکا مجھسے احوال
وقت بیعت کے وہ دیں جیسا لکھا کاغذ

ہو وہی آسانی سوالوں میں فرشتوں کے اوسے
اسلیئے رکھتے ہیں وہ قبر میں شجرا کاغذ

قرب قیامت کے اوٹھا لینگے حروف قرآن
صرف رہ جائیگا ایک کورا سا سادا کاغذ

روز محشر سے ذرا پہلے تو آوینگے جبریل
کسی قرآن میں نہ رکھیں کوئی لکھا کاغذ

سوال شیعہ

ایک بڑا طعن عمر پہ یہہ کرتے ہیں شیعہ
کیوں پیمبر کے مرض میں نہیں بھیجا کاغذ

روکا فاروق نے لوگونکو منع جو ستکیا
فیصلہ ہوتا جو لکھتے نبی سادا کاغذ

یہہ بڑا ظلم ہے یہ عدل کہاں ہے لوگو
کیوں بھلا لکھنے نبی کے نہیں بہیجا کاغذ

جواب سنی

ہے جواب علما اسکو ذرا غور کرو
روبرو احمد مرسل کے جو جاتا کاغذ

آپ کو لکھنے مین تکلیف مرض سے ہوتی
اسلیے حضرت فاروق نے روکا کاغذ

بولے فاروق کہ حضرت کو بڑی ہے تکلیف
اب قرین اونکے نہ جائے کوئی کورا کاغذ

ہمکو زیبا نہین تکلیف نبی کو دینی
اب مناسب ہے قلم جائے نہ سادا کاغذ

یہہ بہی فرمایا کہ قرآن ہمین ہے کافی
اسلیئے عاشق والا نے نہ بہیجا کاغذ

قبر مین مصدق فرشتے جو کرین مجھسے سوال
نعت احمد کا دکہا دیجو نوشتا کاغذ

طیبہ مین اپنے مجکو بلا لیجیے حضور
روضہ اب اپنا مجکو دکہا دیجیے حضور

لائق نہین ہے آپکی محفل کے یہ حقیر
اپنے کرم سے اسکو بہی جا دیجیے حضور

دربان در سے کہیے بلالو غریب کو
مجلس مین اپنی اسکو بٹہا دیجیے حضور

مضطر ہون بیقرار ہون بیتاب ہون بڑا
صورت ذرا اب اپنی دکہا دیجیے حضور

چاہے ہین آپ جسکو بلالین مدینہ مین
اسکو بہی اب تو آپ بلا لیجیے حضور

بیکس ہون نہین غریبی سے سرمایہ کچھ نہین
ساماں میرا جلد کرا دیجیے حضور

ایسا نہو مدینہ نہ دیکہون حیات مین
مرنے سے مجکو پہلے بلا لیجیے حضور

غمگین ہون ملول ہون زیادہ ہے اشتیاق
زیارت اب اپنی مجکو کرا دیجیے حضور

گردش سے ہون جہان کی بلاؤن مین مبتلا
دنیا کی سب بلا سے بچا لیجیے حضور

حیران ہوتا رہتا ہون گردش زمانہ سے
حق سے ذرا تو مجکو ملا دیجیے حضور

مشکل کشا ضرور ہین حق کیطرف سے آپ
مشکل میری اب آسان کرا دیجیے حضور

رخ سے اوٹھا نقاب ذرا خاکسار کو
للہ اپنا چہرہ دکہا دیجیے حضور

غافل خدا سے رہتا ہون لیل و نہار مین
غفلت کا میری پردہ اوٹہا دیجیے حضور

سویا ہون بیخبر نہین کچھہ ہوش مجھے
غفلت سے اب تو مجکو جگا دیجیے حضور

بیڑا میرا اٹکا ہون کے گرداب آپہنسا
اب اسکو جلد پار لگا دیجیے حضور

کرتا ہون التماس یہہ غمگین ہو کے اب
شیطان کے مکر سے تو بچا لیجیے حضور

مایوس صدق ہند میں ناشاد ہے پڑا
للہ اسکو در پہ بلا لیجیے حضور

رونا تو مجھکو آتا ہے کردار دیکھ کر
ہنس پڑتا ہوں خدا کو میں ستار دیکھ کر

میری مدد کو قبر میں میرے رسول ہیں
خدشہ نہیں گناہوں کا انبار دیکھ کر

دنیا میں مجھکو کیوں ہو بھلا رنج اور الم
نام نبی کو اپنا مددگار دیکھ کر

جو سوئے قدم میں اوسکے پڑی عاجزی سے ابا
جو آئے ہے مدینہ کا گلزار دیکھ کر

ایکدن گئے صحابہ اعادت کے واسطے
رونے لگے پھر آپ کو بیمار دیکھ کر

خوش ہونگے بشر جو ہیں اعمال دان نیک
کلمہ کا اپنا پلہ گرانبار دیکھ کر

جنت میں جا کے ہوونگے سب اتنی خوشی
انواع قسم میوے کے اشجار دیکھ کر

روز حساب جنت ماوی میں وہ کریم
داخل کریگا متقی ابرار دیکھ کر

بے کھٹکے ہو گیا ہوں میں دنیا میں بالضرور
دونوں جہان میں آپ کو مختار دیکھ کر

دنیا میں دل لگاؤ نہ ہرگز عزیزو تم
حضرت نے اسکو چھوڑا ہے مردار دیکھ کر

دن حشر کے جو ہوونگے سب جمع امتی
باغ عدن کو جاوینگے دربار دیکھ کر

محشر میں سب یزید کے ساتھی وہ نابکار
پچھتاوینگے حسین کو سردار دیکھ کر

پروا نہیں ہے مجھکو گناہوں کی اب ذرا
بے خوف ہوں خدا کو میں غفار دیکھ کر

ہیبت سے تھرائے ہوئے جنگ بدر میں
وان آپ کو تو بھاگے تھے کفار دیکھ کر

دوزخ میں جا کے شور کرینگے جو ظالمین
مالک تو اونکو ماریگا فجار دیکھ کر

لڑنیکو جو کہ نکلے تھے کافر رسول سے
بھاگے وہ بے تحاشا میں تلوار دیکھ کر

خطرہ نہیں ہے صدق کو روز حساب سے
نے خوف ہے یہ آپ کو سردار دیکھ کر

مطلع لکھتا ہوں تجھ میں سخنور ہو کر
عرض کرتا ہوں میں آداب سے احقر ہو کر

تیرے اوصاف کا قرآن میں ثناخوان ہی خدا
پھر ثنا مجھ سا بھی کیا کرے بدتر ہو کر

کس کا منہ ہے جو لکھے نعت میں مطلع تیرا
انبیا تیرے ثناخوان ہیں پیغمبر ہو کر

تیری توصیف مین قاصر ہے فرشتون کی زبان
نام کو تیری ہے صداقت جو لیوے بیمار
آنکھین گرد مدینہ کی جو پڑجائے کہین
ہین مدینہ کی غم دوری مین رہتا ہون پڑا
آرزو رکھتا ہون مدت سے کہ ای رب کبیر
گرد بھی کوچۂ یثرب کی جو آنکھون مین پڑی
غیر ممکن ہے مدینہ کی زمین کی تعریف
جو لکھا اہل مدینہ کی کریگا توصیف
کہین ملجائی اگر خضر تو صحرا مین کہون
جو کوئی شخص مدینہ کی زیارت کو گیا
ہے تمنا کہ مدینہ کی زیارت ہو مجھے
آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہو جائی
ہے وہ کمبخت بخیل اور نصیبہ کا زبون
شہ عالم کی زیارت جو میسر آئے
اب تو للہ خبر لیجئے بیکس کی ذرا
آپ کے روضۂ مبارک کا جو آتا ہی خیال
کہہ سکے آکے جو مدینہ کی زیارت شاہا
آرزو میری بھی پوری کبھی یارب ہوگی
رد تو کرتا ہی نہین عاجز و مسکین کی دعا
کبھی زوار کو دیکھون جو مدینہ جاتے
در دندان کے تصور مین جو روتا ہون کبھی
اب کرا دیجئے زیبا کی زیارت شاہا
... اہل ...

تیری احسان بھی ثنا کرتے ہین کمتر ہوکر
پائے صحت تیری اکرام سے ابتر ہوکر
لاجرم خاص وہ ہوجائے معنبر ہوکر
ضعف سے صدمہ گذرجاتا ہے دلبر ہوکر
جاؤن یثرب کو مین مداح پیمبر ہوکر
دیدۂ چشم بصارت ہو منور ہوکر
بوئے خوش وان سے چلی آتی ہے عنبر ہوکر
سب گنہ اوسکے تو ہوجائینگے ابتر ہوکر
روضۂ پاک کو لیچل مجھے رہبر ہوکر
زہے قسمت کہ وہ پھر جائے مکرر ہوکر
کہین شعر اپنے سناؤن تیری در پر ہوکر
یہہ ہی کہتا ہون مین اللہ سے مضطر ہوکر
جو مدینہ کو نہ جاسکے وہ تونگر ہوکر
پھر تو ہستی سے گذرجاؤن ... ہوکر
پہہ بسعر کو کرنے لگا ... ہوکر
آرزو دل ہی مین رہجاتی ہے اکثر ہوکر
چوم لیتا ہون قدم اوسکے مین کمتر ہوکر
رگڑون سر اپنے کو روضہ کی برابر ہوکر
ارحم اکرم اور اعظم اکبر ہوکر
... رہجاتا ہون شرمندہ ... ہوکر
چشم سے اشک نکل آتے ہین گوہر ہوکر
خواب مین جو نظر آتے ہیں انور ہوکر
... دیتا ہے ... ہوکر

ہاں دنیا میں پھنسا رہتا ہوں اگر تنہا
طعنہ دینگے مجھے دیکھ کے فصحاء عرب
میں ہوں مداح نبی رنج نہیں ہے مجھ کو
جو گواہی نہ دی حضرت کی رسالت کا بشر
دن قیامت کے جو صف باندھے کھڑی ہونگے رسل
ساتھ اوس احمد مرسل کے گروہ امت
پینے طوبے کے جو فردوس میں دینگے صدا
شب معراج میں اوس عرش معلے پہ نبی
شہ لولاک کا جس راہ سے ہوتا تھا گذر
خواب میں جس جگہ حضرت کی سواری جائے
ہجر کی شاق جدائی سے وہ مسجد کا ستون
باغ فردوس میں یاقوت کے خیمہ میں نبیؐ
یا رسول عربی شرم مجھے آتی ہے

استخوان اپنے نہ رہتا ہوں یہاں جمکر ہوکر
گھونگا اونسے سراسیمہ و ششدر ہوکر
نکتہ چینی نہ کریں آپ سخنور ہوکر
وہی بس جاویگا دنیا سے سنگر ہوکر
تم کھڑی ہوگے سب نبیوں میں افسر ہوکر
باغ فردوس میں آجائینگے کوثر ہوکر
صدمہ نکلیگا ہر ایک شخص کے دلبر ہوکر
دم کے دم آگئے فردوس کے اندر ہوکر
خوشبو اوس کوچہ سے اوڑتی تھی معطر ہوکر
خوشبو اوس جائے سے اوڑتی ہے معنبر ہوکر
نالہ کرتا تھا جو آواز سے مضطر ہوکر
ساتھ حسنین کے آئینگے وہ کوثر ہوکر
رنج دیتی ہے اجل طعنہ دلبر ہوکر

صدق سے تیری رسالت کا جو کردے اقرار
سے یقین قبر سے اوٹھیگا منور ہوکر

دل مری رو رو پکارے سے لے خبر
آمنہ بی بی کے پیارے سے لے خبر
عشق و الفت میں تمہاری ہوں پڑا
پھنس گیا ہوں اب مصیبتوں میں پڑا
آپ کی فرقت میں سینہ سے میرے
اے میری ہادی میرے رہبر رسول
اب تپ ہجران سے ابتر حال ہے
اے میری مالک خدا کی ذو الجلال

میرے مولا میرے پیارے لے خبر
عائشہ بی بی کے تارے لے خبر
اے نبی آقا ہمارے لے خبر
سارے عالم کے ستاری لے خبر
او مجھے میں آہ و زاری لے خبر
بیٹھا ہوں تیرے سہاری لے خبر
گر پڑا ہوں غم کے مارے لے خبر
میں پڑا ہوں ایک کنارے لے خبر

اب تیرے در پہ خداوند کریم
صدق ہاتون کو پیارے لے خبر

شفقت نگاہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
بی چھپی سیئت رہتی ہے عصیان کے سبب
پیارے خدا کے آپ ہو عالم کے غوث ہو
عالی نسب ہو اور لقب ہے محی الدین
ہو لاڈلے علیؑ کے ابا بکرؓ کے عزیز
عثمانؓ اور عمرؓ کے بلا شک حبیب ہو
عالم کے قطب غوث ہو سلطان اولیا
آگے تمہارے دنیا کی سب چیز ہیچ ہے
ہوں غرق میں گناہ میں کشف ہوتا نہیں
کچھ حصہ معرفت کا عطا مجکو کیجیے
غرقاب ایک کشتی نکالی تھی آپ نے
ڈوبی جو ناؤ بڑھیا کی سب آدمی مرے
ولیوں کے گردنوں پہ قدم آپکا ہے بس
کی عرض ایک زن نے یہ آکر بصد الم
لڑکا مرا ہے مر گیا فریاد کرتی ہوں
گریان ہوئی کہ روح گئی ہے ابھی نکل
حکم خدا ہوا کہ تمہیں اختیار ہے
پہونچا یہی خطاب کہ محبوب ہو مرے
رتبہ ہے غوثیت کے چڑھے آسمان پر
روحیں پکڑ کے چھوڑ دیں رتبہ کے زور سے
بولا فرشتہ موت کا انکے حضور میں
اللہ کی طرف سے تصرف ہے آپ کا

مجھ پہ نگھہ کرم کی ہو یا شاہ دستگیر
عصیان کے تم علاج ہو یا شاہ دستگیر
محبوب مصطفےٰ کے ہو یا شاہ دستگیر
حسنی تمہیں حسینی ہو یا شاہ دستگیر
تم دودمان بتول ہو یا شاہ دستگیر
آل رسول آپ ہو یا شاہ دستگیر
فیض کرم تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
جو کچھ کہ ہو وہ تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
بحر عطا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
تم شاہ معرفت کے ہو یا شاہ دستگیر
ولیوں میں برگزیدہ ہو یا شاہ دستگیر
مردوں کو زندہ کرتے ہو یا شاہ دستگیر
ولیوں کے آپ شاہ ہو یا شاہ دستگیر
تم پر فدا یہ جان ہو یا شاہ دستگیر
امت میں بہترین ہو یا شاہ دستگیر
افضل ترین خلق ہو یا شاہ دستگیر
محبوب تم ہمارے ہو یا شاہ دستگیر
غربا نواز تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
اعزاز کیسا رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
تم پر خدا کا رحم ہو یا شاہ دستگیر
قوت سے میری زیادہ ہو یا شاہ دستگیر
تم مرتبہ میں بڑھ کے ہو یا شاہ دستگیر

رتبہ نہو گا ایسا کسی شخص کا کبھی
جیسا کہ رتبہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر

ہم ہیں مرید آپ کے کچھ حصہ دیجیے
رفعت مآب آپ ہو یا شاہ دستگیر

ہے مرتبہ زیاد فرشتوں سے آپ کا
تم امتنان خاص ہو یا شاہ دستگیر

چٹک لگی ہے روضہ پہ بلوائیے شہا
جا ہے جسے بلاتے ہو یا شاہ دستگیر

ظاہر میں آپ فانی ہو کچھ اسمیں شک نہیں
باطن میں آپ زندہ ہو یا شاہ دستگیر

مجبور صدق ہند میں ناچار ہے پڑا
صدق و صفا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

اے عاشقو رسول کے پڑھتے رہو نماز
سو کام اپنے چھوڑ کے پڑھتے رہو نماز

غفلت ذرا بھی اسمیں نکرنا تجھے قسم
اللہ کو یہ بھاتی ہے پڑھتے رہو نماز

اسکی حبیب ہے پیاری رسول کی
اب جان و دل سے دوستو پڑھتے رہو نماز

جاوینگے سب بہشت میں فضل کریم سے
ہر تم پہ فرض یہ ہے کہ پڑھتے رہو نماز

قرآن میں پانچ سو جگہہ آیا ہے اسکا ذکر
اب تم نہ چھوڑو غافلو پڑھتے رہو نماز

چھوڑو گے دن کو اور دوکانوں کو دوستو
اب مسجدوں میں جا کے تو پڑھتے رہو نماز

اللہ اوس سے راضی رسول اوس سے ہونگے خوش
اونکی خوشی کے واسطے پڑھتے رہو نماز

آسانی ہوگی وقت نزع کے بھی جان لو
ایک نور ہوگا قبر میں پڑھتے رہو نماز

ایک شکل بنکے آویگی نوری بھی قبر میں
اعمال بد ہٹائیگی پڑھتے رہو نماز

غافل نہونا اوس سے کبھی یارو دوستو
پل پر سوال ہو ویگا پڑھتے رہو نماز

پرسش نماز ہوگی قیامت میں بیشتر
حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو نماز

محشر میں پیاس ہوویگی شدت سے الاماں
کوثر کا پانی پاؤ گے پڑھتے رہو نماز

دیوے مٹا گناہونکو باقی نہ چھوڑے کچھ
اسکے خواص بہت ہیں پڑھتے رہو نماز

کیا پردہ پوشی کرتی ہے یارو عزیز وہ
سو عیبوں کو یہ ڈھانکے ہے پڑھتے رہو نماز

دارین کی بھلائی ہے اسکے سہارے سے
دار الجنان میں پہنچو گے پڑھتے رہو نماز

آؤ اذان سنکے جماعت میں دوستو
عشق خدا میں ڈوب کے تم پڑھتے رہو نماز

حج و زکوۃ روزے سبھی فرض ہیں کیے
پر یہ خدا کی پیاری ہے پڑھتے رہو نماز

خوش ہووے خدا جو رکھو سجدہ میں جبین
اب خوش دلی سے تم بھی تو پڑھتے رہو نماز

اسکی حد نہیں ہے فضیلت بہت بڑی
حق سے کلام کرنا ہے پڑھتے رہو نماز

اک وقت کی نماز قضا کرنا ہے برا
سستی نکرنا چاہیے پڑھتے رہو نماز

ایک حقبہ وہ تو رہویگا دوزخ کی نار میں
اک وقت کی جو چھوڑیگا پڑھتے رہو نماز

قصداً کا لفظ دیکھو بڑی سخت ہے وعید
عمداً کبھی نہ چھوڑنا پڑھتے رہو نماز

ہے سگ سے وہ پلید جو پڑھتا نہیں کبھی
سب دھندے چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو نماز

پڑھتے نہیں نماز وہ کتے سے ہیں برے
کیوں سگ بنو ہو دوستو پڑھتے رہو نماز

ہے کتا بلکہ اچھا وہ خنزیر سے برا
خوف خدا سے بھائیو پڑھتے رہو نماز

معراج ہے ضرور یہ مومن کے واسطے
ای عاصیو ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

حق جا بجا قرآن میں تاکید کرتا ہے
دل صدق سے ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

نام خدا ہے مجکو دل و جان سے عزیز
کوئی نہیں ہے قادر سبحان سے عزیز

دنیا میں جنکو ہی ہے محبت رسول کی
نام رسول انکو ہے جان سے عزیز

ایمان جو کہ لائے ہیں حضرت رسول پر
انکو نہ کوئی زیادہ ہے فرقان سے عزیز

اس دہر میں تو جان ہو انسان کی چشم میں
لگتا نہیں ہے کوئی گلستان سے عزیز

حق ہے یہی کہ عالم دنیا کے باغ میں
مجکو نہیں ہے سورہ رحمن سے عزیز

اے صدق دل لگا نہیں ہرگز تو دہر میں
ہرگز نہیں ہے بہتر تو قرآن سے عزیز

بیٹھے ہوئے تھے جو خالق اکبر کے آس پاس
واں ہو گئے فرشتے پیمبر کے آس پاس

دل سے صحابہ آپ کے قربان تھے مدام
رہتے کمر تھے باندھے پیمبر کے آس پاس

دن کونسا وہ ہوویگا اب مجھ غریب کو
کس روز پھروں روضۂ اطہر کے آس پاس

تھے اسطرح صحابہ پیمبر کے روبرو
تارے ہوں جسطرح مہ انور کے آس پاس

شمع کے گرد رہتا ہے پروانہ جس طرح
تھے اس طرح بلال پیمبر کے آس پاس

محشر میں مارے پیاس کے گھبرائیں آدمی
ایک خلق ہوگی شافع محشر کے آس پاس

ہو پیاس سے تو خلق بڑی منتشر وہان
ہو اک ہجوم ساقی کوثر کے آس پاس

خلقت کا اک ہجوم تو ہوویگا نہر پر
ہوویگی ایک سبیل تو کوثر کے آس پاس

تارے فلک پہ ہوتے ہیں جس طور سے عیان
انجم سے ایسے ہوویں گے کوثر کے آس پاس

جس وقت چاند اونگلی سے دو ٹکڑے کر دیا
ایک ہلال تو پھرتی تھی پیمبر کے آس پاس

جاتے تھے لوٹنے کو سلطان تو تک میں
پا [illegible] شفقت تھے پیمبر کے آس پاس

عثمان جی لگا تھا خدا سے وہ دن میں
آنکھیں لگی تھیں ہر دم حضور کے آس پاس

سن آہ و زاری لگی مسجد رسول میں
روتے تھے یا بچھڑے کھڑے قبر کے آس پاس

ای صدق کر دعا تو خدا سے بروز حشر
رکھے تجھے کرم سے پیمبر کے آس پاس

ای غافلو نماز کو پڑھتے رہو ہمیشہ
بد کام بد شغل سے ہی بچتے رہو ہمیشہ

اپنا کسی طرح سے نہ ہرگز کسی کو دو
خوف خدا سے غافلو ڈرتے رہو ہمیشہ

خاطر سے اپنے نفس کی توڑو نہ حد شرع
پس پیروی رسول کی کرتے رہو ہمیشہ

خانہ خدا میں جاکے نہ چق چق کرو ذرا
آداب مسجد ولکا بھی کرتے رہو ہمیشہ

دنیا کی بات کرنے سے ہے خوف اژدہا
خاموش مسجدوں میں تو بیٹھے رہو ہمیشہ

ق

گردن پھلانگ صف میں نہ بڑھ جاؤ دوستو
آداب سے تو پاؤں کو دھرتے رہو ہمیشہ

گردن کا پل تو باندھینگے محشر میں جان لو
پیچھے ہی چپکے ان کے بیٹھے رہو ہمیشہ

آگے سے تم نہ جاؤ جو پڑھتا نماز ہو
پیچھے سے پس نمازی کے چلتے رہو ہمیشہ

باتیں کرو نمازوں کو پڑھ کر خدا سے فنا
بعد از نماز ذکر بھی کرتے رہو ہمیشہ

لیجائیگی نماز یہ جنت میں کھینچ کر
کاموں کو چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو ہمیشہ

فضل خدا سے جائینگے انسان بہشت میں
حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو ہمیشہ

غافل نہ ہونا اس سے کبھی یارو دوستو
سو کام چھوڑ کے تو پڑھتے رہو ہمیشہ

نعمت بڑی ہے جان او صحت و زندگی
شکر خدا بھی دونون کا کرتے رہو ہمیش

میلاد کے کرانیکا بیشک ثواب ہے
سو لوگ تم گہرون مین تو کرتے رہو ہمیش

بیٹھو خموش کچھہ نکرو شور و غل ذرا
مولود مین درود کو پڑہتے رہو ہمیش

پہر عمر ضایع قصہ کہانی مین مت کرو
میلاد و وعظ و پند بہی سنتے رہو ہمیش

پہر کردون کو کرتے ہو اب ضایع سشتہ ہین
قرآن صدق دل سے تو پڑہتے رہو ہمیش

نبیون مین برگزیدہ تو بس مصطفی ہین خاص
حق کے رسول اور وہ بندے خدا ہین خاص

نام انکا لینے سے کبھی کوئی بلا نہ آئے
دونون جہان مین وہی تو دافع بلا ہین خاص

آدم کو ہو مجال نہ عیسی کو ہو مقال
شافع تمام خلق کے خیر الوری ہین خاص

شبہ نہین ہے انکو قیامت سے کچھہ ذرا
جو امت رسول مین بندہ خدا ہین خاص

آدم بہی پیارے موسی بہی پیارے حق خدا کے ہین
محبوب حق کے شافع روز جزا ہین خاص

دنیا کے ساری رنج مین محشر کے ہولون مین
بیشک ہماری حامی شہ دوسرا ہین خاص

دنیا کے سب حسینون مین یوسف حسین تھے
یکتائے خلق حسن مین بس مصطفی ہین خاص

مشہور ہے جہان مین ایوب کا تو صبر
صبر و رضا مین جانون شہ دوسرا ہین خاص

برسی تہین زر کی ٹبریان من سلوی اور کو
اس مرتبہ مین امت خیر الوری ہین خاص

مشہور ہین جہان مین براہیم تو خلیل
لیکن شفیع خلق حبیب خدا ہین خاص

معراج موسی کو فقط کوہ طور تھی
عرش برین پہ پہونچے رسول خدا ہین خاص

آواز خوش تو بہت تھی داؤد کی بڑی
لیکن لحان خوش مین شہ انبیا ہین خاص

جتنے نبی خدا کے ہین ساری عزیز ہین
لیکن رسول حق تو حبیب خدا ہین خاص

بس خلق مین شجاع ہین عز و وقار ہین
نبیون مین سب سے زیادہ شہ دوسرا ہین خاص

یونس کے مرتبہ کا تو قرآن ہے گواہ
قرآن جنپہ اترا وہ پیارے خدا ہین خاص

شکر و رضا یہ دونون عجب اک مقام ہین
شکر و رضا مین صاحب حمد و لوا ہین خاص

وہ پیشوای خلق مین افضلترین ہین
ابرار دن مین ولیون مین وہ مقتدا ہین خاص

عیسی نبی کو جان تو مردے جلاتے تھے
اس درجہ مین غلام شہ اصفیا ہین خاص

اے صدق ہمکو گور کی دہشت سے غم نہین
مونس ہمارے قبر مین شمس الضحیٰ ہین خاص

دنیا سے کچھ غرض نہ دلا خلق سے غرض
یہ نفس شریرون کو تو کرتا ہے دم مین بچے
باغ و محل سے اسکو مکانات سے نہ کام
پی شغل پھرتا ہے کیون رات دن مدام
آب و ہوا کو اور چرند و پرند کو
یہ جانون دوستو کہ سبھی خلق کو ضرر

فقط

اب رکھ غرض تو سید ابرار سے غرض
اسکو نہ بحث سے ہے نہ تکرار سے غرض
پھولون سے کچھ غرض ہے نہ اشجار سے غرض
نہ کچھ ای دلا تو ہر گھڑی اذکار سے غرض
گو وہ مجھکو ہے شہ ابرار سے غرض
محشر مین ہوگی احمد مختار سے غرض

اے صدق تجکو ہو نہ غرض اور کسی سے کچھ
جو ہو غرض تو سرور مختار سے غرض

الله کا نام حق ہے فنا اور سب غلط
دنیا مین جانون دوستو یار و عزیز و ہم
جو کچھ کرو وہ جان کے بہر الله کرو
بدعت اسی کا نام ہے [illegible] سنت ہو
شادی غمی مین کرتے ہو جو کچھ کہ باتین ہم
دنیا کے ناچ و رنگ سے ہوتے ہو شادمان
حرص و ہوا و کذب یہی نام دنیا ہے
مال و منال جاہ و حشم ثروت و نعم
الله و رسول کا لے جو کوئی نام

جو مین کہا ہے دنیا کے پیشا مین سب غلط
ہو وے کر ہے جو خالی بلا شک وہ سب غلط
دنیا کی جو نمود ہو بالکل ہو سب غلط
حضرت نے جو کہا ہی نہین وہ ہے سب غلط
کچھ اصل اُنکی ہے نہین یہ باتین سب غلط
یہ فہم اور ذکا تو تمہارا ہے سب غلط
آلودہ اسمین رہنا سراسر ہے سب غلط
انکی طمع مین پڑنا تو بیجا ہے سب غلط
بیشک صحیح تو یہی ہے باقی ہے سب غلط

اب حرص کو تو چھوڑ دے ساتھ اپنے کچھ نہ لے
یہ صدق دنیا ہیچ ہے بیشک ہے سب غلط

کیا خوب ہوگا سرور ہر دو سرا کا خط
ٹھہرا ہی کرتے اور لکھاتے وہ آدرسے

جسنے کہ لکھا ہوگا شہ انبیا کا خط
شاہون کو جا با کرتا رسول خدا کا خط

ملک اوسکا زیادہ ہوگیا اور باقی آخرت
وہ ہوگیا تباہ نہ نام و نشان رہا
آنکھوں سے وہ لگاتا تھا تعظیم کرتا تھا
بندے وہ کیسے ہونگے خدائی کریم کے
وہ کیسا ہوگا ملک وہ ہوگا کیسا شہر
دلکو سرور ہوتا ہے اوس ذکر کرنے سے
ظاہر میں کچھ پڑھے نہ لکھے محض امی تھے
ہیبت سے عرق آتا بہت خوف ہوتا تھا

جسنے کہ سر پہ رکھا حبیب خدا کا خط
جس شاہ نے کہ پھاڑ ڈالا رسول خدا کا خط
جاتا تھا جسکے نام رسول خدا کا خط
جسکے کہ پاس جاتا حبیب خدا کا خط
جاتا تھا جس جگہ پہ وہ صل علی کا خط
کیا خوشنما وہ ہوگا خلیل خدا کا خط
رکھہ اپنی انگلی پڑھتے تھے شاہ و گدا کا خط
جب پاس آتا آپ کے رب العلی کا خط

پھر صدق اشتیاق میں کہتا ہے شوق میں
یارب وہ کیسا ہوگا بھلا مصطفے کا خط

یاں عشق میں رسول کے جسنے اوٹھایا خط
آسان ہوگی اوسکو تو جانکنی موت بھی
چھوٹینگے اوس سے دنیا کے سارے فریب و شرور
چکھیگا وہ ہی ذائقہ اس عشق کا ضرور
پہونچیگا وہ مدینہ میں جاؤن پہ بالیقین
انسان ہر ایک قسم کے عالم میں آئی ہیں
افضل وہی ہے نیک وہی صالح ہے وہی
پاویگا وہ نجات قیامت کے ہول سے
چمکیگی اوسپہ روشنی حق کی تو بیگمان
ہوگا عبور اوسکا تو پل پر سے مثل برق
کیا کچھ بیان ہووے جناب بلال کا

دنیا کا جسنے خاک میں جاؤن ملایا خط
جسکو کہ حق نے عشق نبی کا چکھایا خط
ہے جسنے اپنی سینے میں حق کا بٹھایا خط
اس نفس پر فریب جسنے چھوڑایا خط
جسکو کہ جائے روضہ کا دل میں سمایا خط
بہتر وہی ہے جسنے کہ اپنا مٹایا خط
دنیا کا جس بشر نے کہ دل سے بھلایا خط
دنیا و دون سے جسنے کہ اپنا اوٹھایا خط
جس شخص نے کہ خاک میں اپنا ملایا خط
حرص و ہوا کا جسنے کہ اپنے مٹایا خط
خدمت رسول سے جو اونہوں نے اوٹھایا خط

پھرتا ہے صدق واہی تباہی تو کیوں بھلا
ذکر نبی کا دل میں جو تیرے سمایا خط

غیر از خدا کے دل کا لگانا بہی ہے منع — اور بے وضو قرآن کا چہونا بہی ہے منع
جو کار خیر کرنا ہو اب اوسکو جلد کر — بس سستی کار خیر مین کرنا بہی ہے منع
جو ہو کوئی گناہ تو فی الفور توبہ کر — توبہ مین تجھکو دیر لگانا بہی ہے منع
بیٹہو جو دوستو کسی محفل مین تم ذرا — بے ذکر وان خموش تو رہنا بہی ہے منع
ہر وقت چاہیے تو طہارت تمہین مدام — بے غسل ایک لحظہ کے رہنا بہی ہے منع
جب آوی نام احمد مرسل کا دوستو — پڑہنا درود چپ کا تو رہنا بہی ہے منع
بہوت ہو کے سبکو ستاتا ہے تو کبہی — ایک چیونٹی کے دل کا دکہانا بہی ہے منع
بدجائے سے بچا ہو اس نفس کو ضرور — شر کی جگہ مین اسکا لیجانا بہی ہے منع
بیخوف ہو خدا سے تو پیتا ہے اب شراب — ایک گہونٹ بہی شراب کا پینا بہی ہے منع
دو کہتا سو کہا نہین ہے اور بیخطر ہے تو — سود و بیاج کا تجھے کہانا بہی ہے منع
مان باپ کا ادب نہین مانے ہے تو ذرا — سب بد سلوکیون سے اونکا ستانا بہی ہے منع
مال یتیم کہاتا ہے بے فکر ہو کے تو — ظلم و ستم کا اونپر تو کرنا بہی ہے منع
دنکو تو کار دنیا مین رہتے ہو دوستو — بے یاد حق کے اونکو سونا بہی ہے منع
لٹنے مین اپنی عمر کو کرتے ہو تم بسر — گالی گلوچ و فحش کا بکنا بہی ہے منع

اے صدق کار دنیا مین ہے الم کدہ
بے کار اس جہان مین رہنا بہی ہے منع

جسکو خدا کی راہ مین ہوتا نہین دریغ — اوسکو تو جان دینے مین آتا نہین دریغ
بیشک سخی وہی ہے محبت خدا وہی — جسکو کہ حق کی راہ مین زر سے نہین دریغ
سوئے تہے مصطفے کی جگہ ایکبار علے — رکہتے تہے جان دینے مین مجکو نہین دریغ
حق کی رضا مین جو کہ کمر باندہے بیٹہے ہین — اونکو کسی کے کام مین آتا نہین دریغ
مجلس مین جسکے آنے کا حکم رسول ہو — دربان کو اوسکے روک سے ہرگز نہین دریغ
جنت مین جسکے جانیکا ارشاد ہو رسول — رضوان کو اوسکے جانے مین آوے نہین دریغ
اللہ کسیکو دیوے خوشی یا کسی کو غم — ولیون کو اس سے ہووے کبہی بہی نہین دریغ

اے صدق وہ تو ہوینگے جنت مین بی حساب
جن کو خدا کی راہ مین آتا نہین دریغ

راتدن ہے جو کوئی عشق خدا مین مصروف / ہے حقیقت مین وہ جنت کی فضا مین مصروف
رنج و ریاضت تو ذرا دیکھو شہ ہر دوسرا / تھے خدا سے پی امت وہ حرا مین مصروف
اے خداوند جہان تجھ سے پناہ ہے درکار / رہتا ہے نفس بڑا حرص و ہوا مین مصروف
نفس کمبخت بڑا ہے شریر و بدذات / راتدن کھانے مین ہے اور غذا مین مصروف
نفس امارہ کو جو زیر کرے رہو ہی ہے / وہ نہ رہیگا کبھی دوزخکی سزا مین مصروف
چاہئیے اوسکو درود کی تو کثرت یارو / عصیان سے رہتا ہے جو شخص ملا مین مصروف
ہے یہہ امید کہ بیشک ہو دعا اوسکی قبول / رہوے جو بندہ خدا ہم دعا مین مصروف
توبہ کرنا اوسے ہر وقت ہی لازم یارو / جو رہا ہووے کوئی رنج و عنا مین مصروف
وہ جہنم مین پڑے اور رہے اوسکو عذاب / جو کہ ہے ظلم و ستم اور دغا مین مصروف
اے خدا تجھ سے پناہی کرتا ہون ہر دم فریاد / تو بچا مجکو کہ ہون جرم و خطا مین مصروف
ہے شب و روز دعا تجھ سے یہی تو میری / رکھہ خدا مجکو تو تو نعت و ثنا مین مصروف
وہ تو ایک پل ہی مین پل پر سے گذر جاویگا / جو کہ ہر وقت رہے راہ خدا مین مصروف

باغ فردوس مین وہ چین اوڑاویگا ضرور
صدق دل سے جو رہے ذکر خدا مین مصروف

محشر مین نیکان یکطرف ہووین بدان وان یکطرف / ہون نیک رو یا یکطرف ہون زشت خوبان یکطرف
حفاظ قاری یکطرف قرآن خوانان یکطرف / مولود خوانان یکطرف صلوات خوانان یکطرف
مسکین گدایان یکطرف سلطان بادشاہان یکطرف / گبر و جہودان یکطرف وان ہون مسلمان یکطرف
عالم محدث یکطرف فقہا مفسر یکطرف / شیخ و مشایخ یکطرف ہووین موحدان یکطرف
مجذوب و سالک یکطرف فقرا محقق یکطرف / ہون عاشقان وان یکطرف اور ہون محبان یکطرف
ہووین گروہ [illegible] / کفار و مشرک یکطرف ہون اہل ایمان یکطرف
وہ دن ہو ایسا فیصل [illegible] / ہون اہل دنیا یکطرف ہون اہل عرفان یکطرف

کوئی نہ یہاں رفیق نہ کوئی وہاں محب
اے صدق غم نہ کہا شہ ابرار ہیں شفیق

انسان کے دلمیں چاہیے بیشک خدا کا عشق
دنیا کے سب بکھیڑے انکو چھوڑ رفیقو تم
آگ اوسکے تن پہ نار جہنم کی سرد ہے
عاشق خدا کا جانو رسول کریم کو
پڑھتے رہو درود ہوں کو ای یار و دوستو
جاوے وہ ایک پل میں گذر پل صراط سے
رہتے تھے یار کا ہی میں جاتے نہ تھے کہیں
کامل اوسیکا جانو ایمان عاشقو
کوثر کا پانی پیویگا لاریب وہ بشر
لیل و نہار رو رو یہی عرض کرتا ہوں
کافر کا رنج کھینچے سہے تھے سختیاں
ابرار کے وہ رتبہ کو پہونچیگا لا کلام

وہ دل برا ہے جسمیں نہیں مصطفے کا عشق
جو ہے تمہارے دل میں رسول خدا کا عشق
ہو جس بشر کو شافع روز جزا کا عشق
لاریب ہے خدا کو نبی مصطفے کا عشق
جو جان و دل سے رکھتے ہو شمس الضحی کا عشق
جو رکھتا ہو بشر کوئی ہر دوسرا کا عشق
تھا بوبکر کے دلمیں نہ دوسرا کا عشق
جسکو کہ زیادہ باپ سے ہو مصطفے کا عشق
رہتا ہے جسکے دلمیں شہ انبیا کا عشق
اے رب مرے تو دیدے مجھے مصطفے کا عشق
کیسا بلال کو تھا حبیب خدا کا عشق
سینے میں جسکے ہووے شہ لافتی کا عشق

دار الجنان میں پہونچیگا اے صدق وہ ضرور
ہو ذرہ جسکے دل میں رسول خدا کا عشق

ہو جسکی پہونچ بار رسول زمان تلک
لیتا ہے مونہہ کو چوم خدای جلیل بھی
وہ خلق وہ طریق تھا جسکی نہیں ہے حد
پڑہتا ہے جو درود محمد پہ ایکبار
ہے التجا یہ تجھسے خداوند ذوالجلال
ملجائیں مجکو خضر تو ادن سے بھی کہوں
ایک سنتے ہی ادا ہو نعت رسول سے

پہونچیگا وہ ضرور ہی لیل لامکان تلک
آتا ہے جسکے نام محمد زبان تلک
خوش ہو رہے تھے حضور سے خورد و کلان تلک
لیجاتے ہیں فرشتے اوسے لامکان تلک
پہونچادے تو سلام مرا شہ زمان تلک
لیچل مجھے تو مدینے سے شاہ شہان تلک
عمر میں تمام کرے کبھی لکھے جان تلک

قدسی فلک پہ حیران ہون مدح رسول سے
پہر کیا ثنا مین لاؤنگا اپنی زبان تلک

ہین سیر کرتے ہوا سے فرشتے زمین پر
پہونچاتے ہین وہ تحفہ رسول زمان تلک

پیرو رسول رہویگا جو شخص رات دن
لاریب وہ تو پہونچیگا باغ جنان تلک

پیدا ہوئے رسول تو وے تہے کہان
وہ خبر دینا اپنی بہشتے تہے سب انس و جان تلک

معراج مین رسول کے جانون صحیح تم
تہا نور ایک زمین سے لے آسمان تلک

اسریٰ کی شب رسول نے ہم سیہ کارونکی
بخشش کرائی حق سے تہا ممکن جہان تلک

جنت مین جو مزے ہین نہ آوین بیان مین
انسان کا فہم پہونچے نہ ہرگز وہان تلک

جسکا سیاہ دل ہوا آنسو نہ آویگا
لیجائے اوسکو گر کوئی قرآن خوان تلک

لکہہ لیتے ہین فرشتے اوسی دم اوسے ضرور
جو بات کوئی لاوے سہی اپنے دہان تلک

محشر کے قرب ہو یہہ زمانہ کا انقلاب
مسجد مین کوئی کہوے نہ ہرگز اذان تلک

جو آج اوسکی محل بناتے ہین دوستو
کل اونکا رہویگا نہین کچہہ بہی نشان تلک

کہدیجے دل کا بہید جو پوشیدہ رکھے تو
تقدیر اگر رہو وہ کہین روشندان تلک

عالم کے غوث تہے وہ جناب محی الدین
لاریب اونکی پہونچ تہی بس لامکان تلک

یہہ صدق زاری کرتا ہے فریاد الغیاث
پہونچے ہین اس کے جرم خدایا کہان تلک

اپنے کعبہ مین ہمین اب تو خدایا لے چل
بیت اقدس مین ہمین جلد الٰہا لے چل

عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام و سحر
اب مدینہ کے مکانون مین خدایا لے چل

تجہہ پہ ظاہر ہے کہ سرمایہ نہین ہے کچہہ بہی
مجہہ سے اکفر کو تو یثرب مین خدایا لے چل

ہند کے کونے مین مدت سے پڑا ہون بہرتا
اب مجھے طیبہ کی گلیون مین خدایا لے چل

گہر کے ایک گوشے مین فرقت سے پڑا ہون ناشاد
خانۂ بیت مقدس مین خدایا لے چل

تری رحمت بڑی جب چاہے برستی ہووے
اون مزارون پہ شہیدونکے خدایا لے چل

عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام سحر
اب مدینہ کے مکانون مین خدایا لے چل

شب و روز تمنا ہے دل کی یہہ ہی
تو مجھے مشہد اقدس پہ خدایا لے چل

رات دن صدق بھی کہتا ہے رورو تجھ سے
تو درِ طیبہ محمد پہ خدا یا لے چل ❊

تھے وہ حبیب شاہِ رسول زبان بلال
کہتے تھے لوگ اونکو تو صدیق کا غلام

رہتے تھے ہمرکابی میں حضرت رسول کے
ایک چوٹ سی تو لگتی تھی دل پر صحابہ کے

صدمہ دلوں پہ ہوتا صحابہ کبار کے
اک روز ایک صحابی نے منہ پر انہیں کہا

جو شخص اونسے کرتا کوئی رنج کے کلام
ہوتا تھا حرف شین ادا اونکا سین سے

تھا نقش انکے سینہ پہ لیس کا لکہا
کیا بہا گئی تھی حق کو ادا اوس غریب کی

مقبول تھے خدا کے محب تھے رسول کے
دیکھا نبی نے اونکو تو جنت میں پیشتر ❊

پہلے ہی مجھ سے آیا ہے تو تو بہشت میں
کی عرض ہاتھ باندھ کے ای آقا ای شہا

شیدا ہے یہ تو آپ کا جنت سے ہے نہ کام
کیا مرتبہ بلال تھا کیا اوسکی پہونچ تھی

کہتے عمر تھے ایک دن اپنے رفیقوں سے
سردار بیکسی ہیں نہیں اس مین کچھ کلام

ہے یہ یقین وہ جاوینگا جنت مین اونکے ساتھ

گلزار کوچہ ہوتا تھا جاتے جہاں بلال
تھے واقعی وہ دنیا مین شاہ شہان بلال

جاتے تھے جہان رسول تھے جاتے وہان بلال
مسجد مین جاکے کہتے تھے ہر دم اذان بلال

جب مصطفے کے سامنے کہتا اذان بلال
کہتے غلط ہوا ان سے اب تم اذان بلال

خاموش رہتے اور نہ کرتے بیان بلال
مشہور ہے جہان مین لکنت زبان بلال

بس سین کا تو شین سے دیتے نشان بلال
سر کا نہ ہوتا کہتے نہ جب تک اذان بلال

محبوب اونکی کیون نہ بھلا ہو اذان بلال
فرمایا تجھ پہ بہ تو تہین تھا گمان بلال

اسکا سبب تو مجھ سے ذرا کر بیان بلال
بس جاتے آپ جائینگے جاؤنگا وان بلال

شل نشان علم کے ہے بہ نشان بلال
لکھا اب نہین مین سکتا ہون کچھ بھی بیان بلال

کرتا ہون ختم اب آج مین وصف بیان بلال
سردار واقعی ہین ہماری میان بلال

مشہور ہو گیا ہے جو یان مدح خوان بلال

آقا ہی تھی خاک اونکا غلام مان غلام ہے ❊
ای صدق تو کہان ہی بھلا وہ کہان بلال ❊

یہی دل میں رہتا ہے میرے مدام — پڑھوں نام تیرا رسول انام
ہو رحمت خدا کی تو تجھہ پر دوام — حبیب خدا تجھہ پہ پہونچے سلام

شب و روز ہے یہہ مری التجا — دکھا دے مجھے اپنا تو مہ لقا
یہی اپنے دل کا ہے بس مدعا — شہ انبیا تجھہ پہ پہونچے سلام

یہی عرض ہے تجھہ سے شاہ زمن — ہمیشہ ترا نام رہ بر دہن
اٹھوں قبر سے یہہ ہی کہتا سخن — امام اصفیا تجھہ پہ پہونچے سلام

قیامت میں ہو جب بڑا اژدہام — وہاں پیاسی خلقت تو ہو وے تمام
مجھے دیجو اسوقت کوثر کا جام — رسول خدا تجھہ پہ پہونچے سلام

بلالو مدینے میں اب صدق کو — پڑا ہند میں یہہ ہے مجبور ہو
درِ روضہ دیکھے جو اب ہو سو ہو
شہ دوسرا تجھہ پہ پہونچے سلام

کیا کریں اب حال دل اظہار ہم — ہیں گنہ سے حالت بیمار ہم
کیا ہمارا نفس بد ہے حسرتا — کرتے ہیں ہر بات میں تکرار ہم
یہہ ہمارے نفس حاسد میں ضرور — کرتے ہیں آپس میں جو تکرار ہم
حاسدیں یہہ نفس ہے بیشک غوی — اسپہ لعنت کرتے ہیں دس بار ہم
گفتگو بے فایدہ کرتے فضول — سر پہ لیتے ہیں بلا دو چار ہم
ننگ سو منہہ میں رکھتے تھے صدیق تو — واہی باتیں کرتے ہیں سو بار ہم
کچھہ نہیں طاعت خدا کی ہم سے ہو — فی الحقیقت ہیں بڑے بدکار ہم
ای خدا غافل ہوئے ہیں تجھہ سے سخت — کچھہ نہیں کرتے ترا اذکار ہم
ہائے عقبے کی نہ سوجھی کچھہ ہمیں — دنیوی کاموں میں ہیں عیار ہم
کار عقبے میں بڑے بیہوش ہیں — اور کاموں میں ہیں بس ہشیار ہم
دین و عقبے کی نہیں سوجھی ہمیں — کار دنیا میں ہیں بس طرار ہم
ہو خدا کی معرفت کیونکر کشود — سینہ میں رکھتے ہیں اپنا [illegible] ہم

اے خدا تو بخشدے جرم و خطا
اے خدا عیبون کو تو پوشیدہ رکھہ
تو ہمین توفیق دے رب کریم
حکم بن تیرے نہ ذرہ ہل سکے
راہبر ہو تو خداوند کریم
وعدہ حق ہے خداوند جلیل
ہووہی مقبول درگاہ خدا
آسمان ہفتم پہ ہو جاوے گذر
کشف ہو جاوے ضرور ہمکو فنا
ای خدا تے مالک رب جلیل
جاوینگے ایسے سفر مین حسرتا
اوس سفر کے واسطے اے دوستو
ہے سفر درپیش وہ سبکو ترا
وہ سفر ہے قبر کا لاریب و شک

جو محبت دل مین ہو حضرت ہمین
پھر ہمین خدشہ نہین شیطان سے
کلمہ طیب پڑہین جو روز و شب
ہائے دنیا مین پہنسے غافل رہے
دیکھئے نیکون کا شانہ کس طور ہو
ای خدا ایمان سے رکہیو ہمین
قبر و محشر کا نہین خطرہ ہمین
حق نہین رکھیگا ہمکو بے نصیب
ہم یتیمون کی کرو خدمت ضرور

گنہ سے کرتے ہین بس اقرار ہم
جانتے تجکو تو ہین ستار ہم
پست ہمت سے ہوئے لاچار ہم
کرتے ہین اس بات سے اقرار ہم
کچھہ ہدایت کے نہین مختار ہم
وعدۂ ایفا مین ہین مکار ہم
خالص للہ کرین جو کار ہم
توڑدین جو شرک سے زنار ہم
رہوین جو حق کے لیئے بیدار ہم
نفس بد سے ہین بڑے بیزار ہم
لوٹ کر آوینگے نے زنہار ہم
ہین کمر باندہے کھڑے طیار ہم
کیا لکھین وہ حال اب ای یار ہم
کیا کہین اوس قبر کے اطوار ہم
دیکھہ لین جا قبر وہ گلزار ہم
بحر دنیا سے جو ہووین پار ہم
راہی دوزخ ہون نہ زنہار ہم
اب گنہ سے لے چلے انبار ہم
ہین نہین کچھہ متقی ابرار ہم
یہہ ہی کرتے ہین دعا ہر بار ہم
جانتے تجکو تو ہین غفار ہم
کر یتیمون کا جو لیوین بار ہم
روز و شب کرتے ہین یہ گفتار ہم

فرض مطلق جان لو خدمت تیری
رکھتے ہین تم سے یہی ہر بار ہم

پہر وہ کاکر دو مخلص اے دوستو
رکھتے ہین یہہ ہی بلا اصرار ہم

یہہ ہماری عقل یہہ بدتر سمجھ
رکھتے ہین اس کا سے ک عار ہم

ہم سے بہتر ہو نہین دنیا کا شاہ
اوس نبی کے جاوین جو دربار ہم

سینہ پر کینہ ہمارا ہے کثیف
کیسے ہون پہر داخل زوار ہم

ہائے قسمت نے نہ کی کچہہ بہی مدد
ہے چلے بس حسرت دیدار ہم

آہ آوین طیبہ مین کیسے حضور
پاس کچہہ رکہتے نہین دینار ہم

آتش دوزخ نہ دیکہینگے کبہی
ہون مدینہ کے اگر زوار ہم

کیا کہین اب شامت اعمال سے
لایق مجلس نہین سرکار ہم

یا نبی ہے آرزو اب تو یہہ ہی
دیکہہ لین روضہ ترا اک بار ہم

کچہہ نہین ہم پر گنہ باقی رہین
دیکہہ لین جو وہ گل گلزار ہم ❖

آپکے قدمون گرین ہے آرزو
قبر مین جو دیکہہ لین دیدار ہم

ہو اگر زیارت ہمین دیدار کی ❖
ہو وین قربان آپ پر سو بار ہم

یا نبی ہے آرزو لیل و نہار ❖
رہوین الفت مین تری سرشار ہم

یا رسول اللہ بغیر از آپ کے ❖
رکہتے ہین کوئی نہین سردار ہم

یا نبی اللہ خبر لیجے شتاب
بحر عصیان مین پڑے منجدہار ہم

یا خلیل اللہ تمہارا آسرا ❖
چہوڑ کے واللہ نہین زنہار ہم

یا حبیب اللہ تمہارے ہجر مین
آتش دوری سے ہین ناچار ہم

التجا ہے مرنے سے پہلے حضور
دیکہہ لیوین ایک دفعہ دیدار ہم

طیبہ مین جاوین بہلا کیونکر خدا
مختص مفلس ہین نہین زردار ہم

تجہہ سے پوشیدہ نہین ہے کچہہ بہی حال
کیا بہلا [illegible] کرین اظہار ہم

جز تری امداد اے رب جلیل
[illegible] کی رفتار ہم

کیا مزا ہو لطف کیا ہو [illegible]
[illegible] روضہ پہ جو روین زار زار ہم

وائے قسمت اپنی ایسی ہے کہان
اوس مدینہ کے جو ہون زوار ہم

کار کرکے دوست روضہ پر گئے
حیف ہے ایک رہگئے بیکار ہم

ہوتا ہے ذکر و بیان پیش نبی
پڑھتے ہین صلوات جو ہر بار ہم

عمر گذری شر بدی کرتے ہوئے
نیکیون سے ہین بڑے نادار ہم

کچھہ نہین نیکی ذرا ہمنے کری
ہاتھہ خالی اب سے چلے دربار ہم

جاتی رہوے ساری دنیا کی ہوس
دیکھین جا طیبہ کا جو گلزار ہم

بولے حضرت جب ہوئے دندان شہید
اے خدا ہین امت غمخوار ہم

تو نہ انکا تو ٹیو طبقہ خدا
جانتے تجکو تو ہین ستار ہم

لاوے شاید کوئی تو ایمان بشر
اسلیئے کرتے دعا ہین زار ہم

کیون کرین ہم بد دعا انکے لیئے
جانتے ہین تجکو بڑا غفار ہم

اے خدا اے مالک ہر دو جہان
التجا کرتے ہین تجھسے زار ہم

اب ہمین لے چل مدینہ مین خدا
ہووین اوس روضہ پہ جا زوار ہم

ڈھونڈھتے تجھے پا یا اوسکو سینہ مین
اب نہ جائینگے سوئے کہسار ہم

بس محبت سے سنون تم دوستو
پڑھتے ہین اب صدق کے اشعار ہم

محمد صاحب جود و عطا ہین *
محمد منبع حلم و حیا ہین *

محمد شافع روز جزا ہین
محمد ہادئ راہ ہدے ہین

محمد جن و انسان کے شہا ہین
محمد راز دار کبریا ہین *

محمد باعث کون و مکان ہین
محمد مالک ہر دو جہان ہین

محمد پیشوائے مرسلین ہین
محمد شافع یوم الیقین ہین *

محمد سرور ہر دو سرا ہین
محمد معدن لطف و عطا ہین

وہی سب خلق کے مشکل کشا ہین *
وہی صدر علے الشمس الضحیٰ ہین

وہی بدر الدجیٰ نور الہدیٰ ہین
ولیون کے وہی تو مقتدا ہین

ہو تو کوئی ہم سے اے لوگو اب تو
حضوری مین رہتے تھے حضرت کے ہر دم
یہہ محرومی قسمت سے اب تو ہماری
کہا خواب مین جا کے حضرت نے ایسا
سخن شام مین اس طرح پر کہا تھا
مدینہ دیا چھوڑ کیون سے ہمارا ٭
چل اب قصد کر تو مدینہ کا جلدی ٭
بلال آئے روضہ پہ یہہ عرض کرتے
نہین چھوٹیگا ہم سے یہہ در کبھی بھی
تیرے ہجر سے ہم بہت ہین پریشان
نظر آتا ہمکو نہین کچھ جہان مین
حضور اک نظر ڈالین ہم پر کرم کی ٭
بہت خستہ ہو کر ہم حال پریشان ٭
وہی سمجھینگے خوب شعرون کا مطلب

محبت کے ہم زخم کھائے ہوئی ہین
ہمین دل سے حضرت بھلائی ہوئی ہین
جور و غصہ سے ہم یا نبیہ آئے ہوئی ہین
تری خاطر ہم شام آئے ہوئی ہین
ترے دل کے مطلب کو پائی ہوئی ہین
نہین تجکو دل سے بہلائے ہوئی ہین
ترے دل سے ہم دل لگائی ہوئی ہین
ترے در پہ احمد اب آئے ہوئی ہین
غلام آپ کے ہم کہائے ہوئی ہین
نظر تیرے در پر لگائے ہوئی ہین
حضوری نظر مین سمائی ہوئی ہین
کہ ہم زیست سے تنگ آئی ہوئی ہین
ترے کوچہ مین اب تو آئے ہوئی ہین
جو دل عشق مین اب جلائی ہوئی ہین

مدینہ کے چلنے کی ہو کوئی صورت
یہی صدق لو ہم لگائے ہوئی ہین

مین چھوڑ کر مدینہ کو جاؤن کہان کہان
اب آپ کے بغیر یہہ لگتا نہین ہی دل
بن آپ کے مدینہ مجھے تنگ ہے شہا
للہ اب دکھائے صورت ذرا حضور ٭
اب ہجر کے حضور مین روتا ہون زار زار ٭
سینہ مین آگ وہ ہے کہ سکتی نہین ہے حد
کس سے کہون جا کے نہین کوئی اب شفیق

اس دل کی آگ کو مین بجھاؤن کہان کہان
اس غمزدہ کو لیکے مین جاؤن کہان کہان
حیران ہون کہ شہر سے جاؤن کہان کہان
حیران ہون کہ در سے مین جاؤن کہان کہان
صورت مین اپنی جا کے دکھاؤن کہان کہان
دل غمزدہ یہہ جا کے جلاؤن کہان کہان
احوال اپنے دل کا بتاؤن کہان کہان ٭

کہتا تھا میں حضور کے آگے اذان ہمیش / اب جا اذان میں اپنی سناؤں کہاں کہاں
جب آپ ہی نہ ہوویں تو کیا زیست کا مزا / اس بیقرار دلکو لگاؤں کہاں کہاں
حسرت سے پاس سے بھی کھٹے اوس تھے / میری خدا میں دیکھنے جاؤں کہاں کہاں
ہمدم نہیں ہے کوئی نہ ہوش غمگسار / مانند وحشیوں کے میں جاؤں کہاں کہاں
مدت سے خاک چھانتا پھرتا ہوں کو بہ کو / ای شاہ تجکو ڈھونڈنے جاؤں کہاں کہاں
اب شوق میں حضور کے گھٹا ہوا بدن / جی کی کہانی اپنی سناؤں کہاں کہاں
جنگل میں رو رہا کرتا ہوں ای شاہ بحر و بر / اس دل کو اپنے جا کے رولاؤں کہاں کہاں
اب آپ کے سوای کہوں کس سے راز دل / جاؤں کہاں میں درد سناؤں کہاں کہاں
اس درد عشق اور فراق حضور سے / اب چھوڑ کر فقیر میں جاؤں کہاں کہاں
آنکھوں سے میری اشک کا طوفان بہتا ہے / طوفان لہو کا جا کے بہاؤں کہاں کہاں
لڑکے تو مجکو جانتے مجنوں ہیں حقیر / صورت میں اپنی جا کے دکھاؤں کہاں کہاں
کوچہ میں بستی میں مجھے کہتے ہیں باولا / بستی سے جا کے شہر بساؤں کہاں کہاں
آتا نہیں ہے چین مجھے گھر میں ایک دم / یا شاہ اب میں دل میں لگاؤں کہاں کہاں
ای فخر دو جہان کے ای شاہ ذی کرم / در سے تجھے بلاؤں میں جاؤں کہاں کہاں

کرتا ہے عرض صدق کہ ای شاہ ہم فقیر
اب اپنے شعر جا کے سناؤں کہاں کہاں

وہاں حق سے جو اپنا لگائے جاتے ہیں / وہی تو دنیا سے عقبے کمائے جاتے ہیں
اب آپ جانتے ہیں ہمکو کرائے جاتے ہیں / غم فراق میں اپنے رولائے جاتے ہیں
انہیں تو دنیا و عقبے سے ہے نہیں کچھ کام / شراب عشق جو حق سے پلائے جاتے ہیں
جوانی جاتی رہی یاد حق نہ کی تو نے / وہ دن بوڑھاپے کے تیرے بھی آئے جاتے ہیں
دنیا میں جو فقیر ہیں یا جو کہ بادشاہ / وہ دو دن ہستی میں آخر ملائے جاتے ہیں
رہویں وطن میں یا کہ سفر میں ملک و شہر میں / ہستی ہو جیسے آگیا ہیں وہ دبائے جاتے ہیں

قریب نزع کے پہونچے ہے جب کوئی انساں — تو اوسکے جانون عمل سب سنائے جاتے ہین
جو راہ حق مین ہوئے قتل وہ نہین مُردہ — طرح طرح کے وہ میوے کھلائے جاتے ہین
مدینہ بستی ہے ایسی کہ جو کوئی جاوے — وہ اپنے بندونکے عصیان مٹائے جاتے ہین
عوض مین اوسکے جو پڑھتا ہے یان درود و نکو — درخت خلد مین اوسکو لگائے جاتے ہین

ذرا تو چاہیئے اے صدق فکر وان کی ضرور
جہان پہ جا کے یہہ صحرا بسائے جاتے ہین

اپنے گنہ سے روتا ہون زار و قطار مین — اب مجھسا عاصی ہوگا نہ کوئی دیار مین
مطلع مین پڑھتا ہون شہ والا تبار مین — سب سے نبی بڑے ہین ہمارے وقار مین
رب چاہے سو کرے وہی مالک ہے اور حق — بیشک نہین ہے بندہ کے کچھہ اختیار مین
دنیا مین کوئی ہے نہین ایمان سے بڑا — ایمان جسکو ہے نہین جاوے وہ نار مین
آدم سے عیسے تک نبی رکھتے ہین سب وقر — ہین سب سے زیادہ احمد مرسل وقار مین
مدح ہین حضور کے بے گنتی بے شمار — رتبہ مرا الٰہ کیا ہے مین ہون کس شمار مین
کشتی گنہ کی پار لگا دیجئے شہا — اب پہنچ گئی ہے یہہ تو ٹوٹی منجدھار مین
لاریب ہونگے حشر مین یا خود وہ شقی — جانین جو کیفیت مین مے رنگدار مین
جن لوگون نے ستایا ہے کنبہ رسول کا — جاوینگے وہ تو سیدھے جہنم کے غار مین
خوشتر جو بشر ہی ایسے نہین پیدا ہوونگے — جیسی کہ اچھی ہوتی صحابہ کبار مین
ہونگے ذلیل و خوار بہی وہ حشر مین پڑے — بیٹھے ہوئے جو رہتے ہین مے کے خمار مین

دن کون سا وہ ہوگا کہ ماتھے کو اپنے صدق
رگڑے یہہ جا کے خانۂ پروردگار مین ؛

بیان عقبے مرا ایک ساعت سمجھدارونکی باتین ہین — ظرافت اور بناوٹ سے گنہگارونکی باتین ہین
خدا سے خوف کرنا یہہ سمجھدارونکی باتین ہین — گنہ سے بیخطر رہنا سیہ کارونکی باتین ہین
لٹانا مال و نعمت کا تو سمجھدارونکی باتین ہین — رضاے حق پہ رہنا بس سمجھدارونکی باتین ہین
[illegible] خصوصاً اسمین ذرا [illegible] — خوش آئین جسکو دنیا مین زنا کارونکی باتین ہین

جسکو دنیا کی باتین کسیکو عقبیٰ کا چرچا
نہین اب عشق [illegible] ہین

نہین آسان انا الحق بننا ہے قطرہ کا دریا ہونا
حقیقت [illegible] کی باتین ہین

در فردوس پہونچینگے وہ مرتے ہی یہ تشنہ لب
رہا کرتین دہن [illegible] ابرار ونکی باتین ہین

نہین ہووینگی محشر مین ذرا پرسش عمل اونکے
نہین اب [illegible] کردار ونکی باتین ہین

بروز حشر ہووینگے وہ داخل خلد مین بیشک
لگی رہتین جنہین [illegible] گلزار ونکی باتین ہین

نہین اب صدق خطرہ ہے اونہین ہول قیامت سے
جنہین خوش اب نبی کے کفش بردار ونکی باتین ہین ❊

شام سے آپ مدینہ مین بلاتے ہی نہین
خواب مین اپنی زیارت تو کراتے ہی نہین

خواب مین آتے نہین ہمکو بلاتے بھی نہین
اب یہان شربت دیدار پلاتے ہی نہین

شومی بخت ہے جو دل سے بھلایا ہے ہمین
بخت ہوتا تو ہمین آپ بھلاتے ہی نہین

ہجر مین آپ کے نکلے تھے مدینہ سے ہم
موںہہ ندامت سے کسیکو تو دکھاتے ہی نہین

کیا کرین دل ہجر سے نالان ہے بہت
ہم مدینہ سے کبھی شام مین آتے ہی نہین

کیا کرین بے بس ہوئے لاچار سخت
دل ہم اس شام مین ہرگز تو لگاتے ہی نہین

ای رسول مدنی چھٹنے سے اب تنگ ہین ہم
ہجر مین زیست کی امید تو پاتے ہی نہین

خواب مین آن کے کہنے لگے حضرت نبی
کیا ترے واسطے ہم شام مین آتے ہی نہین

آہ اس شام کو ہے آکے بسایا تمنے
ہیں رہے اب شہر مدینہ کو ہمین آتے ہی نہین

کیون دیا چھوڑ مدینہ میرا تو نے بلال ❊
ہم تری نظرون مین کیون اب تو سماتے ہی نہین

ہاتھ کو باندھ کے کہنے لگے تب یہ بلال
یا نبی قابو مین ہم دل کو تو پاتے ہی نہین

دل نہ تھا قابو مین ہمارا سنو
ہم مدینہ سے کسی شہر مین جاتے ہی نہین

ای نبی آپ پہ قربان ہو سر اجان و دل
کوچہ اس شام کے ہمکو تو خوش آتے ہی نہین

دل تڑپتا تھا حضوری کی زیارت کے لئے
جذبۂ عشق سے ہم سر کو اٹھاتے ہی نہین

جذبۂ عشق مین کہتے تھے اویس قرنی
جلتے ہین ہجر مین آپ ہمکو بلاتے ہی نہین

عشق لکڑی کو تھا کیسا کہ وہ روئی تھی پکار
کیسے ہم لوگ ہین آنکھونکو رلاتے ہی نہین

ای میری مالک ای صمد لاریب ہی تو ہی احد
جو کفر کرکے مر گئے سجین مین وہ تو گر گئے

دنیا مین جو نہین سب سے بدکر دی مجھے اپنو حسن
ایمان جو لائے ہین یہان جنت ہی اونکا وطن

میرے خدا میرے خدا اب **صدق** کو رد ضرر دکھا
سب درد و غم اسکے اوٹھا جاتے رہین رنج و محن

شافع روز جزا بحر سخا بیشک ہی تو ہین
واسطے جنکے ہوا پیدا زمین و آسمان
دست بستہ کہتے تھے بو بکر تو بیشک ہی حسن
ادب سے اور کنایہ سے لگے کہنے عمرؓ
بعد اسکے بولے عثمان جامع قرآن بہی
گفتگو کرنے لگے یہ ہی تو بس حضرت علیؓ
اور صحابی بہی زبان سے یہی تو کہنے لگے
پہر در و دیوار سے آنے لگی یہی صدا
پہر شجر سے پہر حجر سے یہی آواز تہی
فرش سے لے عرش تک یہی ندا تو ہوتی تہی
ہر گہڑی بوٹی سے آتی تہی صدا یہہ چلی

منظر خاص خدا خیر الوریٰ یہ ہی تو ہین
وہ محمد مصطفےٰ صل علیٰ یہ ہی تو ہین
راحت شاہ و گدا جود و عطا یہ ہی تو ہین
سرور ہر دو سرا بحر عطا یہ ہی تو ہین
منبع لطف و کرم حلم و حیا یہ ہی تو ہین
مصدر فیض اتم شمس الضحیٰ یہ ہی تو ہین
رفعت والا نشان بدر الدجیٰ یہ ہی تو ہین
معدن بحر کرم لطف خدا یہ ہی تو ہین
جان تو اجی لقب صدر العلیٰ یہ ہی تو ہین
تکیہ گاہ بیکسان شان خدا یہ ہی تو ہین
واقف راز خدا نور ہدیٰ یہ ہی تو ہین

صدق کیا کہئے غزل اب اونہون کی نعت مین
چشمۂ فیض و کرم خاص خدا یہ ہی تو ہین

شراب عشق احمد سے جو ہم ایک جام لیتے ہین
نہ پہینکیگے نہ دیکہینگے کبہی وہ نار دوزخ کو
وہی کامل ہین عالم ہین وہی ہین نفس کش بیشک
خلاف اوستاد کے پہونچیگا منزل پر نہین کوئی
بیان کیسے ہین اون لوگونکا ملایک عرش اعلیٰ پر
نہین چہپتا کسی کے حق نہین تا صاحب ہوا کوئی

تو اول اسکے پینے سے خدا کا نام لیتے ہین
ادب سے جو محمد مصطفےٰ کا نام لیتے ہین
بچینے نفس سے جو رہ خدا مین کام لیتے ہین
اگر طالب کو لغزش ہو تو مرشد تہام لیتے ہین
برا ہے جو رسول دوسرا کا نام لیتے ہین
صحابہ کا تعصب سے یہ صفوی نام لیتے ہین

جلایا گہر نہ زہرا کا نہ در توڑا یا عمر نے تھا
یہہ سب الزام ہے ناحق اونہوں کا نام لیتے ہین

شراب عشق احمد سے پئینگے صدق وہ بیشک
جو اس بد نفس سے کوئی خدا کا کام لیتے ہین

شہ عالم کی محفل جو کہ گہر اپنے کرائے ہین
محبت سے خلوص لیے جو مجلس کرائے ہین
طیاری محفل اقدس مین کیا کیا خوب ہوتی ہے
پئینگے شہد کوثر کا بلاشک وہی پیالے
نہ دیکہینگے نہ پہینکینگے کبہی نار جہنم وہ
برائے حق کئے جاتے ہین جتنے کام دنیا مین
شمع روشن ہو عند اللہ نہین اسکا گنہ ہرگز
درود پاک پڑہتا ہے جو اس محفل مین حضرت پر
ملایک آسمان سے محفل اقدس مین آکر
جو اس محفل مین پڑہتے ہین صلوات حضرت جا ہو
جو خود آنکہون سے کل اس بیشہ دیکہہ آیا ہے
جو پڑہتا ہے درود انکو وضو سے با ادب ہوکر
ورع تقوی جو کرتے ہین بڑا ہی اجر ہے اسکا
نہ ہیچین کچہ خبر ابہی نہ بہیجین کوئی قاصد وہ

مکان سونے کا رہنے کو وہ جنت مین بناتے ہین
محل موتی زمرد وہ تو جنت مین بناتے ہین
زمین جہڑکاؤ کرتے ہین چہپرکہٹ بہی بچہاتے ہین
خدا انکو اسکے شربت جو محفل مین پلاتے ہین
خدا کے خوف سے آنسو جو ہر دم یان بہاتے ہین
نہین اسراف وہ ہرگز یہہ عالم سب بتاتے ہین
جواز اوسکا محقق اور فقہا بہی بتاتے ہین
عوض اوسکے شجر جنت مین اوسکو ایک لگاتے ہین
برائے احمد مرسل وہ اپنے پر بچہاتے ہین
وہی فردوس اعلی مین مکان اپنے بناتے ہین
بہلا گل ہند اب اوسکی نظر مین کب سماتے ہین
بحکم حق گنہ اوسکے فرشتے سب مٹاتے ہین
یہہ پایا ہین محفل اقدس مین تم کو اب سناتے ہین
نکل اس بستی سے باہر جو صحرا جا بساتے ہین

سمجہ لے صدق تو اونکو نہ دیکہین نار دوزخ وہ
خلوص دل سے محفل مین جو زر اپنا لٹاتے ہین

ادب سے محفل اقدس مین جو تشریف لاتے ہین
ملایک ہی نہین آتے فقط اس جا کی محفل مین
بلا وقت بلا پرسش کے ہو چکین شوقین وہ
قدم آنکہون مین اونکے لگا لیتا ہون جلدی سے

ثواب اسکا حقیقت مین خدا سے وہ تو پاتے ہین
بلاشک خود رسول دو جہان تشریف لاتے ہین
طہارت سے ادب سے جو کہ اس محفل مین آتے ہین
مدینے کی زیارت کو جو انسان یان سے جاتے ہین

جو مزا عشق محمدؐ مین ہے آیا مجکو
زلف مشکین کے تصور مین ہوا ہون شیدا
نام جسوقت لیا مین نے محمدؐ یارو
نار دوزخ ہوئی دن حشر کے اوسپہ حرام
وہ گریگا نہ کبھی رتبہ سے اپنے ہرگز

وہ مزا مین نے کسی شی کا نہ پایا دلمین
سورہ واللیل کا ہے نقش سمایا دلمین
قند مصری سے مزا میٹھا تو پایا دلمین
جسنے ہے عشق محمد کا لگایا دلمین
جسنے ہے راز خدا خوب چھپایا دلمین

صدق کو باولا اور مست جو چاہو سو کہو
اسنے اب عشق کا ہے روگ لگایا دلمین

ایک تھا جلوہ عیان نور خدا قندیل مین
فی الحقیقت عکس احمد تھا پڑا قندیل مین
قبہ نوری مین آویزان تہا ایک قندیل تہی
عرش اعلی پر اوسیکا اسپہ ظلمت سے عیان
عرش پر حضرت گئے تھے جب تھا ایک سما
کن کے کہنے سے کریم نے فضل سے اپنے
عرش پر قندیلین روشن دیکھ حضرت نے کہا
عرش اعظم پر لٹکتی ہین قندیلین جابجا
کیا کرے تعریف کوئی قبہ و قندیل کی
سرخی و سبزی کا کیا ہووے بیان اے دوستو

نور وحدت نور احمد تھا بنا قندیل مین
نورافشان لعل و گوہر تھا جڑا قندیل مین
صاف ایسے عالم نظر آتا صفا قندیل مین
واسطے زینت کے ہے بہتر ضیا قندیل مین
کلمۂ طیب کی آتی تھی صدا قندیل مین
حق نے جا بجا ان کلمہ طیب لکھا قندیل مین
فی الحقیقت ہے یہ قدرت کبریا قندیل مین
نوری ہین قندیلین اور نور خدا قندیل مین
سنگ گوہر و یاقوت احمر ہے لگا قندیل مین
ہے زمرد نور تن ہیرا جڑا قندیل مین

صدق سے کیا ہو سکے اوس نور تابان کا بیان
نہین منقش اور نقشہ تھا لکھا قندیل مین

یا نبی حق سے ملاتے کیون نہین
یا نبی یثرب بلاتے کیون نہین
شربت دیدار کا تشنہ ہون مین
آپ کی الفت مین مین ہون بیقرار

چہرۂ تابان دکھاتے کیون نہین
یا نبی روضہ دکھاتے کیون نہین
یا نبی سینہ سے لگاتے کیون نہین
زلف مشکین اب سنگھاتے کیون نہین

ہجر سے بیمار ہون رنجور ہون
درد دل میرا مٹاتے کیون نہین

عشق سوزان سے ہوا ہون نعرہ زن
آتش سینہ بجھاتے کیون نہین

آہ دل غفلت سے مردہ ہوگیا
یہہ دل مردہ جلاتے کیون نہین

کیا ہوئی مجھہ سے خطا میری حضور
غصہ و خفگی بتاتے کیون نہین

حد سے گذرا ہے زیادہ اضطراب
چہرۂ زیبا دکہاتے کیون نہین

شوق مین یہہ آپ کے شیدا پڑا
چہرہ سے برقع اوٹہاتے کیون نہین

آگ سے سینہ ہوا مثل کباب
آتش ہجران بجھاتے کیون نہین

آپ چاہین جسکو بلوالین شہا
آہ روضہ پر بلاتے کیون نہین

کیا ہوئی تقصیر دو اسکی بتا
خواب مین جلوہ دکہاتے کیون نہین

مضطر و حیران پریشان پہرتا ہون
اپنی مجلس مین بٹہاتے کیون نہین

ہجر سے آشفتہ ہے عاشق کا دل
مہ لقا اپنا دکہاتے کیون نہین

آپ پر شیدا ہے یہہ شاہ امم
کچھہ علاج اسکا بتاتے کیون نہین

ہے غریب اب ہند مین بیکس پڑا
آپ طیبہ مین بلاتے کیون نہین

سوتا ہے یہہ نیند مین غافل پڑا
اسکو غفلت سے جگاتے کیون نہین

آرزو مدت سے ہے دل مین بڑی
یا نبی طیبہ دکہاتے کیون نہین

آپ چاہین جسکو دین حق سے ملا
اس محقر کو ملاتے کیون نہین

کس سبب سے آپ ہین مجھہ سے خفا
درد عصیان سے بچاتے کیون نہین

آپ ہین زندہ نہین ہے اسمین شک
پہر ہمین چہرہ دکہاتے کیون نہین

سنتے ہو احوال عاشق دوستو
اپنی آنکہون کو رولاتے کیون نہین

ذکر حضرت سے دفع ہوتا ہے رنج
ذکر کرکے غم مٹاتے کیون نہین

ذکر سے سینہ مین ہوتی ہے جلا
صیقل اس دل کو کراتے کیون نہین

ذکر حضرت سے گنہ ہوتے ہین حک
محفل سلطان کراتے کیون نہین

بہشت سی دنیا کمائی دوستو
دولت عقبے کماتے کیون نہین

بڑا حسرت سے روتا ہوں کف افسوس مل ملکر
نہ پاتا ہوں تم کر دکوئی نہ ہرگز تم کرو بک بک
کبھی میں شر دوہ رحمت کے پڑھتا شعر ہوں بھائی
ذرا شعروں کے مطالب کو تو سمجھو دوستو یارو
ذرا تم غور کر لو عاشق حضرت محمد کے
بڑا ہوں اور بدہی ہوں مجھے کہہ لیجئے اپنا

عبث بک بک ہے دنیا میں اپنی جان کھپاتا ہوں
کبھی تمکو سناتا ہوں کبھی تمکو جتاتا ہوں
کبھی نار جہنم سے میں تمکو بس ڈراتا ہوں
کبھی تمکو ہنساتا ہوں کبھی تو میں رولاتا ہوں
در معنی تر سنتو ہمیں مفت ہیں اب میں لٹاتا ہوں
میں اسبت ہی میں نثر ہے یا محمد بس کہتا ہوں

بلا و صدق کو حضرت مدینے میں بہت جلدی
یہہ حیران دل بڑی مشکل سے اس جا میں لگاتا ہوں

میرے حامی میرے سید شافع ابرار ہیں
ہو کہاں مجھ سے بھلا بوبکر کی مدح و ثنا
کیا صفت کوئی کرے جنکا لقب فاروق ہے
وہ جلیس مصطفےٰ جنکا کہ ہے عثمان نام
کیا ثنا و منقبت ہووے علی کی دوستو
جو رکھیں الفت محبت انکے چہرہ پہ ہو نور

میرے مولا میرے آقا سرور مختار ہیں
وہ بلا شک جانشین احمد مختار ہیں
وہ محب مصطفےٰ و قاتل کفار ہیں
جان نثار مصطفےٰ اور نبی سردار ہیں
وہ وصی مصطفےٰ و حیدر کرار ہیں
جو رکھیں بغض و عداوت وہ ذلیل و خوار ہیں

کچھ نہیں ہے صدق تجکو خطرہ محشر ذرا
تیرے سرور تیرے رہبر سید ابرار ہیں

خوشی سے احمد مرسل پہ تم درود پڑھو
ہر ایک وقت میں پڑھئے صلوات ہیں ملکوت
سنو جو احمد مرسل کے نام کو جس دم
خموش بیٹھو غفلت سے بزم میں اس دم
بلاسے دنیا تو باقی ہے پڑھنے سے اسکے
وضو تو چاہئے ہر دم صلوات خوانوں کو
صلوات خوانی کی گر چاہتے ہیں صحت

خشوع دل سے محمد پہ تم درود پڑھو
بلا و رنج و مصیبت میں تم درود پڑھو
تو چاہئے کہ طہارت سے تم درود پڑھو
اب شوق ولیے ہمیشہ تم درود پڑھو
ہر ایک بلا و مصیبت میں تم درود پڑھو
نبی کے محفل اقدس میں تم درود پڑھو
بغیر گنتی محمد پہ تم درود پڑھو

یہہ عرض صدق کی مانو ضرور ای لوگو
ادب سے محفل اقدس مین تم درود پڑہو

غم فراق نے تیرے جلا دیا مجکو
تڑپتا ہے دل وحشی تو ای رسول عرب
فراق ہجر نے ڈالا ہے بیطرح غم نے
نگر گناہ پہ میرے نظر شہ عالم
یہی ہے عرض میری تجھسے یا نبی اللہ
نہین قرار اب آتا کسی طرح اللہ
کبھی نہ آویگا ہرگز زبان پہ میری
تڑپتا ہے دل نالان تو ہر گھڑی میرا
مجھے ہے فخر شہنشاہ بحر و بر سے زیاد
بلانے کیون نہین حسرتسے ہین تو جلتا ہون
کسی طرح سے تو لیچل مدینہ مین جلدی
مین رات دن یہی کرتا ہون عرض ای مالک
درود خوانی کی برکت سے ای دلا ہرگز
الہی ہے یہی تجھسے تو التجا میری
اوا کے ہند سے جلدی مدینہ کی جانب
دعا ہے تجھسے یہی اب تو رات دن اللہ

رسول پھر خدا اپنا در دکھا مجکو
خدا کے واسطے صورت کہین دکھا مجکو
رسول پھر حسن اپنے گھر بلا مجکو
خدا کے واسطے مجلس مین اب بٹھا مجکو
تو لے مدینے مین جلدی سے اب بلا مجکو
دکھا دے طیبۂ اقدس کی تو فضا مجکو
ملا ہے عشق محمد مین جو مزا مجکو
دکھا دے روضۂ انور کہین خدا مجکو
نبی کے در کا جو کہوے کوئی گدا مجکو
یہہ دال بتا دو میری خطا مجکو
تو در بدر نہ پہرا اب کہین خدا مجکو
ہر ایک فتنۂ عالم سے تو بچا مجکو
جہان کی کبھی آوے نہین بلا مجکو
جہان کے تو غم و رنج سے چھڑا مجکو
خدا کے حکم سے لیچل تو اے صبا مجکو
دکھا دے جلد تو پہر روی مصطفے مجکو

یہہ عرض صدق کی مولا سے رات دن تجھسے
شراب عشق محمد سے پہر پلا مجکو

بحر دنیا مین پہنسے کیا ہو کنارا لیلو
ذکر کلمہ کا محبت سے عزیزو کرکے
چہین عقبی مین بلا شک ہی اوڑاوگے مزے

چلکے یثرب مین محمد کا سہارا لیلو
قبر مین جا کے سبھی کا اجالا لیلو
اپنے اوپر ذرا دنیا مین کسالا لیلو

الٰہی کونسا دن وہ ہو جو دیکھوں روضۂ انور
خداوندا میں کرتا ہوں یہی شام و سحر تجھ سے
یہی میں عرض کرتا ہوں الٰہ العالمین تجھ سے
طفیل سرور عالم طفیل فاطمہ زہرا
نہیں تاب و توان باقی نہیں طاقت ہے کچھ باقی
یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے آرزو تجھ سے

یہی چیٹک لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا مجھکو
ذرا تو صورت احمد سے ایک جلوا دکھا مجھکو
شہ والا کی الفت میں ہمیشہ تو جلا مجھکو
خداوندا ہر ایک آفت سے دنیا میں بچا مجھکو
دکھاوے صورت احمد تو ای میرے خدا مجھکو
شہ عالم کی محفل میں بٹھا دی کبریا مجھکو

دعا یہ صدق کرتا ہے بہت مدت سے رو رو کے
ملا دے احمد مرسل سے تو اے کبریا مجھکو

بلاؤ اپنے طیبہ میں شہ ہر دو سرا مجھکو
پڑا مجبور رہتا ہوں بڑا مایوس رہتا ہوں
پڑا ہوں ہند میں تنہا و مدت سے شہ عالم
پڑا میں نیند میں سویا نہیں چونکا میں کچھ شاہا
پھروں بھٹکا میں دنیا میں نہیں سنبھلا ذرا اصلا
مجھے ہے آرزو یہ ہی کہ دنیا میں شہ والا
پڑا ہوں ہند میں مضطر بہت حیران پریشان میں
میں خادم ہی تمہارا ہوں میں امت ہی تمہارا ہوں

دکھاؤ جلوۂ زیبا محمد مصطفیٰ مجھکو
دکھاؤ صورت انور ذرا خیر الوریٰ مجھکو
بلاؤ ہند سے روضہ پہ تم بہر خدا مجھکو
جگاؤ خواب غفلت سے ذرا بہر خدا مجھکو
دکھاؤ رہ حقیقت تم محمد مصطفیٰ مجھکو
دکھاؤ طیبۂ اقدس سے کچھ تھوڑی فضا مجھکو
بلاؤ اپنے طیبہ میں شہ ہر دو سرا مجھکو
بٹھاؤ اپنی محفل میں تو ای میرے شہا مجھکو

یہی ہے التجا صدق اب تو سید عربی سے میرے
دکھاؤ چہرۂ انور محمد مصطفیٰ مجھکو

خیال عشق گر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
خیال فکر دنیا ہو نہ خواہش ذرۂ عقبیٰ
یہی ہے آرزو تجھ سے خداوندا مرے مالک
خداوندا بہت دن سے یہی ہے صدق دل کا
مجھے خواہش نہ گلشن ہو نہ ہو سرو و غنچہ و گل ہو

تصور دل میں جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مراد دل اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
سفر عالم سے جب ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مقام زیست جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
خیال باغ جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہیں ہووے بیان قصہ نہیں ہے یہ حکایت کچھ
نہیں ہے ذکر جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہ جانا ہووے گلشن میں نہ جانا کوہ و صحرا میں
کہیں اپنا گذر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

مسافر ہوں نہ ملکوں میں نہ پھروں حیران نہ شہروں میں
سفر میرا اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہ بولوں کچھ فصاحت میں نہ بولوں کچھ بلاغت میں
زبان سے کچھ بیان ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہی مطلب ہے امی اللہ یہ بار ہو دل میں امی اللہ
جو ہونا ہووے سو ہو نا ہو محمد کا مدینہ ہو

دعا ہے صدق کی رو کر ہر اک لحظہ ہر اک لمحہ
خدایا جب تلک دم ہو محمد کا مدینہ ہو

عشق اب احمد مرسل کا ہے پالا مجھکو
اونکا اخلاق کرم دل سے ہے اعلیٰ مجھکو

یا نبی پہونچئے فریاد کو للہ میرے
گردش افلاک نے چکر میں ہے ڈالا مجھکو

مدح حضرت کی جو میں دل سے پڑھونگا دن رات
قبر میں آویگا ایک نور اجالا مجھکو

پڑھتا ہوں نعت نبی اور فضائل اونکے
ڈھونڈھتے آپکی اب رحمت مولا مجھکو

بحر عصیان میں گرا غوطے بہت سے کھائے
پر کسی دوست نے ہرگز نہ نکالا مجھکو

وای اے نفس شب و روز نہ کر تو بک بک
ذکر ہر شئے سے ہے بہتر شہ والا مجھکو

نفس اماره نے وسے گناہوں میں مجھے
شکر ہے ہاتھ کسی نے نہ سنبھالا مجھکو

التجا صدق کی رو رو کے یہی ہے دن رات
اب دکھا صورت انور شہ والا مجھکو

نبی سا احمد مرسل جو پیاور ہو تو ایسا ہو
نبیوں میں دلا کو ہی جو افسر ہو تو ایسا ہو

دعا کرتے تھے وہ حق سے مدد کرتے تھے امت کی
جو داور ہو تو ایسا ہو جو ناصر ہو تو ایسا ہو

نہیں آیا جہان میں کوئی ہمسر پیمبر عالم
جو رہبر ہو تو ایسا ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو

عدالت میں وہ عادل تھے نہیں تھا ایسا کسریٰ بھی
جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو

ہوئی تھی قید ایک ہرنی چھوڑایا اسکو پھندے سے
یہ بخشش رحمت عالم پیمبر ہو تو ایسا ہو

لگا سکے وہ بیڑا پار محشر میں بہ آسانی
سفینہ لو بحر عصیان میں شناور ہو تو ایسا ہو

قیامت میں خلایق سر کو لٹکائیگی شرم سے
شفیع خلق محشر میں پیمبر ہو تو ایسا ہو

نہین خطرہ قیامت مین نبی کی شفاعت ہین ‏— زہے قسمت یہہ ہے اپنی مقدر ہو تو ایسا ہو

کیے ہے صدق شعر ونکو نہین تعریف کی خواہش
سخندان ہو تو ایسا ہو جو شاعر ہو تو ایسا ہو

شفاعِ محشر محمد ہے جو سرور ہو تو ایسا ہو ‏— خدا سے بخشوا نیکو پیمبر ہو تو ایسا ہو
سخاوت ختم ہے اونپر کہ ہر کچھہ پر تہے سخی ‏— سخی گر ہو تو ایسا ہو خبیر ہو تو ایسا ہو
وہ ظاہر گفتگو کرتے وہ باطن حق شاغل ‏— جو باطن ہو تو ایسا ہو جو ظاہر ہو تو ایسا ہو
نظر آتے تھے تارے دن مین اونکو جاندلو یارو ‏— جو ناظر ہو تو ایسا ہو جو بصر ہو تو ایسا ہو
شجاعت مین دلیری کیا ہین ہر اک فن مین وہ جامع ‏— جو کامل ہو تو ایسا ہو جو ماہر ہو تو ایسا ہو
اکیلے حملہ کرتے تھے نہین ڈرتے تھے کچھہ مطلق ‏— دلاور ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
کری تدبیر کیا اوس شہ عالم نی غزو ومین ‏— جو ماہر ہو تو ایسا ہو مدبر ہو تو ایسا ہو
لگا پتھر ہوا تھے پر نشکوہ کچھہ کیا ہر گز ❊ ‏— جو صابر ہو تو ایسا ہو جو شاکر ہو تو ایسا ہو
سراپا نور حق ہین وہ رسول دوسرا جانون ‏— در دریاء وحدت مین جو گوہر ہو تو ایسا ہو
یہی کہتے تھے فرقت مین بلال حبشی حسرت سے ‏— تپ ہجرت سے جلتے ہین مقدر ہو تو ایسا ہو

ذرا تو دیکھہ لے رتبہ بلال حبشی ہی اے صدق
نصیبہ ہو تو ایسا ہو مقدر ہو تو ایسا ہو ❊❊

آسمان پہ ندا ہے اللہ ❊ ‏— اس زمین پہ صدا ہے اللہ
شور ہر جا بجا ہے اللہ ❊ ‏— سبکو پڑہنا روا ہے اللہ
نام ہر سمت یہہ ہی لیتے ہین ‏— ہمکو کہنا روا ہے اللہ
بحر و بر اور سارے عالم مین ‏— ذکر ہر جا بجا ہے اللہ
خالی کوئی نہین چمن مین سے ‏— کرے ہر گل صدا ہے اللہ
نام لیوین زمین مین حشرات ‏— بحر و بر مین ندا ہے اللہ
خالی کوئی نہین چڑی بوٹی ‏— نکلے سبکی صدا ہے اللہ
ذکر کرتے چرند ہین سارے ‏— طایرون کی صدا ہے اللہ

وہ بہشتی بشر ہے بس لاریب | جو کہ پڑھتا صدا ہے اللہ
اوس سے ہرگز مزا نہ چھوٹیگا | پڑا جسکو مزا ہے اللہ
وہ تو دوزخ کبھی نہ دیکھیگا | جسکی ہر دم صدا ہے اللہ
وہ نہ جاویگا نار مین ہرگز | ذکر جسنے کیا ہے اللہ
مزے دنیا کے سب وہ ہو لیگا | مزا جسکو ملا ہے اللہ
اوسکو دنیا سے ہے نہین کچھہ کام | جسکے دل مین بسا ہے اللہ
آگ اوسپر حرام دوزخ کی | جسکے دل کو لگا ہے اللہ
وہ محمد رسول ہین بیشک | جنپہ شیدا ہوا ہے اللہ

صدق ڈھونڈے ہے علاج کیا دل کا ٭
اوسکے دل کی دوا ہے اللہ ٭

پیشوائے امام بسم اللہ | مقتدائے انام بسم اللہ
ہے خدا کا کلام بسم اللہ | پڑھ تو دل سے مدام بسم اللہ
ہے یہہ آیت قرآن کی بیشک | ورد کر تو دوام بسم اللہ
لایا ایمان جو کہ اسپہ ہے | اوسپہ دوزخ حرام بسم اللہ
جنتی ہے بشر وہی لاریب | پڑھتا ہے جو مدام بسم اللہ
طائرون اور وحشیون کی صدا | ہے زبان پر کلام بسم اللہ

ورد کر صدق تو ہمیش اس کا ٭ ٭
پڑھتے ہین خاص و عام بسم اللہ ٭ ٭

اب دلا کر ثنا رسول اللہ | پڑھ تو صل علی رسول اللہ
الصلوۃ علی نبی اللہ | والسلام علی رسول اللہ
بے قراری ہے بہت سی مجھکو | اپنی زیارت کرا حبیب اللہ
مدت گذرا ہے درد و غم مجھہ پر | اپنے در پر بلا خلیل اللہ
مجھے لگتا ہے پیارا کل شئے سے | ترا ذکر و ثنا رسول اللہ

ہجر مین مدت سے مضطر ہیات ۔ لو تو مجھکو بلا رسول اللہ ؛
درد و غم مین پڑا ہون مین مضطر ؛ ہند سے لو بلا رسول اللہ
آپکے در پہ آپڑون اب تو ۔ یہی ہے التجا رسول اللہ
شربت وصل کا مین پیاسا ہون ۔ اب پلادو ذرا رسول اللہ ؛
دل مین رہتا ہے میرے یہی شوق ۔ دیکھون اب سے لقا رسول اللہ
گرچہ لایق نہین مین محفل کے ۔ امتی ہون ترا رسول اللہ ؛
صدقہ حسنین اور زہرا کا ؛ اپنی محفل دکھا رسول اللہ ؛
جیون جبتک کرون ثنا تیری ۔ حق سے ہے یہہ دعا رسول اللہ
اپنے مرنے سے ایک دم پہلے ۔ پڑھون کلمہ ترا رسول اللہ ؛

ع

لو بلا صدق کو مدینہ مین ؛ ؛ ؛
آپ پر ہے فدا رسول اللہ ؛ ؛ ؛

روضۂ خیر بشر مجھکو دکھا دی اللہ ۔ اپنے محبوب پیارے سے ملادی اللہ
شربت دید کا مدت سے پیاسا ہون مین ۔ اب مجھے شربت دیدار پلادی اللہ
طیبہ جانیکی سبیل آہ کوئی نکلی ؛ راہ اب چلنے مدینہ کی دکھادی اللہ
التجا میری یہی تجھسے تو اب ہے وزات ۔ تو در طیبہ کسطرح دکھادی اللہ
رات دن ہجر سے رہتا ہون بہت مین غمگین ۔ اب قدمبوسی تو حضرت کی کرادی اللہ
آتش ہجر سے سینہ مرا جلتا ہے پڑا ۔ اب جگر سوزان تو جلدی سے بجھادی اللہ
تیرے محبوب کی الفت مین پڑا ہون ناشاد ۔ زلف مشکین محمد کی سنگھادی اللہ
جسکو چاہا تو نے دنیا مین پلایا اوسکو ۔ مجھکو بھی جام جنان ایک پلادی اللہ
ہین گنہ لاکھون مرے جسکی نہین ہے گنتی ۔ اپنے افضال وکرم سے تو مٹادی اللہ
عشق احمد مین بہت دکھی ہوا ہون بیچین ۔ خواب مین اونکی زیارت تو کرادی اللہ
ہند کے پھول بہت قسم کے سونگھے مین نے ۔ چمن طیبہ کی خوشبو تو سونگھادی اللہ ؛
ہند کے بہت سے میوے تو کھلائے تو نے ۔ شہر طیبہ تو اب مجھکو کھلادی اللہ ؛

شیر پی بہت سی قسموں کی کہلائی تو نے
خواب غفلت سے یہ دل میرا پڑا ہے مردہ
آہ غافل مین پڑا رہتا ہوں تجھسے دِنرات
بحر عصیان مین سرآ کے پہنسا ہے بیڑا
بی تیرے فضل و کرم کو چہو وحدت نہ ملے
جتنی راہین ہین غرض وہ تو سبھی اپنی پڑی
تنگی دنیا کی سمجھو لو کہ بری ہے یہ بلا

پیاشنی عشق محمد کی چکھا دے اللہ
اس دل مردہ کو رحمت سے جلا دے اللہ
پردہ غفلت کا مرے دل سے اوٹہا دے اللہ
تو مرے بیڑے کو اب پار لگا دے اللہ
نقش اب دل سے دوئی کا تو اوٹہا دے اللہ
راہ سیدہی تو ہمین شرع بتا دے اللہ
اس بلا سے تو اب ہم سبکو بچا دے اللہ

صدق امید مین رہتا ہے بہت دن سے پڑا
اس کو حضرت کی زیارت تو کرا دے اللہ

اپنے در پہ بلا نبی اللہ
بھر ابو بکر اور بھر عمر
بھر عثمان اور بھر علی
صدقہ حسنین اور زہرا کا
مبتلائے الم رہوں کب تک
تنگ آیا ہوں ہجر سے میں تو
رنج و غم مین پڑا ہوں مین مضطر
بیقراری رہے ہے مجکو بڑی
نیند غفلت کی آئی ہے مجکو
اب تو ہے اشتیاق حد سے بڑا
آتش عشق نے جلایا ہے
اسوی سے لگے ہمین پیارا

اپنا جلوہ دکھا نبی اللہ
اپنی زیارت کرا نبی اللہ
اپنی مجلس دکھا نبی اللہ
اب تو شربت بلا نبی اللہ
درد و غم سے چھوڑا نبی اللہ
پردہ اپنا اوٹھا نبی اللہ
درد و غم اب اوٹھا نبی اللہ
حق سے دو اب ملا نبی اللہ
نیند سے دو جگا نبی اللہ
اپنا روضہ دکھا نبی اللہ
آگ دو اب بجھا نبی اللہ
تیرا ذکر و ثنا نبی اللہ

شربت دید کا ہے پیاسا صدق
اسکو جلد سے بلا نبی اللہ

سہارا ہے دو عالم مین تمہارا یا رسول اللہ
خبر لیجئے ذرا اس کی خدارا یا رسول اللہ

خدا نے اپنی رحمت سے کرم سے فضل سے اپنی
تمہاری شان مین قرآن اوتارا یا رسول اللہ

تمہارے نور کا روشن بہت پہلے سے آدم کے
چمکتا تھا اس عالم مین ستارا یا رسول اللہ

سوا تم سے کہین کس سے مصیبت اور آفت مین
سہارا ہے بڑا ہمکو تمہارا یا رسول اللہ

رہائی پا گیا وہ تو مصیبت اور زحمت سے
تمہارے نام کو جس نے پکارا یا رسول اللہ

حلاوت ہی نہین ملتی کسی شے مین ذرا مطلق
تمہارا نام کل شے سے ہے پیارا یا رسول اللہ

توقع ہے کہ ہم چھوٹین گناہون اور عذابون سے
جو محشر مین اشارا ہو تمہارا یا رسول اللہ

خبر لینا میری اوسدم بحق فاطمہ زہرا
میرا پل پر سے جس دم ہو گذارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا میری
کرون آکے مین روضہ کا نظارا یا رسول اللہ

ہوا ہون پست دنیا سے بہت حیران پریشان مین
نہین ہوتا کسی ڈھب سے گذارا یا رسول اللہ

پڑا ہون درد عصیان مین نہین کچھ فکر عقبے کی
بچا لیجئے غم دنیا نے مارا یا رسول اللہ

درودین پاک ہر روز کے پڑہون اوسوقت مین بھی
نظر آوے جو مجکو وان منارا یا رسول اللہ

سہلان میدان یثرب کے کہان اوصاف ہون مجھ سے
فرشتون نے ہے پلکون سے بہارا یا رسول اللہ

نہین لائق حضوری کے کرم کیجئے غریبی پر
زیارت سے مشرف ہون دوبارا یا رسول اللہ

رسائی اوس کی عرش سے ہو کر جا جیسے عرشی بھی
تمہارے در پہ ہاتھون کو پسارا یا رسول اللہ

نہ لائے جو کہ ایمان اور رسالت سے چھپایا ہو نہ
او نہین ہوگا قیامت مین خسارا یا رسول اللہ

خبر اب صدق کی لیلو مصیبت اور کلفت مین
پڑا ہے ہند مین یہ تو بچارا یا رسول اللہ ؂

اے شہ دین آپ ہین مختار مدینہ
دو جلد دکھا مجکو تو دربار مدینہ ؂

اب شام و سحر مجکو یہی ورد لگا ہے
دیکھون مین کسی طرح سے گلزار مدینہ

سونگھے ہے تو بہت ہند کے گل غنچہ ہین مین نے
سونگھون مین کسی طور سے پھلوار مدینہ

مین ہند مین اب بے سر و سامان پڑا ہون
کب دیکھئے بلواتے ہین سردار مدینہ

نہ لندن مین نہ روس مین یہ طرز و طرح ہے
بہتر ہین سبھی شہرون سے اطوار مدینہ

ہے تجھے تو اوس در کے گداؤنکو بھی پر
نشاہون سے کہین اعلی ہین گداگار مدینہ

جو شخص کہ ہے روضۂ اقدس پہ فقیری
کھل جاوینگے سب اوسپہ تو اسرار مدینہ

اب روی زمین پر تو نہین ایسا مکان ہے
ہے خلد سے آیا ہے یہہ گلزار مدینہ

وارد ہے حدیثون مین کہ ہون اوسکے گنہ معاف
جاوے جو کوئی دیکھنے گلزار مدینہ

اے صدق دعا تیری شب و روز یہی ہے
دکھلائے تجھے مالک غفار مدینہ

ہے ورد لگا میری زبان پر اذکار مدینہ
دیکھون مین کسیطرح سے گلزار مدینہ

بس ہے کہ اوسوقت کرون سجدۂ خالق
جب آوین نظر دور سے اشجار مدینہ

تہلیل تو اوسدم ہو زبان پر میری جاری
جب چلتا ہوا دیکھون مین آثار مدینہ

ہین جی سے نہین بھولتا اوس ذکر کو ہرگز
ہر وقت لگا رہتا ہے اذکار مدینہ

پھلتے تو ثمر اور بھی شہرون مین ہین اچھے
افضل ہین سبھی جا سے اشجار مدینہ

پھل ہند مین اقسام کے چکھے تو ہین مین نے
کہلوائے خدا مجکو تو اثمار مدینہ

اے صدق جو یثرب کی کریگا کوئی تعریف
سر دیگا خدا اوسکو تو اسرار مدینہ

آج وہ فخر رسل عالیجناب آپکو ہے
رحمت جن و بشر جنکو خطاب آپکو ہے

بت پرستی چھوڑ دو کہتے ملک تھے دمبدم
شرک کو ملک مین اب انقلاب آپکو ہے

پیشتر آدم سے تھا جسکا کہ عالم مین ظہور
عالم پنہان سے اب وہ بیحجاب آپکو ہے

آتشین جو تھین زمین پر وہ خدائی وہ کہین
سب گئی باد خزان موسم شباب آپکو ہے

بلبلین کرتین چمن مین اور صحرا مین پرند
واقف راز خدا رحمت مآب آپکو ہے

جسکا چہرہ دیکھ کے ہوتا قمر شرمندہ تھا
عالم بالا سے اب وہ ماہتاب آپکو ہے

گلشن دنیا مین شہرت تھی یہی ہر گھڑی
جس سے تابان ہے چمن وہ آفتاب آپکو ہے

جسکے چہرہ کی صفائی سے گہر شرمندہ تھے
اب وہی عالی گہر کہولے نقاب آپکو ہے

شمع چھپتی تھی جو کہ رہتا عالم بینائی مین تھا
اب اس عالم مین وہ بہی بی نقاب آپکو ہے

آسمانسے تھی زمین تک یہ ہی شہرت بھی پہنچے
جسکی سنتے تھے خبر اب وہ شتاب آنیکو ہے

آسمانسے تھی ندا آگہہ ہو تم اہل قریش
قحط سالی دور ہوگی اب سحاب آنیکو ہے

جسکے باعث ہو گئی مقبول توبہ بو البشر
وہ نبی محترم لاجواب آنیکو ہے

بت پرستو تمسے یہی کہتا تھا شیطان نابکار
بھاگو ہین کہتے اب تجھ پر عذاب آنیکو ہے

پائی ہے خورشید نے جسکے سبب تابندگی
اب برائے روشنی وہ آفتاب آنیکو ہے

چھوڑ دو ظلم و ستم اب ڈر و حق سے ذرا
جان لو اے ظالمو روز حساب آنیکو ہے

کہتا تھا ابلیس ساری بت پرستونکو یہی
تجھ لعین پر آسمانسے اب عذاب آنیکو ہے

جا چھپونگا کوہ مین کہتا تھا شیطان اشقیا
کافرون کے شہر مین اب انقلاب آنیکو ہے

ایک صدائے غیب آتی تھی کہ تم اے مشرکو
بت پرستی چھوڑ دو اہل کتاب آنیکو ہے

تھی ندا دنیا سے ہون موقوف اب ساری عذاب
وہ امام الاصفیا رحمت مآب آنیکو ہے

جسکے آنیکی خبر دیتے تھے عیسیٰ بھی پہلے
آج وہ امی لقب عظمت مآب آنیکو ہے

ظلمت کفر ضلالت ہوئیگی دنیا سے دور
جس سے ہے روشن جہان وہ آفتاب آنیکو ہے

دیتے تھے جسکی خبر آدم سے لیکے عیسیٰ نبی
وہ امام الانقیا رفعت مآب آنیکو ہے

جسکے خوشبو سے چمن مین ہے گلونکو تازگی
جان لو دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

سارے عالم مین ہوئی مشہور تھی یہ ہی خبر
وہ سید الانبیا عفت مآب آنیکو ہے

بت پرستونکی حقیقت ہوئیگی دنیا سے گم
نے الحقیقت بت شکن وہ اب شتاب آنیکو ہے

ہے چمن مین جسکی خوشبو سے شرف گلزار کو
عالم دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

واسطے حسن کے غزل کے صدق پڑھیا بالضرور
ہر ایک جانب سے یا پیر شیخ و شاب آنیکو ہے

صدق دل سے تم پڑھے جاؤ مسلمانون درود
آج وہ صدر العلیٰ خیر المآب آنیکو ہے

محمد شان ہے شان خدا کی
نبی ہے جس سے خلقت انبیا کی

عجب قدرت ہے شان کبریا کی
کہ جسنے خاک کو عزت عطا کی

نہ پیدا ہوتی گر ذات محمد
نہ پیدا ہوتی خلقت بھی خدا کی

خدایا نے ہے شان انبیا کو
ہے شان سب سے مصطفیٰ ﷺ کی

موسی و عیسی کی عزت ہے بلاشک
ہوئی تعظیم احمد آسمان پہ
فلک پہ جا عجائب سیر دیکھی
گئے حضرت زمین سے آسمان پہ
ملایک اور نبیون نے خوشی سے
ادب سے حور و غلمان نے بھی جھک کر
و جنت پہ جب حضرت تھے پہونچے
در و دیوار جنت مین ہر اک نے
ہر اک ڈالی پہ فردوس برین مین
خدا نے اپنی رحمت سے بولا کر
فلک سے ہو گئے آئے دم کے دم مین
رسول پاک نے ہوتے ہی پیدا
گئے تھے عرش اعلی پر جو حضرت
تو تم نے دیکھا مرقد مین اودہر سے
پھر دیکھو امت عاصی پہ شفقت
سبھی قصون مین یہ جانون عزیزو
شہ لولاک کی کو نے ثنا بھی
بلا او مجھے اب در پہ شاہا
نہ دیکھا حیف مین نے تو مدینہ
مدینی کی بھی مٹی جا نہ دیکھی
جمال پاک کو دیکھا ہے جب سے
نہ آیا خواب مین بھی چین مجھکو
خیال احمد مرسل مین تا گا ٭

ہے زیادہ سب سے حرمت مصطفی کی
بندہی تھی ایک جا صف انبیا کی ٭
پہنایا شہ کو تاج سیہری نے خدا کی
نماز شکرانہ اقصے مین ادا کی ٭
ندا وان پھر ہر اک نے مرحبا کی ٭
صدائے مرحبا صل علی کی ٭
ادب سے اوٹھ کے رضوان نے ثنا کی
صدائے شور تھی صل علی کی
پرندون نے بھی خوش ہو وان ثنا کی
کلید دوزخ و جنت عطا کی ٭
در زنجیر جو کہیٹ مین ہلا سکے
برائے امت عاصی دعا کے
وہان بھی حق سے رو رو التجا کی
زبان ہلتی رسول دوسرا کی
خدا سے مرتے دم تک التجا کے
برائے ہم سیہ کاران دعا کے
نہ میری اب زبان نے کچھ ادا کی
نہ مٹی خوار ہو اب مجھ گدا کی
میرے دل مین تمنا یہ رہا کی
یہ مشت خاک اپنی یان اوڑا کی
میری نظرون مین صورت ہے ہرا کی
میری آنکھون سے ندی ایک بہا کی
میری ایک روز بھی تو لگا کی ٭

در روضہ پہ رونا ہے تمنا
بہلا یان ہین رے زاریکی توکیا کی
دکہا دو اپنی صورت اب تو للہ
دوبارہ آرزو ہے سہ لقا کی
ترے دیدار کا پیاسا ہے عالم
حقیقت کیا بہلا ہے مجہہ گدا کی

نہین جانا ہوا اب صدق یثرب
یہہ حسرت دلکی دل ہی مین رہا کی

محمد روح ہے بیشک خدا کی
نہ حق نے اوسکو اپنے سے جدا کی
نہ آدمی عقل مین ہرگز کسی کے
بڑی عظمت ہے شان مصطفے کی
کلام پاک مین تو جا کے دیکہو
خدائے لم یزل نے ہے ثنا کی
بافضل سرور خیر البشر سے
یہہ حرمت خاک کو حق نے عطا کی
بشر حیران ہوئے ہین جستجو مین
نہ پائی کچہہ خبر تحت الثری سے
رسول پاک تو واقف ہین سب کے
اونہین کو حق نے قدرت یہہ عطا کی
صحابہ جو مکرم ہین نبی کے +
ہمیشہ اونپہ ہو رحمت خدا کی
شہ عالم نے آتے ہی زمین پر
خدا سے بخشش امت دعا کی
چہل سالہ ہوئے جب آپ حضرت
نبوت آپ کو حق نے عطا کی +
یہودون نے ملا کر گوشت مین زہر
بلا دعوت مین حضرت سے دغا کی
ندا کی گوشت نے مجہہ مین تو ہے زہر
نہ کہانا تم پہ ہو رحمت خدا کی

نہ سمجہا راز حق تو صدق ہرگز
عبث یہہ عمر تو نے یون فنا کی

بجتا ہے پانچ وقت نقارا محمدی
اوسکی صدا مین نکلے ہے نعرا ہے محمدی
آئے نبی ہزارون ہین انجم کے مثل یا
روشن رہا ہے دنیا مین تارا محمدی
مانند تارون کے تو چمکتے تہے انبیا
تہا فوقیت مین سب سے ستارا محمدی
ذیب ہوگئے ہین موسی و عیسی بہی
یہہ دین ہمارا اچہا ہے پیارا محمدی
تہے مرتبہ مین بڑہ کے فرشتون سے وہ بشر
کرتے تہے جو ہمیشہ نظارا محمدی

ق

تاریکی قبر سے تو اوسے خوف کچھہ نہین — لیتا ہے جو کہ نام پیارا محمدؐ سے
جب قبر مین سوال نکیرین آکرین — کہو سے محب کہ دین ہے ہمارا محمدی
سنکے جواب کہوین فرشتے خوشی سے — آیا ہے اسکے واسطے پیارا محمدؐی
جو کہ خلوص دل سے پڑہے ہین نماز کو — بیشک ملیگا اونکو سہارا محمدؐی
کچھہ بہی نہین سمجھتے ہو عیسائیو ذرا — سچا ہے دین سب سے ہمارا محمدی
لینگے اوسے نکال جہنم کی نار سے — ہوویگا جسکے حق مین اشارا محمدی
تم چشم دل سے دیکھو ذرا بارہ و عاشقو — گلشن مین گل کھلا ہے ہزارا محمدی
غرقاب ہوتے ہونگے جو عصیانکے بحر مین — پکڑینگے وہ تو آکے کنارا محمدؐی
ہے دلکی آرزو یہی مدت دراز سے — یثرب مین جاکے دیکھون منارا محمدؐی

جو صدق دل سے کلمہ پڑہیگا کوئی بشر
رہویگا اوسکو پل پہ سہارا محمدؐ سے

مجھے اپنے در پر بلا لیجیے — رخ زیبا اپنا دکھا دیجیے
نقاب اپنے مونہہ سے اوٹھا کر ذرا — جمال جہان را دکھا دیجیے
مین مدت سے مشتاق ہون یا رسول — ذرا مونہہ سے پردہ اوٹھا دیجیے
فراق محبت سے بیتاب ہون — ذرا جلوہ اپنا دکھا دیجیے
بلاکر مدینہ مین میرے شہا — شمیم معنبر سنگھا دیجیے
پیاسا ہون مین شربت دید کا — شراب محبت پلا دیجیے ❊
محبت کی اپنی ذرا یا رسول — مجھے چاشنی کچھہ چکھا دیجیے
رکہون ہون تمنا محبت شہا — مئے عشق الفت پلا دیجیے
بُرا ہون برا ہون برا ہون بُرا — بہلا مجکو شاہا بنا دیجیے
ادہر کا رہا نہ اودہر کا رہا ❊ — ٹہکانا مرا اب لگا دیجیے
پہنسا ہے سفینہ گنہ کا مرا — سفینے کو پار اب لگا دیجیے
پہنسا بحر عصیان ہون مین شہا — مجھے اب کنارے لگا دیجیے
اگرچہ برا ہون مین مسکین گدا — مجھے اپنا شیدا بنا لیجیے ❊

مین سویا ہون غفلت مین میری نبی — مجھے نیند سے اب جگا دیجیے
مین رستون سے بہکا پہرون یا نبی — مجھے راہ جنت بتا دیجیے
سفارش میری حق سے کرکے شہا — ولایت مجھے اب دلا دیجیے
دکہا دے مجھے شرع یا شہ امم — جہنم سے مجکو بچا دیجیے
مین ٹیڑہا چلون ہون نہین ہوش مجہہ — مجھے رستہ سیدہا دکہا دیجیے
بڑی آرزو ہے یہی مہر سے شاہ — مجھے اپنی مجلس دکہا دیجیے
مین لایق نہین گرچہ محفل شہا — کرم اپنا مجہہ پر ذرا کیجیے
مین پڑہتا پہرون ہون کہانی کتاب — سبق عشق اپنا پڑہا دیجیے
کرم سے محبت سے اپنے ضرور — گنہ میرے سارا چھپا دیجیے
ہوا ہون گرفتار رنج و بلا — غم و رنج میرا مٹا دیجیے
بدی مین میری عمر گذری تمام — مجھے نیکون مین اب ملا دیجیے
جو ہو فرد میرے گناہون کی شاہ — منگا کر گنہ سب مٹا دیجیے
میری عرض کرکے خدا کے حضور — نبیون مین مجکو لکہا دیجیے
یہی التجا ہے یہی عرض ہے — شہا مجکو طیبہ بولا لیجیے
محبت سے چاہون سے یا شہ فرد [illegible] — مجھے ایک حجرہ دلا دیجیے
بحق بتول اے شہ دوسرا — مجھے اپنی زیارت کرا دیجیے
بحق علی و بحق حسین ع — مصیبت میری سب ہٹا دیجیے
بحق حسن اے رسول انام — خدا سے مجھے اب ملا دیجیے

بڑا ہی یہ صدق ناشاد ہے
شہا اسکو در پہ بولا لیجیے

کیا نعت لکہون اے نبی مین تمہاری — ہے صل علے عرش پہ تکریم تمہاری
آدم سے بہت پہلے تھی تقدیم تمہاری — سب جن و بشر کرتے ہے تعظیم تمہاری
نے اجرت کی غرض تھی نہ بڑائی سے غرض تھی — تھی بہر الہ خلق کو تفہیم تمہارے

رنج دنیا سے نہ گھبراؤ کبھی امت احمد ہے جنت فردوس تو اقلیم تمہاری

ہے عرش پہ لکھی ید قدرت کے قلم سے قرطاس پہ کیا لغت ہو ترقیم تمہاری

وہ مرتبہ ہے آپکا جسکا نہ بیان ہو نبیوں نے کری عرش پہ تعظیم تمہاری

طفلی میں کبھی لکھتے نہ لیتے ہی سبق تھے کرتا تھا خدا آپ ہی تعلیم تمہاری

نرمی سے بہت کرتے خلایق کو نصیحت کل نبیوں سے تھی بڑھ کے تو تفہیم تمہاری

در فردوس لکھا نام تمہارا ہے برابر حق کو بڑی منظور ہے تکریم تمہاری

دن حشر کے جو تلخی اوٹھا کر پیئے امت ہو قند سے میٹھی بھی تسنیم تمہاری

آتے تھے تمہارے لیئے فردوس سے میوے ہوتی تھی بڑی غیب سے تنعیم تمہاری

ہو خلق جمع پیاس سے جب نہروں کے اوپر ہو بیف بھی وہ کوثر و تسنیم تمہاری

ای عاشقو دل صدق سے پڑھتے ہو صلوات
ہو احمد مرسل پہ تو تسلیم تمہارے

ترے ہجر نے ہے رولایا مجھے غم و رنج نے ہے ستایا مجھے

جمال جہاں را دکھا کر ذرا ت عشق و الفت پلایا مجھے

جو کچھ یاد تھا وہ بھلا کر سبھی سبق عشق اپنا پڑھایا مجھے

ترے ہجر سے اور تری دوری سے نہ ایکدم ذرا چین آیا مجھے

ہوئے مجھ سے غافل میری آشنا کوئی پوچھنے اب خدا آیا مجھے

نے خط بھیجا اوسنے نے قاصد کوئی نہ مونھ آکے اپنا دکھایا مجھے

کروں کم نصیبی کا کیا میں گلا نہیں در پہ اوسنے بلایا مجھے

یہی رات دن صدق کی ہے دعا
مدینے میں پہونچا خدایا مجھے

یا نبی یثرب بلا لیجئے مجھے چہرہ انور دکھا دیجئے مجھے

جلوہ رخشان دکھا کر یا نبی درد فرقت سے چھوڑا دیجئے مجھے

نقص نے بے رہ کیا ہے مجھکو حیف راہ مولا اب دکھا دیجئے مجھے

یا نبی سو یا ہون غافل حق سے مین
یا نبی مشتاق ہون حد سے بڑا
عرض میری یہہ ہے یا شاہ امم
بہر عثمان بہر ابوبکر و عمر
یا نبی بہر علی بہر بتول
ہند مین ناشاد ہون مین یا نبی
یا نبی بہر حسن بہر حسین

خواب غفلت سے جگا دیجئے مجھے
جلوۂ زیبا دکھا دیجئے مجھے
مکر شیطان سے بچا لیجئے مجھے
یا نبی حق سے ملا دیجئے مجھے
روضۂ رضوان دکھا دیجئے مجھے
روضۂ اقدس دکھا دیجئے مجھے
اپنی مجلس مین بٹھا لیجئے مجھے

صدق کی ہے رات دن یہہ آرزو
یا نبی طیبہ دکھا دیجئے مجھے

رسول زمان آج پیدا ہوئے
فلک سے ندا آتی تھی یہہ چلی
زمین پر یہی سارے جن کہتے تھے
یہی عرش پہ کہتے تھے قدسیان
خلایق مین تھی سب جگہہ یہہ ندا
یہی کہتے صحرا مین وحش و طیور
آسمان پر یہی کہتے تھے عرشیان
زمین سے یہی ہوتی تھی ایک ندا
یہی کہتی تھین بحر مین مچھلیان
یہی کہتا تھا ہر شجر یا کوہ ہر
یہی چہچہاتے تھے حشرات ارض
یہی کہتی تھین باغ مین بلبلین
خوشی ہوتے تھے سب ملک جن پری
یکہ زبان اونٹ کہتے تھے یہہ ہی سبھی

شہ مرسلان آج پیدا ہوئے
شہ انس و جان آج پیدا ہوئے
شہ انبیا آج پیدا ہوئے
شفیع زمان آج پیدا ہوئے
شفیع امم آج پیدا ہوئے
امام اصفیا آج پیدا ہوئے
وہ شمس الضحی آج پیدا ہوئے
رسول امین آج پیدا ہوئے
شہ بحر و بر آج پیدا ہوئے
شہ دین پناہ آج پیدا ہوئے
نبی خدا آج پیدا ہوئے
شہ دو جہان آج پیدا ہوئے
خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے
شہ جن بشر آج پیدا ہوئے

یہی کہتے تھے سب زمین و زمان
رسولِ عرب آج پیدا ہوئے

یہی کہتیں جنت میں تھیں حوریاں
خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے

یہی چرچا تھا اور یہی ذکر تھا
پسرِ آمنہ آج پیدا ہوئے

یہی کہتے تھے مکہ میں تھے سب بشر
قریشی لقب آج پیدا ہوئے

ندا ہوتی تھی کل زمین پر یہی
رحمت عالمین آج پیدا ہوئے

ندا صدق آتی تھی ہر سمت سے
امین خدا آج پیدا ہوئے

رستہ خدا ہی رحیم ہو تم بتانیوالے
ہے عرض یہہ ہی تم سے بخشش کرانیوالے
رحمت بڑی تمہاری اللہ کے ہو پیارے
جو بھید ہیں خدا کے ظاہر ہوئے ہیں تم سے
مخلوق کو بلایا حق کا پیام دیکر
توصیف تم سے ہوگی ہرگز نہیں تمہاری
محشر میں ہے سہارا ہم عاصیوں کا تم سے
جرم و گنہ میں بیحد ہم [illegible] ہیں اپنے
کیا جانتے تھے حق کو بیشک بتایا تمنے
سب کافروں کی دعوت تمنے کری بلایا
جو رہ نہیں بتاتے گمراہ ہوتا عالم
ہے دو جہاں میں ذریعہ بیشک بڑا تمہارا
غیر از صحابہ کوئی جو رہ نہیں بتاوین
ورنہ تو کہلاتے تو بانہ آگئے اپنے
مشہور ہے جہاں میں کہنے کی کیا ہے حاجت

ہو تم ہی حق سے ہمکو بیشک ملانیوالے
اللہ سے ملا دو ہو تم ملانیوالے
اک دم میں عاصیوں کو بخشش کرانیوالے
دوزخ سے عاصیوں کو ہو تم ڈرانیوالے
جنت کا مومنوں کو مژدہ سنانیوالے
فردوس حق سے ہمکو ہو تم دلانے والے
ہو تم قسم کوثر شربت پلانیوالے
حق کے رسول تم ہو بخشش کرانے والے
نیکی بدی بلاشک تم ہو جتانیوالے
حق کی طرف سے بیشک تم ہو بلانیوالے
راہِ خدا میں ہمکو ہو تم لگانے والے
جرم و گنہ سے ہمکو ہو تم بچانے والے
بیشک کنوئے میں ہمکو وہ ہیں گرانے والے
ہشیار ہو پو جلد ہی برزخ میں جانیوالے
حکم خدا سے ہو تم مردے جلانیوالے

کلمہ جو اک دفعہ بہی دل صدق سے پڑہینگے
مژدہ ہے اونکو جنت جو ہووین آنیوالے

مظہر خاص خدا خیر الوریٰ پیدا ہوئے
خوبی و حسن ضیا نور ہدیٰ پیدا ہوئی
واقف راز خدا صدق و صفا پیدا ہوئے
جان لو پیدا ہوئی جنکے سبب مخلوق سب
ہو گیا روشن جہان سارا اندہیرا اوڑ گیا
ہو گئے دریا وہ جاری جو کہ تھے مدت سے خشک
کیا بڑہایا مرتبہ دوزخ کو ٹہنڈا کر دیا
تخت اوندہا ہو گرا دریا مین شیطان نابکار
اوس گھڑی مین ہو گیا موقوف مردود عدا
ہو گئی موقوف اوسدن کاہنونکا کہنی

مصدر لطف و کرم فیض عطا پیدا ہوئے
راحت شاہ و گدا بحر سخا پیدا ہوئے
معدن جود و کرم حلم و حیا پیدا ہوئے
وہ امام اصفیا راہ ہدیٰ پیدا ہوئے
جبکہ وہ نور خدا اصل علی پیدا ہوئے
جبکہ اس دنیا مین وہ آب بقا پیدا ہوئے
جبکہ اس عالم مین وہ بدر الدجیٰ پیدا ہوئے
آمنہ بی بی کے جس دن مہ لقا پیدا ہوئے
جسگھڑی مین وہ محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے
کہ مین جس دن شہ ارض و سما پیدا ہوئے

رحمت باران ہوئی کثرت سے نازل دوستو
صدق جس دن شافع روز جزا پیدا ہوئے

سمجھ لو باغ جنت سے مدینہ ایک بستی ہے
ہمیشہ روضہ احمد پہ رحمت حق برستی ہے
جسے اب عشق احمد سے رہے دنیا مین مستی ہے
کسی صورت کبہی ڈستے ہیں یہ نہین جاوینگے
سنو مین گوش دل سے جبکہ طیبہ جاوینگے انسان
جسے ہو خواب مین زیارت بیان اسکا نہو ہرگز
نہین دیکھیگا محشر مین کبہی وہ آتش دوزخ
نہین کر اب ذرا غفلت خدا کی یاد کر لے تو

ہر اک ساعت جناب حق سے رحمت بان برستی ہے
یہہ ہردم روح اپنی وانپہ چلنے کو ترستی ہے
حقیقت مین اوسکی خلد مین جانون کہ بستی ہے
یہہ ناحق عمر اپنی یون ہی اس جا پر گذرتی ہے
تو مضطر ہو کے جان اپنی بہی اس ساعت برستی ہے
دل عاشق ہی جانے او سینہ جو کچھ پہر گذرتی ہے
کہ جسکے دل مین نار عشق حضرت یان سلگتی ہے
یہہ مثل برف یون ہی عمر سے لحظہ پگہلتی ہے

بشر کو مار ہے جو خوف و خطر کے پیش آتے ہیں
تو اوسدم قلب میں یہ روح اندر ہی دھسکتی ہے

خدا کے ذکر سے دنیا میں ہم کیونکر کریں غفلت
ہمیں جانا ہے اوس جا پر نہیں جس جا یہ بستی ہے

یہ عالم مزرعہ آخرت ہے بوؤ تخم تم نیکی
جو شے بوؤ گے اس جا پر وہی اوس جا اگتی ہے

خدا کے ذکر سے اے دل نہ کر تو اک ذرا غفلت
بہلا تو چند روز جان اس دنیا میں ہنستی ہے

نہیں ہوئیگا وہ ولیوں کے رتبہ کو کبھی انسان
کہ طاعت حق سے جس انسان کو رہتی آہ سستی ہے

بتوں کو پوجنا بد ہے اسے پوجے ہیں سب کافر
جو کہنا نفس بد کا مانے تو یہ بھی بت پرستی ہے

رکھے ہے صدق دل کو تو تر و تازہ تو ہر ساعت
نہیں اس نفس کی بخشش سے کچھ ہوتی درستی ہے

خوشی میلاد سلطان میں بہی کیسی چہکتی ہے
ذرا ایک غور سے دیکھو کہ رحمت یاں برستی ہے

طہارت سے وضو کر کے چلو محفل میں تم گھر سے
درودوں سے فرشتوں کی زبان بہی ہلتی رہتی ہے

پرندے تسبیح پڑھتے ہیں خدا کا ذکر کرتے ہیں
اوسکی یاد میں بلبل بڑی خوش ہو چہکتی ہے

بڑا خوش ہووے ہے اللہ بندہ اپنے سے اوسدم
وہ خم ہوتا رکوع میں ہے وہ گردن جسکی جھکتی ہے

شجر حجر و بشر بہی ذکر رب کرتے ہیں دنیا میں
چمن گلشن میں حق کا نام لے بہلوار کھلتی ہے

خدا کا شکر ہر ساعت ہمیں کرنا ہی لازم ہے
کہ اوسکے شکر سے ہر روز نعمت ہمکو ملتی ہے

نبی ہجر انسے مضطر ہوں نہیں کچھ ہوش ہے مجکو
طبیعت بیقراری سے نہ کچھ اپنی سنبھلتی ہے

یہ عالم ایک روش رہتا نہیں ہرگز ذرا سمجھو
کبہی گلشن میں جنگل ہے کبہی جنگل میں بستی ہے

مدینہ پاک میں اپنے بلالو صدق کو جلدی
نہیں اس ہند میں شاہا طبیعت اسکی لگتی ہے

بلاؤ در پر جناب عالی
دکھاؤ چہرہ جناب عالی

شمیم زلف معنبرین کی
سنگھاؤ خوشبو جناب عالی

ابہی منتظر ہیں تشنہ لب ہوں
پلاؤ شربت جناب عالی

نہیں ہو مرشد تمہیں ہو ہادی
ملاؤ حق سے جناب عالی

پڑا ہوں رہتا ہوں ہجر غم میں
منگا کے دفتر سے فرد میری
رخ مبارک سے جلد اپنے
ہیں نیند غفلت میں مبتلا ہوں

دکھاؤ جلوہ جناب عالے
سناؤ عصیان جناب عالی
اوٹھاؤ برقع جناب عالی
جگاؤ مجکو جناب عالے

یہ صدق بھولا ہے راہ منزل
بتاؤ رستہ جناب عالے

برقع پڑا اوٹھا دے چہرہ چھپانیوالے
سو تم ہو نقاب ڈالے کیوں چھپ رہے ہو
چہرہ دکھاؤ اپنا میں ہوں بحال مضطر
کیا مرتبہ ہے تیرا کیا ہے رسائی تیری
حسرت سے آہیں بھر کر روتا ہے دل ہمارا
دنیا کا رہ نہ شاغل عقبے کا رہ طالب
افسردہ دل ہمارا مردہ پڑا ہے سناٹا
رہتا ہے ہول قیامت پل سے پڑا ہے خطرہ

ہرن بیقرار مضطر جلوہ دکھانیوالے
پردہ نہیں اوٹھاتے دل ہو جلانیوالے
دل تجھ مردہ کو صورت ہو تم دکھانیوالے
ہیں اب غلام تیرے مردے جلانیوالے
ہوتے ہیں جب روانہ روضہ کے جانیوالے
رہ اشتیاق حق میں جنت کے جانیوالے
اس مردہ دلکو بیشک تم ہو جلانیوالے
عقبے کی فکر میں دل ہے ہو تم مٹانیوالے

ہے صدق یہ بچارا اسکو بلالو حضرت
ہیں آپ ہی تو بیشک در پر بلانے والے

رہ حق بندوں کو احمد ہیں بتانے والے
آپ کا مرتبہ ہے حق نے بنایا برتر
جلد ہو سمجھینگے وہی منزل مقصود ہیں
روز محشر تو نہیں ہے پاس سے خطرہ ہمکو
وہی لوٹینگے بہشت ماوا کے مزے

ظلمت کفر کو ہیں وہ تو مٹانیوالے
نیک و بد سے ہیں ہمیں آپ جتانیوالے
جو کہ نقارہ حق یاں ہیں بجانیوالے
آپ کو شنوائی ہیں سب آپ بلانیوالے
خواہش نفس کو جو ہیں یاں بجانیوالے

حشر میں اوٹھینگے بیخوف وہی لو انسان
کافروں سے بدر میں کہتے تھے نبی اعظم
کنوئے میں مشرکوں سے کہتے نبی اکرم
جیسا دنیا میں کیا ویسا ہی پایا تمنے
تم میرے کہنے پہ ایمان نہ لائے ہرگز
جلد پاوینگے وہی اپنی مرادیں دلکی
پاس آوین نہ کبھی اونکے بلائیں و نبا
ہوگی برکت تو اوسی گھر میں برابر یارو

نعرۂ حق میں جو د شرات لگانیوالے
بشارت تم جلد ہی سے ہو جی کے جلانیوالے
آئے تھے دنیا میں تم ہمکو ستانیوالے
تم تھے تکذیب رسالت کے کرانیوالے
چہرہ تاریک میں تم جلد تھے آنیوالے
مولد سلطان جو میں گھر میں کرانیوالے
جو کہ اس بزم کو میں دل سے کرانیوالے
ذکر حضرت کو جو ہر شب میں پڑہانیوالے

کچھ گناہوں سے نہیں صدق ہے دہشت ہمکو
آپ میں نار جہنم سے بچانے والے

حق سے ہمکو تو محمد میں ملانے والے
آپ کے ذریعہ سے ایمان تو لائے ہم میں
آپکا دامان نہ چھوڑینگے کبھی بھی ہم تو
روح پہ اونکی درود ہووے خدا کا ہر دم
چھوٹیگا ہمسے وسیلہ نہ کبھی بھی اونکا
پہنسگی کشتی گنہ میں ہے نکالو حضرت
مردہ دلکو مرے یا نبی زندہ کردو
جلد بر آئینگے مطلب بھی اونہوں کے سارے
دم بدم اونپہ ہی نازل ہو خدا کی رحمت
اب پڑا سینہ میں سوتا ہوں میں غافل حق سے

رہ ہدیٰ خلق کو آپ ہی ہیں دکھانیوالے
آپ ہی مولا ہے میں ہمکو ملانیوالے
رہ خدا آپ ہی ہمکو ہیں جتانے والے
جو رہا سبکو ہیں محشر میں کرانے والے
باغ فردوس وہ ہیں ہمکو دلانے والے
آپ ہی کشتی کے ہیں پار لگانیوالے
ہیں غلام آپ کے مرد سے تو جلانیوالے
جو کہ مولود شہ دین میں کرانے والے
جو مدینہ کی زیارت کے ہیں جانیوالے
خواب غفلت سے ہیں بس آپ جگانیوالے

ہند سے جلد سفر کر کے چلا جا اے صدق
سا تہہ ہی اونکے جو روضہ پہ ہیں جانیوالے

غزل بحر دیگر

مین قربان تیرے شعلہ لگانیوالے
ہو راہِ خدا مجکو دکھلانے والے

سر جان و دل تم پہ ہووے فدا
خدا کی ہو وحدت کے بتلانیوالے

خدا کے ہو پیارے تمہین اے محمد
ہو دوزخ سے ہمکو رہا کرنیوالے

اطاعت محمد کی تو ہمپر ہے لازم
وہ جنت مین ہمکو ہین لیجانیوالے

غلامِ غلامان محمد ہین بیشک
موسیٰ عیسیٰ امت جلا دینے والے

اٹھارہ برس آسمان پر رہے تھے
وہ تھے آن کی آن مین آنیوالے

کرم ہم سیہ کارون پر ہے بہت سا
خدا سے ہین امت کو بخشانیوالے

وہ نار جہنم مین جاوینگے بیشک
نبوت کے جو ہونگے جھٹلانیوالے

نبی آئے دنیا مین سب حق کے بھیجے
محمد کی عظمت کے جتلانے والے

ترستا ہون بیشک بہت دن سے مین تو
تو لیچل مدینہ مین لیجانے والے

مین کہتا ہون اوسکو مدینہ جو جاوے
تیری جان پہ رحمت ہو ای جانیوالے

وہ ہر حرف پر درجہ پاوینگے بیشک
جو فرقانِ حق دل سے ہین پڑہنے والے

وہی چین سے قبر مین سووینگے وہ
تہجد جو یان مین ادا کرنیوالے

ہوے ہین اس عمل سے بلا شک ہی غافل
مین اونمین ہون داخل جو ہین کہنے والے

وہ جاوینگے فردوس بیشک ہی سیدہے
جو ہین اب خدا راہ پر جانے والے

اوس ہولِ قیامت سے کانپین اولو العزم
تسلی وہان احمد ہون دینے والے

وہ ایک پل مین رہ طے کرین پل صراط
محمد کی جو راہ مین جانیوالے

قدم بھی نہ رکھینگے جنت مین ہرگز
گنہگار امت کے بخشانیوالے

نہین اوسکو خواہش ہے فردوس ہرگز
محمد سے جو عشق مین سیکھنے والے

نہ جاوینگے تنہا وہ خلد برین مین
مین امت وہ ساتھ اپنے لیجانیوا[illegible]

خدا [illegible] کرے [illegible]
وہ ہین آب کوثر پلا دینے والے

ہے نام [illegible] قرآن مین آیا محمد
وہ ہین سبکو جنت کا [illegible] دکھلانیوالے

صحابہ بلاشک محبت نبی ہین ۔ ہین راہِ شریعت وہ بتلانیوالے
کرون کیا بین تعریف حسنین یارو ۔ وہ ہی ہین حقیقت کے جتلانیوالے
وہ لختِ جگر ہین محمدؐ کے دونون ۔ وہی عاصیون کے ہین بخشانیوالے

خدا اونپہ بہیجے سلام اور صلواۃ
دلِ صدق وہ ہین جلا دینے والے

فلک سے ندا تہی کہ اے جانیوالے ۔ توا ے جانیوالے توا ے جانیوالے
صلواۃ وسلام ہووے تجہہ پہ پیارا ۔ ہو معراج سے لوٹ کے جانیوالے
ندا پردہ وحدت سے آتی یہی تہے ۔ میری تجہہ پہ رحمت ہوا ی جانیوالے
ترا کہنا مجکو بدل سے قبول ہے ۔ مین راضی ہون تجہہ سے مرے جانیوالے
تو گہبرائیو میرے پیارے نہ ہرگز ۔ مین بخشونگا امت کواے جانیوالے
مین راضی کرونگا تجہے روز محشر ۔ مرا فضل ہے تجہہ پہ اے جانیوالے
صدا عرش سے یہہ ہی آتی تہی ہر دم ۔ ہو رحمت خدا تجہہ پہ اے جانیوالے

ملائک کہڑے صدق کہتے تہے یہہ ہی
تری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے

اگر تو خواب غفلت سے ذرا چونکے تو بہتر ہے ۔ محمدؐ کے تصور مین دلا رہوی تو بہتر ہے
کیا پہرتا ہے غفلت سے دلِ نادان ہر ساعت ۔ سفر اب تو مدینہ مین ترا ہووے تو بہتر ہے
پہنسا رہتا ہے دنیا مین عبث شام و سحر ہر دم ۔ مدینہ کی تمنا مین تو اب رہو تو بہتر ہے
کہپا تا ہے پی دنیا عبث بکبک کے جان اپنی ۔ اب اپنی جان برای آخرت کہووے تو بہتر ہے
عبث سوتا ہے غفلت سے تو اتنا بہی نہین جتنا ۔ ہمیشہ جاگ تیری ذکر مین رہوی تو بہتر ہے
بلاغم سے کرتا ہے عبث تو رات دن گریہ ۔ خیال احمد مرسل مین تو روو ے تو بہتر ہے
عبث دنیا مین کرتا ہے تو زاری اسقدر اے دل ۔ تصور مین ذرا حضرت کے تو رووے تو بہتر ہے
بہلا کرتا مصیبت مین ہے کیون تو اسقدر اب غم ۔ غم دوری محمدؐ مین اگر ہووے تو بہتر ہے

پڑا ہے صدق عصیان میں نہیں کچھ ہوش ہے یارب
اب اسکے حال پر رحم و کرم ہووے تو بہتر ہے

نقش رسول سینہ میں اپنے جمائینگے
دلمیں یہی ہے اب تو مدینہ کو جائینگے
تنہا یہی تو لگی ہے ہمیں اب تو دمبدم
جبتک لگی ہے دلمیں یہ مدت دراز سے
تنہا تو یہ لو امت موسی میں جا بجا
ہوں پیاس سے تو مضطر و حیران وہان بشر
لازم ہے ہم پہ پیروی حضرت رسول کی
واجب ہے اونپہ پڑھنا صلوۃ و سلام کا
جنت کو راہی ہوینگے وہ مرد بیحساب
ایمان جوکہ لائے ہیں حضرت رسول پر
جاوینگے وہ جنت ماوی میں بالضرور
جنت میں مولی ہووینگے وہ اشک بالیقین
آسان ہونگے قبر میں تو نکیرین کے جواب
مانینگے نفس بد کا نہیں کہنا جو ذرا
پہونچینگے وہ ضروری فردوس میں بشر
بعد از وفات کے بلال اسقدر بروگ
کوچہ میں ملک شام کے تھے بلال تھے
الفت میں آپ کے تو بہت سوختہ ہوئے

دل عشق میں حضور کے بیشک لگائینگے
وان جائے سے تو دلکے مطالب بر آئینگے
کس روز آپ ہمکو مدینہ بلائینگے
کب جاکے شعر روضہ پہ اپنے سنائینگے
احمد نبی تو امت عیسی جلائینگے
تشنوں کو آب ساقی کوثر پلائینگے
اللہ سے رسول تو ہمکو بلائینگے
حق سے رسول پاک تو جنت دلائینگے
ایمان کو اپنے جو کہ ہیں کامل بنائینگے
بی خطرہ پل صراط سے وہ خلد جائینگے
جو یاں خدا کے خوف سے آنسو بہائینگے
ذکر نبی میں روکے جو آنسو بہائینگے
صورت جب اپنی آکے پیمبر دکھائینگے
بے کھٹکے وہ تو سیدھے ہی جنت میں جائینگے
جو دل سے اپنے دنیا کی خواہش مٹائینگے
اب چھوڑ کے مدینہ کو جنگل بسائینگے
جی عشق میں رسول کے اب ہم جلائینگے
باقی جو استخوان ہیں بدن میں گھلائینگے

دہشت نہیں ہے صدق کو عصیان سے ذرا
دوزخ سے اسکو احمد مرسل بچائینگے

یہ عشق اب لگا ہے مدینہ میں جا ئینگے
دل میں یہ لو لگی ہے کہ کعبہ میں جا ئینگے
راہ خدا میں جو کہ اب ایذا اوٹھا ئینگے
محفل میں شعر پڑھکے ابھی ہم سنا ئینگے
باقی رہیگا کوئی نہی امت میں نار سے
بچ جائیگا جو کہ جناب رسول کی
ای رب اس آرزو میں تھے بہر رسول کے
ایمان لایا جو کہ رسالت مآب پر
جسنے پڑھا ہے کلمہ طیبہ کو ایک بار
دل میں رکھیگا ذرہ بھی الفت رسول کے
رہتی ہے آرزو یہ شب و روز بس ہمیں
کہنا وہی کہ وان تو خلق ولیہ ہی عیسی کا

ستی وہ بانکی آنکھوں سے اپنے لگا ئینگے
وان جا کے ہم ہمارے مطالب برا ئینگے
وہ قبر میں [illegible] ہم پا ئینگے
ہم رو ئینگے گناہ ہی اپنے مٹا ئینگے
پھر دعا زبان جو پیغمبر ہلا ئینگے
اوسکی زبان قند سے میٹھی کرا ئینگے
دن کون سا وہ ہوگا جو در پر بلا ئینگے
اوسکو کبھی نہ آتش دوزخ دکھا ئینگے
روز جزا رسول ہی اوسکو چھڑا ئینگے
بیشک عذاب قبر تو اس سے ہٹا ئینگے
دن کون سا وہ ہوگا کہ طیبہ میں جا ئینگے
حضرت ہر ایک طرح کی نعمت کھلا ئینگے

ارمان ہو رہا ہے یہ مدت دراز سے
کس روز آپ صدق کو طیبہ بلا ئینگے

مرنے پر اپنا خواب میں پیغمبر دکھا ئینگے
جو جسم گنہ کے بیچ میں وہ بیشک جلا ئینگے
لاریب اسکا اجر خدا سے وہ پا ئینگے
اس آرزو میں رہتے ہیں ہم رات دن
تصدیق کی جنہوں نے نہیں بھی رسول کی
عوق آئیگا تو مردہ تو وحشت سے قبر میں
تصدیق کرنیوالے تو جاوینگے بہشت میں

پہونچے نہ اپنے دل میں کبھی ہم سما ئینگے
زیارت جو کرکے روضہ انور پہ جا ئینگے
پھر خدا جو عنصر کو اپنے دبا ئینگے
کس روز ای خدا شہر کعبہ میں جا ئینگے
لاریب وہ تو سیدھے جنت میں جا ئینگے
ہیبت سے جب فرشتے وہان آ دبا ئینگے
تکذیب کرنیوالے سزا اونکی پا ئینگے

وحشت نہ ہوگی انکو نکیرین قبر مین
غافل نہ عذر کی ہیں وہی لوگ ہین بڑے
دنیا مین جو بشر ہین محبان اہلبیت

نام نبی جو سینہ مین اپنے کہد لینگے
دنیا سے ہاتھہ اوٹھا جو وہ آخری کہا لینگے
دل سے وہ غم حسین نہ ہرگز بھلا ئینگے

اے صدق وہ جنہوں نے دے ایذا حسین کو
محشر مین کیا خدا کو وہ صورت دکھا ئینگے

ایک عمر عبث نفس کے لئے ہی تونے گنوائی
کیا عشق نے سینہ مین تیرے آگ لگائی
غافل رہا تو حق سے ہر ایک سانس مین اے نفس
دل سینہ مین ہر وقت یہی کرتا ندا ہے
عقبے کی صفائی تو تجھے چاہیے دن رات
فردوس مین پہونچیگا وہ مرتے ہی بلاشک
اس عمر دو روزہ پہ تجھے چاہیے عبرت
اب چاہیے شاہی نہ تجھے کچھہ بھی حکومت
کیون چھوڑ کے چلین راستہ اوسکے پیا ہم
حورون کا تصور ہے نہ جنت کی ہوس ہے

طاعت نہ کبھی حق کی ذرا تونے بجائی
صورت نہ کبھی تونے ذرا یار دکھائی
خفت بڑی دنیا مین عبث تونے اوٹھائی
لازم ہے تجھے کر لی تو عقبے کی صفائی
دن چند ہے دنیا مین بھلائی و برائی
جس شخص نے تکلیف ہے دنیا مین اوٹھائی
جو روح گئی جسم سے پھر لوٹ نہ آئی
بہتر ہے تجھے سب سے مدینہ کی گدائی
حضرت نے ہمین راہ تو ہے سیدھی بتائی
ہے صورت احمد تو مرے دل مین سمائی

اب صدق کو للہ مدینہ مین بلا شاہ
اس ہند مین رہکر بڑی تکلیف اوٹھائی

یہی اب تو تجھ سے دعا ہے الہی
تو اب ہمکو شیطان رانده گئے سے
پڑے ہین ہم عصیان مین غلطان پیچان
غم و رنج اب ہم سے دنیا کے سارے
بہت بیمار دل جو گنہ مین پڑا ہے

الہی الہی اسطے اسطے
پناہ دے پناہ دے پناہ دے الہی
امان دے امان دے امان دے الہی
ہٹا دے ہٹا دے ہٹا دے الہی
شفا دے شفا دے شفا دے الہی

ہمیں خواب میں اب محمد کی صورت — دکھادے دکھادے دکھادے الٰہی
کرم سے مدینہ کی زیارت تو ہمکو — کرادے کرادے کرادے الٰہی
مدینہ کے پہولوں سے کپڑے ہمارے — بسادے بسادے بسادے الٰہی
ذرا سی ہمیں چاشنی عشق حضرت — چکھادے چکھادے چکھادے الٰہی
عذاب لحد اور دوزخ سے ہمکو — بچادے بچادے بچادے الٰہی
ہیں بندے نرے ہمتو محتاج بیشک — غنادے غنادے غنادے الٰہی

رہ صدق ابرار جلدی سے ہمکو
بتادے بتادے بتادے الٰہی

دنیا میں کوئی مجھکو نہ تسخیر چاہیے — عشق رسول میں مجھے زنجیر چاہیے
ایمان جو نہ لایا رسالت آپ پر — فتویٰ اوسی کے واسطے تکفیر چاہیے
خاک مدینہ آنکھوں میں اور کہتے ہیں خدا — مجھکو کسی طرح نہیں اکسیر چاہیے
ہے آرزو کہ طیبہ میں جاروب ہو نصیب — ای رب نہ مجھکو ملک نہ جاگیر چاہیے
رحلت نہیں رسول کی بیشک حیات ہیں — یہہ جان لو کہ آنکھوں میں تنویر چاہیے
ظلمت کا پردہ آنکھوں پہ لاریب ہے پڑا — بس دیکھنے رسول میں تدبیر چاہیے
بی وقری نے سینے ذرا شعر شاعرو — نعت رسول پڑہنے کی توقیر چاہیے
دنیا کی مجھکو دولت و ثروت سے ہے نہ کام — خاک بقیع کی مجھے اکسیر چاہیے
گو میں برا ہوں یا میں بھلا ای کبیر خدا — محشر میں مجھکو صورت شبیر چاہیے
کہتے نبی تھے ای خدا رفیق دے مجھے — ہمراہ اوسکے پیار نہ کچھہ سیر چاہیے
بی فائدہ تو سیر کو جاتا ہے شہر میں — یثرب میں چلنے کی تجھے تدبیر چاہیے
عشق رسول میں مجھے بیشک جنون ہوا — گردن میں طوق پاؤں میں زنجیر چاہیے
نفس اپنے سے جنون ہوا کہتے بلال تھے — ای نفس میری واسطے زنجیر چاہیے
مدینہ میں عشق کیسی کہتے اویس تھے — ای دل تجھے ضرور ہی زنجیر چاہیے
اسقدر کو کچھہ نہ چاہیے دنیا سے ای خدا — ہاں اسکو چاہیے در شبیر چاہیے

جو مدح خوانی کرتی ہین حضرت رسول کی	لازم ہے اونکے واسطے تجھہ فکر چاہیے

افسانہ اور کہانی نہ پڑھ صدق تو کبھی
پڑھ معنی قرآن کی تجھے تفسیر چاہیے

مطلع مین کہتا ہون اوسے تحریر چاہیے — انسان کو فضول نہ تقریر چاہیے

آگے قضا کے کچھہ نہ تدبیر چاہیے — تقدیر یاد کرکے نہ تقریر چاہیے

تدبیر کے ہمیشہ سے چلتے ہین یار دو پہر — ہر کام مین تو انسان کو تقدیر چاہیے

حکم خدا سے یون ہی کھڑا ہے یہہ آسمان — اسکو کبھی ستون نہ شہتیر چاہیے

اللہ ہی کے بنائے ہین سب سال و ماہ و دن — ہر کار نیک و بد مین نہ تدبیر چاہیے

جو کچھہ کہ شر و خیر ہے کرتا ہے بس خدا — انسان کو اپنی کبھی بھی تقصیر چاہیے

جو کچھہ خدا نے لکھہ دیا وہ ہوکے رہویگا — چون و چرا کی ہمکو نہ تقریر چاہیے

یہہ جان لو کہ ہے رگ گردن سے وہ قریب — لیکن ان آنکھون سے ورا تبصیر چاہیے

انسان سب سے اعلی مین اشرف ہین دوستو — انسان کی کبھی نہیں تحقیر چاہیے

جو کار بد ہون اونکی کمی بالضرور ہے — نیکی جو کیجئے ہوا وسے توفیر چاہیے

یاد خدا فقیری مین بیشک ضرور ہے — یہہ کفنی گیروی نہ ملاگیر چاہیے

قبضہ مین آتا ہے نہین یہہ نفس مرشدا — اسکے دباؤ کی ہمین تسخیر چاہیے

جاگے ہے تو تو کھیل تماشون مین رات بھر — ای نفس تجکو بھی شب تعذیر چاہیے

ای نفس کام جو کرے یہہ خدا ہی کر — تجکو نہ کار خیر مین تشہیر چاہیے

جو ہو بنا وہ ہووے خدا ہی کے واسطے — بہر ریا نہ دنیا مین تعمیر چاہیے

ہر کار دنیوی مین تامل ضرور ہے — توبہ کے واسطے نہیں تاخیر چاہیے

آوین نہ اوسے ہرگز یہہ [illegible] دوستو — بد دینون سے کبھی نہیں اقرار چاہیے

توبہ مری قبول ہو جبتک کہ سانس ہو — ابلیس تجکو کچھہ نہ [illegible] چاہیے

تقدیر سے نہ جاویگی ہرگز کوئی بھی پیش — لیکن ہر ایک امر مین تدبیر چاہیے

ظاہر اقدس دیکھو گے پیغمبر کو تم
ہیں ابابکر و عمر عثمان حبیب مصطفیٰ
و ولی حق وصی مصطفیٰ شیر خدا زوج بتول
بچ نہیں سکتا گنہگار کوئی بغیر امداد رب
قبر میں آوی عمل شکل مجسم بنکے پاس بالضرور
کہوی کہ ہوں تیرا عمل تو جان لے مجھکو فنا

ق

ایک بلا آئی تھی اوس دم ہم پہ جیا شیطان سے
آیتیں دیکھو ذرا جاکے میان قرآن سے
ہے امیر لافتی اونکا لقب یزدان سے
یہ حقیقت میں ہے باہر میری تو امکان سے
سمجھے جو شئے تیں ہیں بری نہ حضرت انسان سے
ہیں فرشتہ ہوں نہوں ہرگز کوئی حیوان سے

صدق سے جو عشق کے بیمار کیسے تھے اویس
مرتبہ اعلےٰ تھا اونکا حضرت سبحان سے

دل زبان کو کچھ تو کہنا چاہیئے اذکار سے
لا الہ کا ذکر کر سے تم ہیں سبھی تو جانو یہ
ست بہشتوں کم ذرہ بہی ہی مثل نگس و شہد کے
ہوش رکھو اور گوش کر رکھو کچھ تو دنیا سے غرض
از برای احمد مرسل شہنشاہ عرب
یا الہ العلمین تجھ سے دعا ہے روز و شب
ای شفیع عاصیان ای رحمۃ للعلمین
ای دستگیر بیکسان ای صاحب غربا نواز
ای معدن جود و کرم ای سید و الا ہمم
قبر میں پرسش اگر ہو یہ کہوں میں دو جواب

کیا شکایت کرے ہو گردش ادبار سے
یہ ہی آتی ہے صدا ہر وقت بس گلزار سے
فی الحقیقت سمجھے دنیا جیفہ مردار سے
پہر تجلی تجھ پہ ہو وی حضرت غفار سے
ای میری رب ای میرے حق دی بچا اون نار سے
دن قیامت کے اوٹھوں میں زمرۂ ابرار سے
میں ہوں شرمندہ عمل سے اور بد کردار سے
ہو عنایت مجھ پہ تو للہ اب تری سرکار سے
ہو حضوری اب عطا مجھکو تری دربار سے
مجھ سے مت پوچھو کہ ہوں امت شہ ابرار سے

صدق سے بیکس پڑا ہو ہند سے جلدی بلا
رات دن ہے التجا تجھ احمد مختار سے

محمد نے جو رہ بتائی نہ ہوتی
اگر پیدا ہوتی نہ ذات محمد
نہیں پیدا ہوتے جو حضرت ہمارے

کسی طرح ہمکو رہائی نہ ہوتی
خدا کی قسم پہر خدائی نہ ہوتی
کسی کی خدا تک رسائی نہ ہوتی

قیامت میں احمد جو ہوتے نہ حامی — کبھی بھی کسی کی رہائی نہ ہوتی
بلا شک ہی ہوجاتے ہم سارے گمراہ — جو رہ سیدھی ہمکو بتائی نہ ہوتی
پہ قید میں گرتی ساری خلائق — بھلائی برائی جتائی نہ ہوتے
نہیں نار دوزخ سے کوئی بھی بچتا — شب اسریٰ بخشش کرائی نہ ہوتی
جو حضرت کی تکذیب بوجہل کرتا — کسی طرح اوسکی برائی نہ ہوتی
جو ابلیس سرکو نہ حق سے پھراتا — کبھی اوسنے خواری اوٹھائی نہ ہوتی
جو نمرود و قارون رہ حق پہ چلتے — کبھی بھی پہر اونکی ہنسائی نہ ہوتی
جو شداد دعوا خدا سے نہ کرتا — کوئی خواری اوسنے اوٹھائی نہ ہوتی
نہیں غرق فرعون ہوتا کبھی بھی — خودی جو کہ دل میں سمائی نہ ہوتی
نہ کہتے بلال حبشی نام احمد کو — کشش دل میں احمد جو آئی نہ ہوتی
مرض بڑہتا جاتا بلا شک ہی زیادہ — اگر درد کی کچھہ دوا سے نہ ہوتے
نہیں کہنچتا سنگ آہن کو ہرگز — جگر میں جو الفت سمائی نہ ہوتے
عمر چھوڑ کر بت پرستی نہ آتے — محبت جو حضرت سمائی نہ ہوتی
نہیں پیدا ہوتی یہہ مخلوق ساری — مقدم جو رحمت خدائی نہ ہوتے
کوئی پالنا کرتا اپنے نہ بچے — جو خلقت پہ شفقت آئی نہ ہوتی

نہیں لکہتا اے صادق تو کوئی مصرع
مدد حق سے جو تجھہ پہ آئی نہ ہوتے

خیال احمد مرسل میں جسکا دل لگا ہے — سمجھہ لو فتنہ محشر سے اوسکو کچھہ نہ کھٹکا ہے
چلے جو سنت احمد پہ پہنچیگا وہ جنت میں — چلے جو راہ شیطان پر حقیقت میں وہ بھٹکا ہے
ذرا قارون کے قصہ کو تو عبرت سے نظر کر لو — اوسے اوندہا نصیبہ نے کہاں پہ جا کے پٹکا ہے
جو ایکدم بھی نہیں غافل ہی ذکر حق سے دنیا میں — یہ جانوں تم قیامت میں اوسے خطرہ نہ جھٹکا ہے
نہ محشر کا اوسے خطرہ نہ دہشت قہر کی ہرگز — رسول دوسرا کا عشق جس دلمیں کہ لٹکا ہے
اوسے دنیا کی کچھہ پروا نہ عقبی کی او خواہش — فلک نے کوچہ وحدت میں لا کے جسکو پٹکا ہے

آپ کے روضۂ انور کی جو مٹی ملجائے
لطف کیا ہووی بھلا اور مزہ کیا ہووے
ایک گوشہ مین پڑون جاکے کہین مین چھپکا
یہ وصیت ہے کہ ملدینا کفن مین میرے
نفس پر اپنے کرینگا وہ تو بیشک ہی جہاد
دل دکھاوینگا نہ جنبی کا کبھی وہ مطلق ؛
مرتے دم تک نہ کبھی میدہ کی روٹی کھائی ؛
سیر ہو کر نہ کبھی آپ نے کہانا کہایا

رگڑون مین آنکھیں ای رفعت دین تھوڑی سی
روضۂ پاک پہ رگڑون مین جبین تھوڑی سی
جای یثرب مین جو ملجائی زمین تھوڑی سی
خاک روضہ کی جو ملجائی کہین تھوڑی سی
جس بشر مین ہو اگر الفت دین تھوڑی سی
ہووی اوس شخص مین جو شفقت دین تھوڑی سی
تہی غذا آپ کی بس نان جوین تھوڑی سی
کہانا کہایا بہی تو بس نان جوین تھوڑی سی

بہکتا پھرتا ہے دنیا مین جو یہہ صدق ترا
دو محبت اسے ای سرور دین تھوڑی سی

آج وہ شمس الضحے صل علی آپنکو ہے
آسمان سے ہی ندا ہووینگا اب فضل خدا
خشک سالی دور ہوگی تہی فلک سے یہہ ندا
جسکے آپکی خبر مدت سے دیتے تھے رسل
سنکے تھے جنات ہوجاؤ مسلمان کافرو
حکم تہا موقوف ہوجاوین عذاب قبر سب
تہی جہانکے سب چرندون اور پرندون مین خبر
کرتے تھے نعرہ یہی کوہ و شجر جن و ملک
سیڑہیان فردوس کہولتا تہا یہی رضوانکو حکم
تہا زبانون پر فرشتون کی یہہ تسبیحات کلام

مالک ہر دو سرا صل علی آپنکو ہے
آج وہ نور ہدی صل علی آپنکو ہے
آج وہ بحر سخا صل علی آپنکو ہے
آج وہ بدر الدجے صل علی آپنکو ہے
آج وہ خیر الورے صل علی آپنکو ہے
آج وہ فخر سما صل علی آپنکو ہے
آج فخر انبیا صل علی آپنکو ہے
آج وہ صدر علی صل علی آپنکو ہے
وہ حبیب مصطفے صل علی آپنکو ہے
وہ محمد مصطفے صل علی آپنکو ہے

صدق دل سے تم مسلمانون پہ ہو ہر دم درود
شافع روز جزا صل علی آپنکو ہے

ولہ

مری دلمین لگی ایک گل جھڑی ہے ... لکھون مین نعت احمد جو بڑی ہے
نہو وے گی ثنا کچھ بھی کسی سے ... ثنائے احمد مرسل بڑی ہے
نہین انسان فقط ذاکر ہین حق کے ... اوسی کے ذکر مین بوٹی جڑی ہے
ق
پناہ دے اے خداوندا تو اوس سے ... قیامت ایک مصیبت جو کڑی ہے
نہین ہے انتہا تیرے کرم کی ... تری رحمت تو سب سے ہی بڑی ہے
نہین مانونگا مین جاے بغیر اب ... اگر قسمت مدینہ سے لڑی ہے
خدا سے آہ تجکو کیون ہے غفلت ... اجل سر پر ترے ہر دم کھڑی ہے
چلا جا تو کسی باعث سے طیبہ ... یہی تو بات دلمین اب اڑی ہے
صحابہ کا نہ مانے جو کہنا ... خدا کی مار ہے اوسپر پڑی ہے
جہنم کی پناہ مانگو خدا سے ... بلاشک اوسمین آتی بو سڑی ہے
وہ دوزخ مین چلے جاوینگے لاریب ... محبت مال جنکو یان بڑی ہے
رسول حق کا جو منکر ہوا ہے ... اوسی کے واسطے آتش کڑی ہے
یہ سیدھے جاوینگے جنت مین بیشک ... محبت جنکو حضرت سے بڑی ہے
پڑی ہے سب کو نیکی کسی کو ... ہمین تو فکر یثرب ہی پڑی ہے
مصائب دنیوی کچھ بھی نہین ہین ... مصیبت قبر سے ہی کڑی ہے
نہین لکھ سکتا تھا مین ایک مصرع ... سرے اوپر تو رحمت حق پڑی ہے
خداوندا دکھادے تو مدینہ ... دعا تجھ سے یہی اب ہر گھڑی ہے

اب ہو جا صدق تو اوسپر سے قربان
سر جسپر خاک یثرب کچھ پڑی ہے

نکلینگے مر کے تو ارمان بڑی مشکل سے ... جاؤنگا روضۂ سلطان بڑی مشکل سے
دیکھ سکتے ہین مجھے حضرت کے سخت شفا ... لائے کفار ہین ایمان بڑی مشکل سے
جنت ملنا انکے بیچارے تو آسان نہین ... ہوتے ہین کامل عرفان بڑی مشکل سے
ورد کرنے مجھے دیتا نہین ابلیس لعین ... پڑھتا ہون سورۂ فرقان بڑی مشکل سے

نفس امارہ کی مشکل ہی ذرا سہل نہیں — زیر ہوتا ہے یہ شیطان بڑی مشکل سے

پہنچکر ورد غم و رنج و الم منزل راہ — جا دین شرب مین انسان بڑی مشکل سے

حفظ کر لینا تو ہر ایک شخص کا ہے کام نہیں — یاد ہوتا ہے یہ قرآن بڑی مشکل سے

ورد قرآن کا حفاظ کو ہے سخت و شدید — منزلین ہوتی ہین آسان بڑی مشکل سے

جو کہ پڑھتے نہین حفاظ مین منزل اپنی — پڑھتے ہین پھر تو وہ قرآن بڑی مشکل سے

کھیلتے رہتے ہین بشوق جو اکثر لڑکے — یاد کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

کاہلی سے جو پڑھا کرتے ہین اکثر انسان — ختم کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

شغل مین رہتے ہین دنیا کے جو ہر دم انسان — انکو یاد آتا ہے قرآن بڑی مشکل سے

رات دن فکر معیشت مین پڑا رہتا ہون — اب تو پڑھتا ہون مین قرآن بڑی مشکل سے

نفس شیطان لیئے پھرتا ہے خواہش سے مجھے — مانیگا میرا یہ فرمان بڑی مشکل سے

ہے زبان میری تو آلودہ گناہون سے بڑی — نام لیتا ہون مین سبحان بڑی مشکل سے

کہا ہے کتنا جوانی مین کرو اسکا حساب — لگے گی اسکی تو میزان بڑی مشکل سے

ق

بھول جاوینگے گناہونکو گنہگار شقی — انکو یاد آوینگے عصیان بڑی مشکل سے

دست و پا بولینگے جب بھی تو نہو دینگے مفر — جاویگا انکا تو نسیان بڑی مشکل سے

آپکو سمجھے مسلمان ہین مسلمان در گور — ہوتے انسان ہین مسلمان بڑی مشکل سے

نفس فرعون نہین مانیگا ہرگز کہنا — زیر ہو ویگا یہ ہامان بڑی مشکل سے

رزق دنیا مین تو سب پاتے ہین بی رنج پرند — روزی پاتے ہین یہ انسان بڑی مشکل سے

اسم اعظم تو ہر ایک شخص پہ دشوار ہے صدق — سیکھے ہین اسکو تو انسان بڑی مشکل سے

چاہیے یارون یہ نہین چاہیے کرنی سختی — سیدھے ہوتے ہین یہ حیوان بڑی مشکل سے

کاہلی صدق نہ کر اور کرے جا محنت
ختم ہو ویگا یہ دیوان بڑی مشکل سے

کہتا صدا ہون تجھسے روضہ نبی دکھا دے — شیدائی مدینہ جلدی مجھے بنا دے

ہے آرزو یہ میری ہے یہ تمنا میری — وہ سبز گنبد اپنا مولا مجھے دکھا دے
ہے اشتیاق کب سے جانے ہے تو مولا — اپنے کرم فضل سے زیارت مجھے کرا دے
مل جائے خضر مجھکو یہ ہی کہوں میں اوس سے — راہ مدینہ آسان کوئی مجھے بتا دے
ہے التجا میری ہے یہ دعا ہی میری — پردہ دوئی کا میری ای رب کریم اوٹھا دے
ای مالک کریمی ای خالق رحیمی — جو ہوں بلا میں دنیا سب ہم سے تو ہٹا دے
ہے یہ دعا ہماری بار الٰہ تجھ سے — عصیان ہمارے بدتر جو ہوویں تو مٹا دے

کرتا ہے عرض تجھ سے رو رو کے صدق عاجز
زیارت نبی کی اسکو تو اے خدا کرا دے

ہم عاشق ہیں جمال مصطفیٰ کے — شہنشاہ وہ ہیں سب شاہ و گدا کے
وہ کل مخلوق سے بہتر ہیں افضل — نبی عاشق وہ ہیں خدا کے
بھلا ہو وے بیان کیا اونکا رتبہ — حقیقت میں محب ہیں وہ خدا کے
خدا عاشق ہے اونکا اور شیدا — وہ عاشق ہیں بلا شک کبریا کے
یہہ جانوں مرتبہ اونکا ہے عالی — رسول آخری وہ ہیں خدا کے
ہمیں اچھا نہیں لگتا ہے کچھ بھی — فدا ہیں ہمتو روی مصطفیٰ کے
نہیں کھٹکا ہمیں روز قیامت — کہ ہم ہیں امتی خیر الوریٰ کے
ہمیں ہے پل سے ہرگز کچھ نہ وحشت — کہ شافع آپ ہیں روز جزا کے
ہمیں اعمال بد سے ہے نہ خطرہ — مطیع ہیں ہم جناب مصطفیٰ کے
ہمیں ہے قبر کی کچھ بھی نہ ہیبت — کہ پیرو ہم تو ہیں خیر الوریٰ کے
پڑھو صلوات حضرت پر بکثرت — سنون سیلا و سلطان دل لگا کے
تری الفت میں یا میری شہنشاہ — مر گئے استخوان اپنے گلا کے
شب اسریٰ محبت سے کرم سے — بٹھایا مرتبہ حق نے بلا کے
تری عادت کا قرآن ہے گواہ شاہ — ترے اخلاق میں صدق و صفا کے
گئے رفرف پہ حضرت آگے بڑھ کر — رکے روح الامین سدرہ پہ جا کے

خدا سے کہہ کے شب مین بلا شاہ
بلاشک آپ ہین عالم مین زندہ
تجھی سے ملتجی ہون میرے اللہ
لگاتا ہون سے تا فقرا تلک بس
گنارہ کر ثواب فرزند و زن سے
ازل مین تھے بڑے خوشحال ہم تو
گدا سے لیکے ایک دن تا شہنشاہ

کہ ہین محتاج ہم تیری دعا کے
بھی کہتا ہون سب مین غل مچا کے
مردون حضرت کو شعر اپنے سنا کے
سبھی محتاج ہین رب علا کے
بسر کر عمر ہستی سب مٹا کے
پریشان حال ہین اب یان پہ آکے
چلے جاوینگے کوچہ مین فنا کے

چلا جا صدق طیبہ مین بصد شوق
چٹائی ایک دن تو بھی دبا کے

رسول دو جہان خیر الوریٰ کی آج محفل ہے
سراپا گوش ہو جاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ ادب سے امتی محبوب تم ہو
سنو چلکے بھی یک لمحہ درود دن ذرا صاحب
پڑھو صلوات کثرت سے نہ غافل ہو ایک لحظہ
مرض سے ہین جو بدت سے شفا پائین بلاشک وہ
لگاؤ عطر لیکر و پھین پڑھو صلوات تم دل سے
پیو شربت اور پاتین نہ دنیا می کدورت کہ
خوشی ہے آؤ اس جا پہ سنو میلاد تم دل سے
رکھو سر گنبد آنے سے جہانتک تم سے ممکن ہو
گلاب پاش سے چھڑکاؤ کرو ساری انجمن کو

حبیب کبریا اصل علیٰ کی آج محفل ہے
حبیب حق محمد مصطفیٰ کی آج محفل ہے
رسول دوسرا بحر سخا کی آج محفل ہے
شفیع عاصیان روز جزا کی آج محفل ہے
شہ عالم جناب مصطفیٰ کی آج محفل ہے
طبیب دردمندان نور ہدیٰ کی آج محفل ہے
جو چاہو منتہائے انبیا کی آج محفل ہے
شہ ہر دوسرا احمد علی کی آج محفل ہے
کریم باسخا حلم و حیا کی آج محفل ہے
نبی پیشوا بدر الدجیٰ کی آج محفل ہے
خوشی ہو صاحب کہف الوریٰ کی آج محفل ہے

پڑھے جا صدق صلواتین بکثرت اور سجدہ تو
شہ عالی نسب شمس الضحیٰ کی آج محفل ہے

پیہہ ہے میلاد سلطانِ پیمبر حق کے پیاریکا
فرشتے سننے آتے ہین پیمبر کی ثنا یارو
ثناءِ احمدِ مرسل کا سننا عین ایمان ہے
ثنا جو احمد مرسل پڑہی جاتی ہے یہان جانو
فرشتے پڑہتے ہین آکر درود پاک حضرت پر
نہین ہے قید اس محفل کے رتبے کی ذرا لوگو
اوٹہاتے ہین جے دنیا تو آخر سیم و زر انسان
ملیگا حشر مین اوسکو بلاشک آب کوثر بہی
بہلاوے ہے یہ محفل غم الم عالم کے کل بیشک
مدینے مین جو آئے جدا ہو جائین گنہ اوسکے
ملے محشر مین اوسکو سلسبیل آب بہی جنت
پہر چاہیے بیٹہہ جانیکی ادب سے بس خموش اے دل

یہان اب شانِ احمد پڑہ سنائے جسکا جی چاہے
ثنائے احمد مرسل پڑہائے جسکا جی چاہے
اب اُخری کو وہ دنیا سے کمائے جسکا جی چاہے
وہ آکر آخرت اپنی بنائے جسکا جی چاہے
ملایک صلواتین کہڑ پڑہائے جسکا جی چاہے
ہر ایک دن مین ہر ایک باہ مین کرائے جسکا جی چاہے
اوٹہا کر مال و دولت یان دکہائے جسکا جی چاہے
خدا کی راہ مین شربت پلائے جسکا جی چاہے
غم و رنج اپنا دنیا سے بہلائے جسکا جی چاہے
یہہ فرمایا ہے حضرت نے اب آئے جسکا جی چاہے
وہ بہر حق یہان پانی پلائے جسکا جی چاہے
ادب سے اپنے آپ ہی کو بٹہائے جسکا جی چاہے

غزل پڑہنا ادب سے صدق سے پہر نیاز اس دم
ادب سے بزم مین سُن نے اب آئے جسکا جی چاہے

محفلِ اقدس مین صافی دل سے آنا چاہیے
اس جگہہ ہوتی ہے رحمت حق تعالیٰ کی نزول
بات کرنے سے ہے محفلین نہین کچہہ فایدہ
دشمنونکو دو نہ محفلین کبہی ہرگز جگہہ
گہر بلا کر محفل اقدس مین موافق حیثیت
شامیانہ ایک پہولونکا لگا دو ای فتا
ایک چہپر کہٹ بہی لگا کہ محفل میلاد مین
ہو تنک بہی بہت سا اور ہو کچہہ اہتمام
کر کے چہڑکاؤ بہی محفلین گلاب پاش سے

درد و غم اب سارے دنیا کے بہلانا چاہیے
بشر اب پہر رحمت یان پہ آنا چاہیے
عشق حضرت مین اب آنکہین ہی رولانا چاہیے
بس محبون کو ہی محفلین بلانا چاہیے
بس خدا کی راہ مین شربت پلانا چاہیے
فرش مخمل کا ہر اک جا پر بچہانا چاہیے
نعت اوسپر احمد مرسل پڑہانا چاہیے
ایک چوکی پہر مدح خوان بچہانا چاہیے
مدح خوان اوسوقت مجلس مین بلانا چاہیے

کہتا تہا یہہ بانجھو نبی بالکہ دید دو فرخ
رضوانکو تبرک دیکہہ آتا تہا تعجب
خادم بہی باندہے کمر کہڑے تھے اوس رات
جنت نے ایہت دیکہہ سناری یہی بولے
چرخ اول کے ملایک تو یہی کہتے تھے باہم
کہتے تھے یہی قدسی آپسمین ہمہی مل مل
آپسمین اچنبھے سے یہی کہتے تھے قدسی
چرخ دوم پہ تبرک دیکہہ کے آدم بولے
یہہ یہی کہتے تھے اچنبھے سے بحال خوش
دیکہہ کر کہتے تھے ادریس پہلو کو وہان
چرخ سوم سے کسی جا پہ یوسف بولے
چرخ چوتھے پہ تو گویا ہوئی یہہ حضرت عیسے
طبق پنجم سے کسی جا پہ سلیمان بولے
کہتے براق تھے آپسمین براق نبوی کو
کیون شوخی مچاتا ہی ذرا آہستہ تو ہم
کہتے تھے یہہ کسی جا سے خلیل و اسحق
طبق چہٹوین پہ یہی کہتے تھے حضرت یونس
چرخ ہفتم پہ یہی کہتے تھے موسی ہارون
در سدرہ پہ کہے جبریل پکارے کی اوس
خضر و الیاس نے دیکہی جو کسی سمت جلی
آئی جبریل جو در پر تو یہہ گویا ہوئی حضرت
وقت چلنے کی یہہ فرمانے لگے شاہ لولاک
دست بستہ ہوئی جبریل ادب سے یہہ کہا

افسردہ سی اس رات مین ناریں سقری کیون ہے
یاقوت کے پردون مین لگی بفت زری کیون ہے
زینت بڑی اس وقت مین حورون نے کری کیون ہے
تار زرین سے اطلس مین کری بخیہ گری کیون ہے
جبریل کمر باندہے پئی نامہ بری کیون ہے
عرش اعظم سے یہہ جبریل پہ فرمان بری کیون ہے
باندہے ہوئی صف نبیونکی اس جا کہڑی کیون ہے
شیر فردوس کٹورون مین ہر ایک جا دہری کیون ہے
زنجبیل اب گلاسون مین قرینہ سے بہری کیون ہے
یہہ گیلی کوزون مین اب برف سی قند و شکر کیون ہے
آج بکہرا ہوا ہر چرخ پہ نور قمری کیون ہے
کوثر کے آفورون مین طہورا سی بہری کیون ہے
سنورا ہوا براق ہر ایک شکل پہ پری کیون ہے
اس طرح سے رفتار مین تو لبک دری کیون ہے
یہہ گرمی شدت نبری اب دلین بہری کیون ہے
اس رات ہر ایک قیدی جہنم سے بری کیون ہے
اس شب مین ہر ایک جا صفائی سی کری کیون ہے
دہوم یہہ کسکی ہے یہہ جلوہ گری کیون ہے
نور ہی نور ہے ہر سمت جلوہ گری یا کیون ہے
کہنے لگے یہہ تخت زمرد پہ دہری کیون ہے
میکال نے اسوقت یہہ تکلیف کری کیون ہے
اس وقت مین براق نے یہہ شوخی کری کیون ہے
یا شاہ امم چلنے کا اب دیر کری کیون ہے

جلوۂ یار بھی وحدت سے پکارا اوس دم
عرض کرنے لگی کرسی بھی بصد عجز و نیاز

ای فخر امم آؤ چلے دیر کری کیوں ہے
بادشاہ ہو تو بیٹھے اب دیر کری کیوں ہے

سن نے کو ملک آئے فلک سے ہیں اوتر کے
بتلا دے بھلا صدق یہ اب جلوہ گری کیوں ہے

تقدیر یہ مری گردش دنیا سے پھری کیوں ہے
ایک مدت سے پشیمان تھے گلشن میں خزاں سے
تنہا پھلا ہوا تھا چمن میں سو کبھی ہری تھی
بلبل بھی کہتی تھی ہر ایک شاخ شجر پر
بتخانوں میں جا کر تو یہی کہتے شیاطین
اک جا جمع ہو کے یہی کہتے تھے کاہن
کہتا تھا یہی سرو تعجب سے تو ہر بار
پہنے ہوئے ایک طوق یہی کہتا تھا شیطان
روز میلاد ہے سلطان شہ مرد و سرا

دل نے مرے اس رات میں فریاد کری کیوں ہے
اب پھولے ہوئے نخل میں مرجائی تری کیوں ہے
ایک نور کی گھٹا بدلی سی عالم میں گری کیوں ہے
گلشن میں چلی اب یہ نسیم سحری کیوں ہے
ہر طرح کی ابلیس کو یوں دردسری کیوں ہے
بے حال پریشان گریبان و دربدری کیوں ہے
یہ چاک قبا غنچوں نے گلشن میں کری کیوں ہے
اس روز تجھے قید میں نارستری کیوں ہے
یوں فرش سے اب عرش تلک جلوہ گری کیوں ہے

اے صدق تو کیوں ہوتا ہے حیران پریشان
ان شعروں کے لکھنے میں تجھے دردسری کیوں ہے

حضور اقدس میں ای صبا تو بہت ادب سے سلام کہنا
دلا جو جاوی مدینہ کو بھی تو اس سے عقدہ بیان کیجو
یقین ہے پاویگا وہ تو جنت نہ خطرہ ہویگا اسکو دوزخ
جو باد صر تو طیبہ جاوی ہے تجھ سے یہی تو عرض میری
پڑا ہوں حسرت سے غم میں ہجر نہیں طاقت نہیں ہے یارا
پڑھیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی کہا تھا حضرت نے حق میں اسکے
پڑھیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی مقام ہوگا بہشت اوسکو
اگر تو جاوی نسیم شب پیام دی ہے یہ صدق تجکو

یہ میری ہجرت یہ میری فرقت یہ میری کلفت کلام کہنا
زبان تمہیں اپنی حضور والا تو سارا شوق و کلام کہنا
جو عمر اپنی میں ایکدفعہ بھی درود پڑھکر سلام کہنا
رسول اکرم کے روضہ اوپر تو اسے میرا پیام کہنا
اگر تو جاوی نسیم اوٹھکر تو اسے یہی کلام کہنا
منادی کرکے یہ مژدہ جنت بلال جا کر عوام کہنا
بلال حبشی سے پہلے جنت پہ کلمہ جا کر عوام کہنا
تو مست بہشت سلام اسکا حضور اقدس تمام کہنا

بڑا ہے ہجران میں صدق عاجز بلالو اب تو مدینہ اسکو
حضور عالی میں باد صرصر تو جا کے مطلب تمام کہدے

جو مال اپنا خوشی دلسے نبی کی رہ میں تمام کر دے
خدا ہی برحق اوسکے اوپر ہمیشہ دوزخ حرام کر دے

جو بیٹھے گوشہ میں ایک جگہہ پہ چھپا اپنی بزرگی رکھے
تو حق تعالے ضرور اوسکا تمام خلقت میں نام کر دے

رسول حق نے کہا ہے بیشک کہ حق سے مانگو دعا تو ہمیشہ
کرم سے اپنے وہ بعد مردن ہمارا جنت مقام کر دے

بہت سی نیکی ملیگی تجکو عظیم ہوگا ثواب بیحد
جو پھر اللہ خوشی دلسے کسیکا جا کے تو کام کر دے

جو کہا دے کم جو ہووے کم کم خدا کا بیشک ولی ہو وہی
جو اپنے تہوڑا سا پھر خلقت وہ نیند اپنی حرام کر دے

نہ رکھے حاجت کسیکی اوسکو نہ ہووے پروا کسیکی اوسکو
جو یادِ مولا میں اشتار ہوی کہ صبح اپنی سے شام کر دے

یہی تو کہوے ہے صدق ہر شب خدا سے اپنے بصد زاری
تو پورا حاصل ضرور مطلب بحق احمد تمام کر دے

زبان پر جب محمد مصطفےٰ کا نام آتا ہے
مزا مصری و شکر سے بہی زیادہ دلکو بہاتا ہے

کسی صورت کسی ڈہب سے مدینہ میں چلا جاؤں
خداوندا یہی اب دلمیں میرے شوق آتا ہے

گنہ اوسکے تو جہڑتے ہیں مثال خشک پت جہڑ کے
محبت اور الفت سے مدینہ جو کہ جاتا ہے

اوسے لذت نہ کہانے اور پینے میں ہے مطلق
خدا جسکو شراب عشق احمد کچھ پلاتا ہے

نہ کچھ اچھا لگے گلشن نہ کچھ اچھا لگے گل بن
رسولِ دوسرا کا عشق جس دل میں کہ آتا ہے

گنہ اوسکے نہ ہوں ایک ذرہ اوسکے اوپر کچھ
مشرف ہو جو مکہ سے مدینہ پھر جو جاتا ہے

پڑہے صلوات حضرت پر جو الفت اور محبت سے
خدا ہی فضل سے اپنے گنہ اوسکے مٹاتا ہے

بچاوے خدا اوسکو ہر ایک آفت مصیبت سے
جو محفل سرور عالم محبت سے کراتا ہے

یہی چٹک لگی رہتی ہے ہردم صدق مضطر کو
خدا اب دیکھیے اسکو مدینہ کب دکہاتا ہے

خدا کا عشق جس دلمیں کہ عظمت سے سماتا ہے
وہ دل دنیا و مافیہا کو سارا بہول جاتا ہے

جو ہیں وصف و صفت ہوی وہ سب اللہ کا بیشک
اوسے ہر لحظہ ہر لحجہ خدا ہی یاد آتا ہے

وہی خالق ہے خلقت کا وہی مالک ہے عقبےٰ کا
وہی عزت بہی دیتا ہے وہی ذلت بہی دیتا ہے

رسول دوسرا اسکا نام جو لیوے وضو کر کے محبت سے — نہ اوس جا پہ نہ اوس گھر میں کبھی کوئی بلا ٹھہرے
نہیں ہونکا فرشتونکا نہیں اوس جا گذر ہرگز — جہاں معراج میں جاکر جناب مصطفےٰ ٹھہرے
بہت نبیونکی تھی خواہش کہ امت ہم محمد ہون — زہے قسمت کہ ہم امت جناب مصطفےٰ ٹھہرے

سہرا اچھا ہے (بہلا) ہو کر تو جاوے صدق جنت میں
نہ کر اس بات کی پروا جو دنیا میں (برا) ٹھہرے

تمامی خلق سے افضل وہ ختم الانبیا ٹھہرے — رسولوں میں بہی وہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ٹھہرے
شفیع خلق موسیٰ اور نہ عیسیٰ انبیا ٹھہرے — شفیع عاصیان محشر جناب مصطفےٰ ٹھہرے
زمین سے عرش پر جاکر جناب مصطفےٰ ٹھہرے — مراتب بڑھ گئے ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے
حسینوں میں گنے جاتے ہیں بیشک یوسف مصری — حسین ایسے محمد تھے کہ آئینہ خدا ٹھہرے
نہیں ہے پاس سے خطرہ ہمیں روز قیامت میں — ہمارے ساقی کوثر - جناب مرتضیٰ ٹھہرے
بہلا اب کیا ہیکا خدشہ بہلا اب کیا بلی دشت — ہماری پشت پر حامی شہ ہر دوسرا ٹھہرے
انہیں کا نور ہے اول انہیں کا نور ہے آخر — رسولوں میں ہوئی ایسے کہ کل کے پیشوا ٹھہرے
نہو زاہد کبھی انسان کہانا اچھے کہانے سے — وہی صوفی ہے عالم میں کہ اوسکی جو غذا ٹھہرے
بڑا ہی ناز ہے ہمکو بڑا ہی فخر ہے ہمکو — کہ خاص الخاص ہم امت جناب مصطفےٰ ٹھہرے
مراتب میں صحابہ کے محبت ایسے رکہو تم — ابوبکر و عمر عثمان سب کے مقتدا ٹھہرے
محبت میں رسول حق کے بہکر گیا کیا شبہ اسکا — کہ بوبکر و عمر عثمان سب کے پیشوا ٹھہرے
تہے یہ عالم بوحنیفہ و شافعی و مالکی و حنبلی — یہ ہیں فقیہہ و مجتہد بیشک ہماری مقتدا ٹھہرے
جناب غوث کو رتبہ دیا حق نے طفیل سرور عالم — کہ وہ ہادی طریقت میں ہماری رہنما ٹھہرے

نہ کہہ تو صدق کچھ دہشت ذرا ہول قیامت سے
ترے حامی تو ہے آقا علی مرتضیٰ ٹھہرے

خدا اب مدینہ دکہادے مجھے — محمد کی زیارت کرادے مجھے
سمائی ہے نظروں میں صورت محمد — خدا اب تو جلدی دکہادے مجھے
فنا کر دے اب عشق احمد میں خالق — اسی عشق میں اب فنا دے مجھے

ہوا ہون مین مشتاق زیارت کا بیحد ۔۔۔ دکھادے دکھادے دکھادے مجھے
ترا کوچہ وحدت کہان ڈہونڈہون یارب ۔۔۔ توہی کوچہ اپنا بتادے مجھے
مرون پہلے اس سے کہ ہووی زیارت ۔۔۔ نبی کا تو جلوہ دکھادے مجھے
تو صدقہ محمدؐ کا اے میری خالق ۔۔۔ عذاب لحد سے بچادے مجھے
مین سوتا ہون غفلت مین ہردم الہی ۔۔۔ تو احمدؐ کا صدقہ جگادے مجھے
یہی عرض ہے تجھسے میری خداوند ۔۔۔ ق ۔۔۔ تو وحدت کا پردہ اوٹھادے مجھے
ترا بندہ ہون مین گنہگار بیشک ۔۔۔ تو راہِ حقیقت دکھادے مجھے
پڑا رہتا ہون رنج دنیا مین بے حد ۔۔۔ غم دنیا سے اب چھوڑادے مجھے
بڑا خدشہ رہتا ہے ہولِ قیامت ۔۔۔ غم عقبی اب تو بہولادے مجھے
سفر ہند سے تو کرا کے خداوند ۔۔۔ مدینے مین کچھ دن بسادے مجھے
جو ملجائے خضر اوس سے یہی کہون مین ۔۔۔ تو یثرب کا رستہ بتادے مجھے
محمدؐ محمدؐ ہی بولون خدایا ۔۔۔ یہی شغل اب تو بتادے مجھے
مبری سانس سے نکلے ہردم محمدؐ ۔۔۔ اسی ورد پر حق لگادے مجھے
خدایا بحق علیؓ اور صحابا بدری ۔۔۔ تو نیکون سے اپنے ملادے مجھے

دعا صدق کی ہے یہی اب خدایا
لقائے تو حضرت دکھادے مجھے

ساغر الفت پلایا یار نے ۔۔۔ مجکو شیدائی بنایا یار نے
اک نظر دکہلا جمالِ دل فریب ۔۔۔ عشق مین اپنے پہنسایا یار نے
آپ پردے مین ہے بیٹھا ماہ رو ۔۔۔ دل سے ہمکو ہے بہولایا یار نے
عشق نے مجکو کیا صورت ہلال ۔۔۔ درد مین اپنے گہولایا یار نے
اک جھلک اپنی دکہا کے برملا ۔۔۔ ہمکو دیوانہ بنایا یار نے
جبکہ پوچھا اوسکا تہا مین نے پتا ۔۔۔ لامکان پر گھر بتایا یار نے

نہ زمین پر بھی نہین ملتا نشان
پھرتا ہون اسکو مین پر جا دربدر
دربدر مارا پڑا پھرتا ہون مین
دیکھتا ہے وہ تو ہمکو ہر گھڑی
قید کرکے اپنی الفت مین بڑا
کر کے شیدا اپنے اوپر پھر ملا
پوچھتا ہون اوسکو مین تو کو بکو
دل صبر الیجا کے کوسون تک اوڑا
کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا ہون مین
اب چھوڑا کر اپنی الفت مین وطن
جلوہ اک دکھلا کے غایب ہو گیا
اب تو وہ ہو گیا ہے آشنا
ڈھونڈھتا ہون اوسکو مین تو چارسو
جستجو تا حق کو ہے بے فایدہ
دیکھتا ہون صورت اسکی ہر گھڑی
ڈالکر اک عکس سینہ پر مرے
اب سبق اپنے تصور کا دیا
تہا پڑا غفلت سے مین تو نیند مین
خواب مین دکھلا جمال مہ لقا
چھوڑ دنیا مرنے تو زیست مین
آب تہا بس نکل گھر سے غریب
ہم نہ بیٹھے ہین مصیبت درد مین
گھر مین رہکر چند سال و چند ماہ

بے نشان پر گھر بسایا یار نے
در سے اپنے ہے ہنکایا یار نے
جی سے اپنے ہے بھلایا یار نے
ہم سے مکھڑا ہے چھپایا یار نے
ہمکو سودائی بنایا یار نے
عشق سوزان سے جلایا یار نے
مجھسے اپنے کو چھپایا یار نے
عشق کا رستہ بتایا یار نے
ہجر کا کوچہ جتایا یار نے
بے وطن ہمکو کرایا یار نے
بحر الفت مین ڈوبایا یار نے
ہمکو پھندہ مین پھنسایا یار نے
سینہ مین خانہ بنایا یار نے
دلمین تو گھر ہے بنایا یار نے
سینہ کو شیشہ بنایا یار نے
آینہ اپنا بنایا یار نے
جو پڑا تہا وہ بھلایا یار نے
سوتے سے مجکو جگایا یار نے
رات دن ہمکو رلایا یار نے
اپنا رستہ بہہ بتایا یار نے
بستی سے جنگل بسایا یار نے
صدمہ فرقت دکھایا یار نے
پیچ ہمکو ہے کڑھایا یار نے

کھڑے تھے غلمان آستین کمر باندھے ہوئے
حوریں کہتی تھیں پیغمبر کی سواری آئیگی

سبز مخمل کا بچھا واب منقش فرش تھا
آج جنت میں پیغمبر کی سواری آئیگی

کہتے تھے غلمان جسکی دہوم سنتے تھے سدا
جنت ماوی میں اب اسکی سواری آئیگی

وہ نبی جن سے شفاعت چاہینگے سارے نبی
بھلے ہی فردوس میں اونکی سواری آئیگی

شوق میں غلبہ سے کہتے تھے ہماری اوسپر
چونک اوٹھیگا جب پیغمبر کی سواری آئیگی

کیا تزک ہوویگا اور ہوویگا کیا کچھ احتشام
دن قیامت جب پیغمبر کی سواری آئیگی

گر ہو ای صدیق تو آنکھوں سے پا بیشک ضرور
جبکہ میدان حشر میں شہ کی سواری آئیگی

ای خدا ہم سے نہیں نعمت شماری آئیگی
ہاں گنہ سے اپنے ہمکو شرمساری آئیگی

جیسے کہ مصیبت ہے واحسرتا واحسرتا
یاں جو روتے ہیں نہیں وان اونپہ زاری آئیگی

جو بسر کرتے ہیں دنیا میں نمازوں کو قضا
روز محشر ایک بڑی اونکی تو خواری آئیگی

یاد کرکے حشر کو آنکھیں رولاؤ اپنی تم
دن قیامت ایک مصیبت سب پہ بھاری آئیگی

ظلم کرتے ہیں جو دنیا میں گروہ اشقیا
بے تامل حشر میں خوب اونکو زاری آئیگی

تو ہی دے توفیق ہمکو ای خداوند کریم
تیرے بندوں کی کچھ خدمتگذاری آئیگی

جانے والے تو چلے جاتے ہیں یثرب میں ہمیشہ
باری ای خالق خدا کس دن ہماری آئیگی

کون سا وہ زمانہ ہوگا جو چلیں طیبہ میں ہم
ای فلک کب دیکھئے عشرت ہماری آئیگی

محفل میلاد سلطان کا کرو تم اہتمام
محفل اقدس میں حضرت کی سواری آئیگی

تم کرو چھڑکاؤ محفلیں گلاب پاش سے
پھر خوشبو اب یہاں عود قماری آئیگی

تھے شب اسری ملک کہتے یہ جنت میں کھڑی
منتظر تھے جسکے ہم اونکی سواری آئیگی

کہتے تھے یہ قدسیان حور و غلمان کے گروہ
باری باری غرض باری ہماری آئیگی

سر جھکائے بیٹھی تھی جنت کے ایک گوشہ میں حور
دیکھیں کہتی تھی پیغمبر کی سواری آئیگی

ساتھ ہی اوینگا اونکے وہ بلال حبشی بھی
دیکھ لونگی اوسکو میں جب وہ سواری آئیگی

پارکابی میں ضرور ہوویگا وہ حبشی مرا
دیکھے یہہ دکھیا اوسکو غم کی ماری آئیگی

عشق نے کیا غمزدہ سا کر دیا ہے ناتوان
واقعی اب دیکھے یہہ جان نثاری آئیگی

حبشی نہیں حوریاں اپس میں اُس غمگین کو
کہتی نہیں بولو نہ اس سے خود بچاری آئیگی

سمجھنے سے آتی نہیں ہے دیکھنے وہ مہ لقا
آپ ہی سے آپ پہر وہ غم کی ماری آئیگی

چھیڑو تم اسکو نہ ہرگز حوریو بس چھوڑ دو
آج اسکو دیکھنے وہ حق کی پیاری آئیگی

شرم کے مارے نہیں آتی ہے سبکے سامنے
آپ ہی سے آپ یہہ خود جان نثاری لائیگی

کہتی تھیں حوریں سنا کر یہہ بلال حبش کو
چھوڑ دو اسکو آپ ہی وہ شوق ماری آئیگی

اے بلال حبش اک دن وہ ہو مخاطب اس سے کچھہ
آپ کی خدمت میں ایک دن یہ بچاری آئیگی

اک حور کے سے نظر کر اس بلال حبشی کو
رنگ ملکہرا دیکھہ بولی مجھہ یہہ خواری آئیگی

سامنے آکر کیا حضرت سے یہ اوسنے سوال
دن قیامت زوج یہہ دکھیا بچاری آئیگی

اے رسول حق بلال حبش کالا ہے بڑا
مجکو سب حوروں میں اس سے شرمساری آئیگی

تب یہہ فرمایا رسول دوسرا نے جان حور
دن قیامت حوریوں پہ نور باری آئیگی

جنتی سیاہی کے بلال حبش پہ وہ نور ہو
وہ ہی تل تل ہو کے سب پر نور باری آئیگی

خواب میں اوسنے یہ جا دیکھی سواری صدق جان
جس بشر کو عشق حضرت میں خماری آئیگی

طاقت وہ کہاں مجکو بھی کچھہ لکھنے سخن کی
محنت تو اٹھا کچھہ سبھی رنج و محن کی

جو یاد میں سولاکے شب روز ہو مشغول
پروا اوسے نہیں فردوس چمن کی

سو نیہہ کھلی سے ایک نور نکلتا تھا ہمیشہ
یہہ خوبی و تاثیر تھی حضرت کے دہن کی

بلوائیں مجھے آپ در روضہ یہ شاہا
دل شاد ہے میرا اس میں رنج و محن کی

مانگی ہے یہی حق سے دعا میری شب روز
زیارت مجھے ہو اب شاہ زمن کی

جو شہ کی محبت میں ہیں والہ و شیدا
حاجت نہیں ہرگز انہیں دنیا میں کفن کی

کس طرح سے مدینہ کا سفر ہوئیگا ہم سے
گردش لگی رہتی ہے بڑی چرخ کہن کی

ہین ہند مین ناچار ہزار مضطر ہون سولا
اب لیجے بلا مجھکو مدینہ مین میری شاہ
بو جو کہ نکلتی تھی پسینے مین نبی کے
بستے مہک جاتے تھے سب کوچہ و بازار
جو شور کہ جاہ ہوتا وہ ہو جاتا تہا شیرین
اس ہند مین دیکھے ہین خزان بہت سی آہ
آنکھین میری ہو جائین مجلا و مصفا
دنیا مین سبھی مرحلے آسان ہین بیشک
رہویگی پناہ سب کو لوا احمد کے نیچے
خواہش ہے نہین جسکو یہان شیر و شکر کی

زیارت ہو مجھے اب تو مدینہ کے چمن کی
اس ہند مین آتی نہین صورت مجھے امن کی
ایسی بہلا خوشبو تھی کہان مشک ختن کی
جسوقت کہ بو اوڑتی تھی حضرت کے بدن کی
تاثیر بڑی یہہ ہی تھی حضرت کے دہن کی
اب دیکھہ فضا جا کے مدینہ کے چمن کی
پڑ جائے کہین گرد جو یثرب کے چمن کی
ہے قبر کی منزل تو بڑی راہ کٹھن کی
محشر مین کہین ہوگی نہین جا امن کی
فردوس مین ہے اوسکے لیے نہر لبن کی

ای صدق ذرا حق سے تو ایک لحظہ بھی غافل
تجکو نہین اب چاہیے کچھہ فکر سخن کی

جسے حق نے شراب عشق احمد کچھہ پلائی ہے
اوسی پر ٹوٹکر رحمت خدا جلدی سے آئی ہے
محبت جسکے دل مین کچھہ رسول حق سمائی ہے
اوسے مطلب حور و فتنہ غلمانسے غرض کیسی
وہ بیہشت چلے جاوینگے جنت مین خوشی کرکے
وہ بیکھٹکے چلے جاوینگے پل پر سے تو ایکباری
نہین ہستی تہی دنیا کی نہین ہستی تہی کوئی این
نہین ہوتی کبھی دنیا نہین ہوتا کوئی آدم
نہ تہا اسکے کفر و ظلمت پہیلی تہی دنیا سب
بلا اجرت بلا کرامت بلا الحاح بلا [illegible]

اوسے دنیا کی پروا ہے نہ جنت اوسکو بھائی ہے
کہ جسنے محفل میلاد دنیا مین کرائی ہے
اوسے شاہی سے بہتر ہے مدینہ کی گدائی ہے
ہماری جسکے دل مین عشق احمد کچھہ سمائی ہے
جنہون نے محفل میلاد دنیا مین کرائی ہے
خدا کی راہ مین دولت جنہون نے کچھہ لٹائی ہے
محمد کے تصدق سے یہہ بستی سب بسائی ہے
برائی احمد مرسل یہہ دنیا کل بنائی ہے
ضلالت ساری دنیا کی یہہ حضرت نے مٹائی ہے
محمد نے رہ حق ساری عالم مین جتائی ہے

بلا مطلب بلا مقصد بلا حاصل بلا حاجت — رسول دو جہان نے راہ سیدھی بتائی ہے
پڑہے صلوات جو دل سے رحمت اوسپہ حق بیشک — درود دین جو نہین پڑہتا تو اوسکو بہر برائی ہے
اطاعت جو کہ دنیا مین کرے ہے احمد مرسل — قیامت مین اوسی بندہ کی دوزخ سے رہائی ہے
چلے جو راہ بری پہر گرے وہ چاہ دوزخ مین — چلے جو راہ سیدہی مین جو احمد نے بتائی ہے
اوسے دہشت نہ پل سے ہے نہ سختی قبر و محشر سے — چلا جاوی وہ جنت مین خدا نے جو بنائی ہے
نہین ممکن کہ لکہے شان احمد مین غزل کوئی — خدا نے اونکی اعلی شان سب سے بس بنائی ہے
رہا تو موت سے غافل نہین کی یاد حق تو نے — کلام فحش اور بد بیہودہ تجکو تو آئی ہے

پڑہے جا صدق دل سے تو سلام ہر دم درود ہر دم
محبت تیرے دل مین جو محمد کیہہ سمائی ہے

کرتا ہے نفس تجکو ہے حیران کبہی کبہی — دیتا ہے وسوسے تجہے شیطان کبہی کبہی
اس موذی کی دغا سے تو تجکو خدا بچائے — پہرتا ہے دہوکہے دیتا ہے شیطان کبہی کبہی
رتبہ ہے اونکا عالی جو ہر روز پڑہتے ہین — کم پہنہ سست پڑہتے ہین قران کبہی کبہی
ٹہلے گی ایک بلا نہین دنیا کی اونکے پاس — پڑہ لیتے ہین جو سورۂ رحمن کبہی کبہی
ہرگز نہ دیکہینگے وہ بلا اس جہان مین — پڑہ لیتے ہین جو سورۂ انسان کبہی کبہی
پیشہ سے کام کو ہی نہ سمجہے کوئی حقیر — پیشہ کا کام کرتے تہے لقمان کبہی کبہی
دنیا ہی دون مین جابر و ظالم کے ہاتہہ سے — ہوتے ہین آدمی ہی پریشان کبہی کبہی
عالم کی سیر کرتے تہے دم مین شہ امم — جاتے تہے تخت پر تو سلیمان کبہی کبہی
حکمت مین جو بہ بہتر تو ہماری رسول تہے — حکمت سے کام کرتے تہے لقمان کبہی کبہی

ظاہر مین دیکہا ہے نہین اب صدق تو نے یار
دیکہا ہے خواب مین رخ تابان کبہی کبہی

نیکی جو کرے اوس سے بہلائی نہین جاتی — جو بد ہے کبہی اوس سے برائی نہین جاتی

عزت جو گئی پھر کے وہ آئی نہیں جاتی
یہ گردش افلاک جو اب پھرتی ہے سر پر
ظالم کوئی دنیا میں جو بی تو یہ مرے سے
کیوں پھیر لیا تو نے نصیحت سے ہے سننہ کو
جان اپنی فدا جو کہ محمدؐ پہ کرے سے
یہ چاہتا بو جہل نے ہو جاوے مسلمان
سمجھے تھے نبی بوجھو ہو گیا روح کا تم حال
جو کلمہ توحید کا ثواب ورد کرے سے
اس زیست دو روزہ میں تو اب خیر کو کر لے
فردوس مکان اوسکا ہے جو سختی اٹھاوے
غافل تو پڑا موت سے ہے خرم و شادان
نازل ہو مصیبت تو وہ خود آگے رہیگی
بچے بی جو ہوا مستی میں سرشار پڑا ہے
وہ کار نہ کر جس سے کہ ہو پھیری گمراہی
یہ عشق وہ لو ہے کہ نہیں جسکی اب حد ہے
کرنے میں کوئی خیر تو یہ مانع ہے شیطان

وہ کار نہ کر جس سے برائی نہیں جاتی
اس چرخ ستمگر سے برائی نہیں جاتی
جنت کبھی اوسکو تو جھنکائی نہیں جاتی
ایسی تو کوئی بات سنائی نہیں جاتی
دوزخ کبھی اوسکو تو دکھائی نہیں جاتی
تدبیر سے تقدیر مٹائی نہیں جاتے
ہر شخص کو یہ بات بتائی نہیں جاتی
آگ اوسپہ جہنم کی تو آئی نہیں جاتی
جو عمر گئی لوٹ کے آئی نہیں جاتے
جنت کہیں اب مفت لٹائی نہیں جاتی
جب آئی قضا پھر تو ہٹائی نہیں جاتی
اولٹی کوئی تقدیر ہٹائی نہیں جاتی
فردوس بریں اوسکو دکہائی نہیں جاتی
سوتی کی طرح آب پھر آئی نہیں جاتی
جس دلمیں لگے پھر تو دبائی نہیں جاتی
ابلیس سے اور ہم سے لڑائی نہیں جاتی

یا رب تو ابھی صدق کو دکھلا دے مدینہ
اب ہند کی تکلیف اوٹھائی نہیں جاتی

دنیا کما کے دنیا کے زردار لے چلے
نیکی جہاں میں کر کے تو ابرار لے چلے
دوزخ سے بے غرض جنت کا کچھ خیال
کعبہ میں جا کے نیکی کوئی شخص کر چلا

ہم دلمیں شوق احمد مختار لے چلے
نامہ سیاہ کر کے گنہگار لے چلے
ہم درد اور فراق تو اب یار لے چلے
دنیا سے ہم گناہ کا انبار لے چلے

ایمان جو نہ لائے رسالت مآب پر — وہ اب گنہ کے بوجھہ تو کفار لے چلے
فردوس میں وہ جائینگے مرتے ہی بالیقین — جو دل میں ذکر سید ابرار لے چلے
رہتا ہے دم بدم شہ ابرار کا خیال — صبح و مسا تو ہم بھی اذکار لے چلے
دنیا سے بے خبر کر کے بہت جلد بے بشر — ساتھہ اپنے ہم گناہ کا انبار لے چلے
کوئی خیال حور میں کوئی قصور میں — ہم دل میں انس حامی مختار لے چلے
کوئی ہماری فعل نہ کاندھے پہ لے چلا — اپنے عمل ہم آپ ہی غمخوار لے چلے
ہے یہہ دعا ہماری خداوند پاک سے — کعبہ میں اپنے ہمکو تو اکبار لے چلے

دن کون سا وہ ہوگا کہ شدہ پر ہمکو صدق
اس ہند سے مدینہ کے دربار لے چلے

اس جیفۂ دنیوی کو خریدار لے چلے — عقبے کما کے دین کے دیندار لے چلے
کچھہ گلشن جہان کی نہ پروا ہے ہمیں — ہم دل سے حب شافع مختار لے چلے
دنیا سے کوئی عدل تو سہرا لے چلا — حیف آہ ظلم کر کے ستمگار لے چلے
دنیا سے کوئی عقبی کما کر کے لے چلا — ہم ساتھہ اپنے دنیا کا انبار لے چلے
کوئی خوشی سے پھرتے ہیں دنیا میں شادماں — کوئی غمی و رنج کا طومار لے چلے
آبادی سے غرض ہے نہ جنگل سے ہمکو کام — ہم درد عشق یار سے کہسار لے چلے
کوئی پڑا ہے رنج میں کوئی خوشی میں ہے — ہم جی میں اپنے خواہش دلدار لے چلے
کوئی تو کار خیر میں مصروف رہ چلا — بوجھہ اپنے سر پہ رکھہ کے گنہگار لے چلے
افسوس ہمنے دیکھا نہ وہ مہ لقا کبھی — اب دل میں آہ حسرت دیدار لے چلے
کوئی خیال یار میں کوئی وصال شوق — ورد زبان تو ہم بھی اشعار لے چلے
ہمکو ستاتا رہتا ہے نفس بد خبیث — ساتھہ اپنے روز کی بھی تکرار لے چلے

ہم دنیا سے نہ لے چلے کچھہ لوٹ باندھ کر
اے صدق بس گناہ کا انبار لے چلے

ہمارے حامی محمدؐ ہین دو جہانکے لیے
بغیر گنتی فضایل رسول حق کے ہین
پڑہیگا دنیا مین جو کہ حبیب حق کی ثنا
رہے پناہ مین ہووی نہ کچھ ضرر اوسکا
کوئی ہے دنیا کا طالب کوئی ہے عقبی کا
نماز روزہ کرے ہے جو تو ریا کے ساتھ

نہین ہے خطرہ ہمین کچھ گناہ سے مطلق
نہین ہے پاس بہشت و رائم است کو
بشر نہ ہووینگا رحمت سے کوئی بھی محروم
رسل تو باندہے کھڑے ہونگے صف قیامت مین
درود پڑہنے سے لگتے ہین نخل جنت مین
جو اچھے لوگ ہین کرتے ہین کار عقبی کے
حدیث آئی ہے جو کہ نماز پڑہتے ہین
یقین ہے دنیا مین پہونچے نہ کچھ بلا انکو
مادر پدر سے زیادہ بھی الفت رسول ہم سمجھو
کوئی بچا نہین رہویگا یہان مصیبت سے

ہمین پناہ تو اصلا نہین ہے شیطان سے
بدی مین پہنسا ہے ای نفس جو تو مصروف
قرآن سن کے سے او سے ہے دلمین رونا جو
قرآن بند کہو حشر و جزدان مین
بلند ہووےگی گردن تو حشر مین اوسکی
کرو نہ بیہدہ بک بک کے تم دہن گندہ
بروز حشر صفت کیا ہو پڑہنے والون کی

ہمین بہ کافی ہے نام اونکا حرز جان کے لیے
بڑا سا چاہیئے دفتر ہمین بیان کے لیے
تو قند اتیگا محشر مین اوس زبان کے لیے
جو ذکر احمد مرسل کرے امان کے لیے
ہمین تو کافی اب احمد ہین اپنی جان کے لیے
نہ ہیہ یہانکے لیے ہے نہ ہیہ وہان کے لیے

ہین پھر یہان حضور ہی تو کل جہان کے لیے
ایک نہ اس جگہہ ہووی نہ شہان کے لیے
آئے رسول حق ہین رحمت جہان کے لیے
وان تخت ایک ہویگا شاہ زمان کے لیے
ای عاشقو لگاو شجر اب وہان کے لیے
نہ کام اپنا ہوا کوئی اب وہان کے لیے
اونکے تو ماتہہ ہو ونگے ہمین نشان کے لیے
جو نام لیوین محمدؐ ہین حرز جان کے لیے
عشق اب رسول فرض ہے پیر و جوان کے لیے
بشر تو آئے ہین دنیا مین امتحان کے لیے

ذکر اب رسول ہمکو ہے چاہئے امان کے لیے
کچھہ کار خیر چاہیئے کرنا وہان کے لیے
منزے پہ روحی ہوئے ہین نہ کچھ زبان کے لیے
مدام پڑہنے کی تاکید ہے قرآن کے لیے
ہے کمر کو جو باندہے ہے یہان اذان کے لیے
ذکر خدا ہے کافی حلاوت زبان کے لیے
وان اک محل ہو موتی کا قرآن خوان کے لیے

پڑہو نمازون کو اب صدق دل سے یارو تم
حق سے نہ یہہ معاف ہے پیر و جوان کے لیے

فراق احمد مرسل مین دلکو بیقراری ہے
رہا کرتی ہے جسکو عشق احمد مین خماری ہے
کرے کس کس طرح حق کی نعمتون کا شکر اب بندہ
جسے ایا فزا عقبے کا وہ ہی خوب جانے ہے
بچا دے تو خداوندا عذاب قبر سے مجکو
گذر ہووینگا پل پر سے سبہی عالم کا تم جانون
نہ دہشت قبر مین اوسکو نہ خطرہ ہو قیامت مین
وہ بیشک جنتی ہے جو نبوت کا کرے اقرار

سحر کو آہ و زاری ہے تو شب اختر شماری ہے
نہ عقبے سے اوسے مطلب نہ جنت اسکو پیاری ہے
ہین بیحد نعمتین اوسکی کہان گنتی شماری ہے
یہہ آگے اسکے دنیا کیا حقیقت مین بچاری ہے
گناہون کی مرے کندہے پہ گٹہری ایک بہاری ہے
اوتر جاوی وہ ایک پل مین کری جو ذکر باری ہے
خدا کا ذکر اب دل سے زبان پہ جسکے جاری ہے
نہ لاوے جو کہ ایمان بس وہی جانون کہ ناری ہے

پڑہے جو صدق دل سے تو نمازون کو وضو کر کے
مکان تیرا تو جنت ہو خدا کو یہہ ہی پیاری ہے

خدا کی حمد تم جانون بڑی نعمت گذاری ہے
مرے مونہہ سے رسول دوسرا کا نام جاری ہے
یہی نام احمد بس مرے ہر وقت جاری ہے
شب ہجران کے وقت سے بڑی ایک بیقراری ہے
دل مضطر تو کرتا اسطرح کیون بیقراری ہے
یہان محفلین اینکی یہہ کس گل کی طیاری ہے
خدا بہی ذکر کرتا ہے فرشتون سے بہت اوسکا
زبان آلودہ عصیان ہے لکہون کیا حمد باری مین
نہین امید ہے آئی بڑے مین اب تو حسرت مین
بہشتی گو تو کو خوش آوے حقیقت مین صفت جنت

وہی بندہ تو بہتر ہے جو کرتا ذکر باری ہے
مجہے توصیف مین اونکی نہایت شرمساری ہے
مجہے اس نام سے الفت تو لگتی بہت پیاری ہے
مرے سینہ سے ہر دم جسکے اوٹہتی آہ و زاری ہے
سفر کر اب مدینہ کا تجہے کیون اضطراری ہے
چمن مین خوش ہین طائر آمد فصل بہاری ہے
وہین ہے نام احمد جسکے بشر رہو جاری ہے
مجہے اپنے گناہون سے بڑی ایک شرمساری ہے
نہین معلوم اب قسمت مین لکہا کیا ہماری ہے
مجہے تعریف حضرت بہت لگتی سب سے پیاری ہے

صفت گل کی کرے کوئی صفت بلبل کرے کوئی
مجھے توصیف آل مصطفے کل شے سے پیاری ہے

سنے جو نام احمدؐ کو پڑھے پھر نا درود اون پر
ہر ستی رہو سے دنیا میں ہمیشہ اوسپہ خواری ہے

کروں تعریف کیا حضرت زبان میری تو قاصر ہے
مگر دلکو لگے توصیف اونکی مجھکو پیاری ہے

شب اسریٰ میں کہتا تھا براق حسرت سے جل جلکر
جلے ہیں استخوان میری اب آئی تنگی باری ہے

گئے جبریل جنت میں براق ایک دیکھا گوشہ میں
جھکائے سر کو بیٹھا ہے لہو آنکھوں سے جاری ہے

یہی جبریل کہتے تھے نہ ہو غمگین تم حضرت
بلا شک آپ کی امت تو حق کو سب سے پیاری ہے

فراق احمد مرسل میں کہتے تھے اویس اک دن
بدن تو جل چکا سارا اب آئی دلکی باری ہے

بلال ایک روز کہتے تھے نہایت شوق غلبہ سے
محبت کا یہ ہے دلمیں لگا ایک زخم کاری ہے

صہیب عاشق والا یہی کہتے تھے جذبہ میں
بچاؤں روح میں ہرگز مجھے خدمت ہی پیاری ہے

فقط ایک یوسف مصری کی عاشق زلیخا تھی
یہاں مشتاق حضرت کی جدائی دلپہ ساری ہے

یہی جبریل کہتے تھے در اقدس پہ آ آکر
بڑی منظور حق کو اب تمہاری پاسداری ہے

کہا جبریل نے اک شب در دولت پہ حاضر ہو
چلو اب عرش پر حضرت تمہاری یادگاری ہے

محل آراستہ جنت کے دیکھو اب ذرا چلکر
تمامی خلق سے زیادہ بڑی خاطر تمہاری ہے

چلوں میں ہمرکابی میں یہی ہے آرزو میری
سیہ عمر اپنی اسی شب کی تمنا میں گذاری ہے

فلک سے آملا ایک سیمرد دانا یہ کہتے تھے
تمہارے واسطے رضوان نے جنت کیا سنواری ہے

بعشق سے یہ کہتے تھے شب اسریٰ کہیں یوسف
اب ان آنکھوں سے دیکھوں میں کہاں شہ کی سواری ہے

در فردوس آ رضوان قدم لیکر یہی بولا
چلو فردوس میں حضرت کہ کیا کچھ اب طیاری ہے

گئے فردوس میں حضرت ادب سے بولا رضواں یہہ
برائی امت حضرت یہ جنت سب سنواری ہے

صفت جنت کی ایک ادنا بیان کرتا ہوں ای یارو
ہر ایک تختہ میں ہر گل کی نئی بس ایکباری ہے

صفت جنت کی رضوان نے کری حضرت نے بھی ایک
ہمیشہ حکم حق سے رہتی یہاں پہ اشکباری ہے

گئے بہشت میں جب حضرت تو دیکھا ایک قبہ واں
حروف ات سے قبہ میں ہوئی ایک نہر جاری ہے

یہی پیغام آتا تھا شب اسریٰ میں حضرت پہ
خدا کو خلق سے امت تمہاری بہت پیاری ہے

خدا آسان کری ہول قیامت کو تو بس مجھپہ
گناہوں کا میری سر پہ بڑا ایک بوجھ بھاری ہے

دکھا دے صدق کو دفعہ تو جلدی سے خداوندا
یہی ہے التجا تجھ سے یہی اب انکساری سے

بزبانی جبرئیل علیہ السلام

ماورا ہی سے ماورا ہی دیکھا ہے تجھے ۔ برتر و اعلیٰ شہا دیکھا ہے تجھے
منبع جود و عطا دیکھا ہے تجھے ۔ رہبر خلق خدا دیکھا ہے تجھے
عرش اعلیٰ پر شہا دیکھا ہے تجھے ۔ حجرۂ اقدس پہ آ دیکھا ہے تجھے
خوش بیان و خوش خصال و خوش جمال ۔ مہ لقا سے مہ لقا دیکھا ہے تجھے
بارگاہ میں یہی کہتے تھے وہ ۔ حق سے اے شاہا ملا دیکھا ہے تجھے
سدرہ پہ جا کر یہی کہنے لگے ۔ صاحب حلم و حیا دیکھا ہے تجھے
سب پہ بخشش ہے عنایت اور کرم ۔ چشمۂ فیض عطا دیکھا ہے تجھے
عام ہے رحمت خلائق پر بڑی ۔ بخشش بحر سخا دیکھا ہے تجھے
میں ہی عاشق اور شیدا ہو گیا ۔ سب سے اعلیٰ مصطفیٰ دیکھا ہے تجھے
آج میں نے محو ہو کر غور سے ۔ دیدۂ قربی شہا دیکھا ہے تجھے

حق تعالیٰ

فکر ہے امت کی اے پیغمبر رسول ۔ درد و غم میں مبتلا دیکھا ہے تجھے
بہر امت اے میرے پیارے حبیب ۔ ہر گھڑی کرتے دعا دیکھا ہے تجھے
واسطے امت کے ہر شام و سحر ۔ چشم گریان مصطفیٰ دیکھا ہے تجھے
اپنی شفقت سے کرم سے فضل سے ۔ اپنا آئینہ شہا دیکھا ہے تجھے

بزبانی اسرافیل ؑ

صور میں کہتے تھے اسرافیل یہ ۔ حق تعالیٰ سے ملا دیکھا ہے تجھے
ایسی صورت کا نہیں کوئی بشر ۔ جیسا میں نے اے شہا دیکھا ہے تجھے

دوستوں نے صدق سچ ہے یہ کہا
شاعر مسکین گدا دیکھا ہے تجھے

بزبانی حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ

سب سے بہتر مصطفےٰ دیکھا تجھے
رحمتِ عالم شہا دیکھا تجھے

غار پر آکر بھی تھکنے لگے
فکرِ امت میں گھلا دیکھا تجھے

کی نہ دنیا پر کبھی کچھ التفات
اپنے مولا پر فدا دیکھا تجھے

رو رہے دیکھے تجھے ہی اصحاب سب
یادِ حق میں ہے لگا دیکھا تجھے

کہتے تھے فاروق ایمان لائے جب
عطر میں ہم نے بسا دیکھا تجھے

ہوگیا بیخود میں اسے امی لقب
جگھڑی پہنے قبا دیکھا تجھے

غور کرکے جب نظر صورت پہ کی
آئینہ حق کا شہا دیکھا تجھے

کہتے تھے عثمان ایک دن برملا
رنجِ امت میں سدا دیکھا تجھے

اے میری ہادی میرے رہبر رسول
سب سے زیادہ خوش ادا دیکھا تجھے

بھولیں دنیا کی ہیں سب خواہشیں
جب سے ہم نے مصطفےٰ دیکھا تجھے

کہتے تھے یہ ہی علی نامدار
برتر و اعلیٰ شہا دیکھا تجھے

بولے حضرت سے یہی مولا علے
حبِ حق میں ہے فنا دیکھا تجھے

دل فدا ہے جان فدا ہے شہ امم
ہر گھڑی تابع رضا دیکھا تجھے

خادموں سے اُف تلک بولے نہیں
مشرکوں پر بس خفا دیکھا تجھے

نفس

نفس سرکش ای تجی ای حیلہ ساز [illegible]
حبِ دنیا میں پڑا دیکھا تجھے

خلق میں مانند کس شہد سے
نفس بس ہم نے پھنسا دیکھا تجھے

یادِ حق سے تو رہا غافل سدا
کھیل و بازی میں فنا دیکھا تجھے

گل کھلاتے باغِ دنیا میں مدام
ہم نے ای بادِ صبا دیکھا تجھے

ظاہراً میں تو نظر آیا نہیں
خواب میں ای مہ لقا دیکھا تجھے

سنبلی سے صدق پہ کہتے ہیں
دل کا اپنے آئینہ دیکھا تجھے

کسکی مجال تھی یہ پیمبر کے سامنے
لاتا جو اپنا رخ وہ پیمبر کے سامنے

دہشت نہین حساب سے ہرگز ذرا مجھے
طومار سب کھلینگے پیمبر کے سامنے

خطرہ نہین ہے مجھکو بد اعمال سے ذرا
نیکی بدی تلے وان پیمبر کے سامنے

رکھتے ہین کینہ دلمین صحابہ سے جو بشر
ہونگے ذلیل وہ تو پیمبر کے سامنے

پوچھین جواب جبکہ نکیرین قبر مین
دون مین جواب انکو پیمبر کے سامنے

جھٹلایا ہے رسول کو جو تمنے کاذبو
معلوم تمکو ہوگا پیمبر کے سامنے

ہے تجھسے التجا یہ خداوند ذو الجلال
ہو مدح خوان یہ صدق پیمبر کے سامنے

کیا تاب چاند کی رخ انور کے سامنے
کرتا جو اپنا سو یہ شہ اطہر کے سامنے

سورج کی کیا مجال تھی خوبی جمال مین
جو تاب لاتا روی منور کے سامنے

کیا زلف عنبرین تھین مہکتی نہین ورے
تھا عطر ہیچ بوئی معنبر کے سامنے

جو گرد بیٹھتے تھے صحابہ رسول کے
تارے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے

شمع کے گرد پھرتا ہے پروانہ جس طرح
تھے اسطرح بلال پیمبر کے سامنے

روتی تھی لکڑی احمد مرسل کی پشتی
جسطرح طفل روتی ہے مادر کے سامنے

کرتے حبیب روی منور کی ٹکٹکی
جسطرح کوئی دیکھے ہے دلبر کے سامنے

ہین رہنما تمہارے محمد سے پیشوا
رستہ نہووے گم کبھی رہبر کے سامنے

محشر مین پیاس سے کہین پانی نہین ملے
وان ہوگا پانی ساقی کوثر کے سامنے

تصدیق کی نہ جسنے رسالت مآب کی
ہو وہ ذلیل خالق اکبر کے سامنے

اس آرزو مین رہتا ہے مدت سے یہ شیدا
کس روز صدق پہنچے تیرے در کے سامنے

صدا غیب سے آئی کہ تم افضل ترین نکلے
رسولون مین تمہین محبوب رب العلمین نکلے

کرم فرمائی رب العلمین اس مستحق پر بیشک
ملیگی غیب سے روزی اسے بی شبہ اور بیشک
بچے وہ نار سے دوزخ کی اور ہو داخل جنت
شبیہ عالم سے آدم نے کہا سحر اجمین اس شب
برائی جنگ روز بدر جب یک جا ہوئے کافر
عداوت جو زیادہ تھیں صحابہ سے رکھے خفیہ
زیارت خواب میں ہو جائی جسکو شاہ عالم کی
خداوندا جب تک ہو اسے زیارت مدینہ کی
یکا یک ہو گئے رطفلی میں جو ایکدن امام دین
شمیم جانفزا سے میں معطر ہوں کہاں قسمت

ہر ایک ساعت دہن جسکے سے خیر الرحمن نکلے
جو ہر لحظہ زبان اسکی سے خیر الرازقین نکلے
جو ہر دم جان و دل سے اسکے رب العلمین نکلے
میری فرزند فرزندو نہیں تم تو بہترین نکلے
تو اوس جا شوکت و عظمت سے خیر الواصلین نکلے
بروز حشر اپنی قبر سے وہ سہمگین نکلے
تو بنکر نور روشن قبر سے وہ مہ جبین نکلے
تو اس دنیای ویران سے بہتر الکثرین نکلے
تو مضطر ہو کے اونکو ڈھونڈتے خیر الامین نکلے
تمہاری زلف مشکین سے جو بوی عنبرین نکلے

کرے جو صدق جی سے کعبہ و یثرب کی جاروبی
تو اوسکے خاکساروں میں معزز بالیقین نکلے

جوق کی اونہوں نے آنکھ سے تنویر دیکھ لی
تصدیق جسنے کی ہے رسالت رسول کی
شرمندہ ہو گیا ہوں گناہوں سے اپنے میں
جنگ احد میں بھاگے تھے کافر بچا کے جان
پھر ذلیل جمع ہوئے گبر اور یہود
سیخ آپ کو دیا تھا ابو جہل نے بڑا
فردوس میں جو ہو چکے تھے معراج کو نبی
قسمت بلند اوسکی ہے جو کہ مدینہ جائے
بعد از نبی کے اوسنے تو دیکھا رسول کو
ایمان لائے خط پہ سیت شاہ ذی کرم
تحریر خط پہ لائے تھے ایمان جو بادشاہ

قرآن کی جنہوں نے ہے تفسیر دیکھ لی
دوزخ سے اوسنے بچنے کی تدبیر دیکھ لی
گردن میں خواہشوں کی جو زنجیر دیکھ لے
نکلی ہوئی جب آپ کی شمشیر دیکھ لی
پست ہو گئے جب اپنی تقصیر دیکھ لی
پھر اوسنے اپنی ذلت و تحقیر دیکھ لی
نبیوں نے آپ کی وہاں توقیر دیکھ لی
دنیا میں ابھی اوسنے یہہ تقدیر دیکھ لی
جس شخص نے کہ صورت شبیر دیکھ لی
جب آپ کی لکھی ہوئی تحریر دیکھ لی
اپنی اونہوں نے خوب ہی تکبیر دیکھ لی

اوسی کا مرتبہ ہوویگا حشر مین زیادہ
وہی تو دیکھیگا دیدار حق قیامت مین
یقین ہے خلد برین مین ضرور ہوینگے
جو نام لیوے رسول کریم کا دن رات
سیاہ کار ونپہ الطاف ایسا ہے اونکا
وہی تو ناری ہے بس اور دوزخی لاریب
بشر جو محفل میلاد مین کہین جاوے
یہان جو مجلس میلاد کا ارادہ کرے
زمین پہ وقت ولادت جو جبرئیل آئے
جو آئے حضرت روح الامین رسول کے پاس
چلے زمین سے فلک پر جو احمد مختار
بڑی تمنا تھی رضوا انکو ایک عرصہ سے
اگر مدینہ کی تقدیر رہبری کردے
الٰہی کونسا وہ روز آئیگا جا نین
یہہ آرزو ہے کہ دنیا سے جب سفر ہووے

جو اپنے آپکو اس دہر مین گھٹا کے چلے
بشر جو آپکو بی وصف بان بنا کے چلے
خدا کی راہ مین جو جو قدم بڑہا کے چلے
نجات بخشی اسکو دنیا سے وہ کرا کے چلے
کہ مژدہ عفو کا دنیا مین وہ سنا کے چلے
جو لوگ تیری رسالت سے سو نہہ پہرا کے چلے
تو عطر ملکے وضو کرکے اور نہا کے چلے
تو بوئے عطر سے کپڑون کو وہ بسا کے چلے
ی کو حلۂ خلد برین پنہا کے چلے
میوہ ہائے جنان آپ کو کہلا کے چلے
جلو مین اونکے فرشتے بڑے بندہا کے چلے
کہ پیشوائی مین ہمراہ مصطفٰے کے چلے
بغل مین بندہ بہی بہہ بوریا دبا کے چلے
کہ یہہ فقیر مدینہ مین مصطفٰے کے چلے
تو بندہ سینہ پہ نام نبی کہدا کے چلے

غریب صدق کی لبل ونہار ہے یہہ دعا
کہ پا رکاب یہہ جنت مین مصطفٰے کے چلے

تجہی کو حمد ہے مولا کہ کہانا تو کہلاتا ہے
بڑا ستار ہے شاہا عجب تیری غفوری ہے
اٹھا دے ہو گا ہے سبکو تیری ہی شان ہے ایسی
کسیکو نعمتین دیتا ہے گہر بیٹھے بہشت اچہی
تو ہے رزاق رسالت ربا کہ جسکی کچہہ نہین حد ہے

گنہ تقصیر یہہ روزی نہ سمجھے تو بٹاتا ہے
گنہ بندہ تو کرتا ہے تو عیبون کو چھپاتا ہے
کسیکو تو خداوندا نہین ہو گا سلاتا ہے
کسیکو در بدر خواری ذلت سے پہراتا ہے
تو ہی روزی پرندونکو ملا تخت کہلاتا ہے

خداوندا تو ہے خالق تو ہی ہے رازق مطلق
خلایق کی وہ نظروں مین بڑی رتبہ کا ہے انسان
اثر کیا ہے جو وعظ اوسکا دلونمین ہر بشر کے بس
بُرا پھرتا ہے غفلت مین نہین کچھہ ذکر ہے کرنا
قیامت مین اوٹھاویگا وہ سختی اور کلفت کو
نہ بستی سے غرض اوسکو نہ دنیا سے اوسے مطلب
یہ جیتے جی کے سب جھگڑے ہین کُنبہ اور رشتہ کے
کسی عاشق سے پوچھا تھا کہ تجھہ پر کیا گذرتی ہے
ہر کو یہ عشق ہے بڈھب نرالے ڈھنگ کا یارو
ملیگا ایک درجہ بس قیامت مین بڑا اوسکو
وہ موتی ہوگا محشر مین سمجھہ لینا ضرور اسکو
ثواب اسکا سمجھہ لیجو تلاوت سے بہت زیادہ
کرین جنات زخمی اور نکلہ بوٹی سب ملکر
کسیکی کچھہ نہین طاقت کسی کی کچھہ نہین قدرت

جسے چاہے کھلاتا ہے جسے چاہے پلاتا ہے
تواضع انکساری ہے جو اپنے کو گراتا ہے
خدا کے واسطے عالم نصیحت جو سناتا ہے
عبث تو اے فنا دنیا مین ناحق دم گنواتا ہے
کسیکا ایک ذرہ بھی جو کوئی دل دکھاتا ہے
خدا کی یاد مین اپنا جو کوئی دل لگاتا ہے
گئی یہ روح جب تن سے کسی سے کچھہ ناتا ہے
کہا مالک میرا سیدہ رولاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے
ہنساتا ہے رولاتا ہے کنوئے پر جا جھنکاتا ہے
بلائے دنیوی بندہ جو سر اپنے اوٹھاتا ہے
خدا کے واسطے آنسو جو دنیا مین بہاتا ہے
کسی بندہ کو ایک لقمہ جو کھانا تو کھلاتا ہے
خدا اونسے کرم سے اپنے بندونکو بچاتا ہے
جسے چاہے تو ہی مولا در کعبہ دکھاتا ہے

بڑا غافل ہے حق سے تو نہ کچھہ اب ہوش ہے تجکو
یہ دنیا عبث اے **صدق** جان اپنی کھپاتا ہے

محبو جسکے دلمین عشق احمد کچھہ سماتا ہے
مزا آیا ہے جسکو احمد مرسل کی الفت مین
خلوص دل سے الفت سے محبت سے وضو کر کے
ادب سے اور قرینہ سے ذرا بیٹھو خموش ہوکر
رسول حق کے قربان مین ہین دوزخ سے کیا خطرہ
پہونچ اوسکی سمجھنا تم دربار اقدس تک
وہ بندہ ملکے وہ ہی بہشت چلا جاویگا جنت مین

وہ دل دنیا و مافیہا سے سارا پھر اٹھاتا ہے
لٹا کر مال و زر اپنا وہ عقبے پھر کماتا ہے
پڑھے ہے جو درود انکو گنہ وہ سب مٹاتا ہے
غزل اب نعت مین دیگر کہین احقر سناتا ہے
ارے واعظ بہلا ہمکو تو ناحق اب ڈراتا ہے
فنا ہو عشق احمد مین جسے کچھہ وجد آتا ہے
نبی کی راہ مین جو زر محبت سے لٹاتا ہے

بغیر از پیر کے رستہ کبھی ہرگز نہیں ملتا
خدا کی راہ کا رستہ تو مرشد ہی بتاتا ہے

وہی ابرار ہے بیشک وہی صدیق ہے بیشک
ریاضت سے حضرت کی جو آنسو بہاتا ہے

خلوص دل سے پڑھتا ہے جو حضرت پر درودوں کو
وہ ابراروں کے دفتر ہی میں نام اپنا لکھاتا ہے

اسی حسرت میں رہتا ہے یہ مسکین صدق بیچارہ
خداوندا دیر طیبہ تو اسکو کب دکھاتا ہے

قدرت ہر ایک شے میں ہے اللہ کے نور کی
کیا دھوم ہو رہی ہے اوسکے ظہور کی

سوجھی ہے یہ ہی بات بہت تجکو دور کی
فردوس بھی بنی ہے محمد کے نور سے

رضوان کو حکم ہو چکا کہ فردوس میں ابھی
جا کھول دے تو کھڑکیاں نزدیک و دور کی

ہوگا ظہور آج شہ کائنات کا
طیاری بہت جلد ہو حور و قصور کی

رہوے نہ کوئی آج جہنم کی نار میں
مرضی یہی ہوئی ہے خدای غفور کی

جنت اوسیکے واسطے حق نے بنائی ہے
جسنے کہ دل سے کی ہے اطاعت امور کی

جسنے کہ ایک مرتبہ دیکھا رسول کو
پھر اوسکو کیا تمنا ہے حور و قصور کی

افلاک پر گئے ہیں محمد رسول پاک
معراج موسوی ہے فقط کوہ طور کی

جو قوم تابعداری احمد سے ہو بغی
یہہ بات اوس شقی کی سمجھنا غرور کی

ای امتان موسوی و عیسوی تمہیں
قرآن کے آگے کیا رہی حاجت زبور کی

ہم امتان خاص کو کیوں ہو غم و الم
مہر و وفا تو ہم پہ بڑی ہے حضور کی

بندے ہیں ہم خدا کے تو ہیں امت رسول کی
رحمت ہے ہم غریبوں پہ رب غفور کی

دنیا میں جو پڑھے ہے رسول کریم کا
محشر میں پائیگا وہ صراحی طہور کی

عالم میں جو کہ طالب اللہ ہے بشر
دہشت نہیں صراط سے اوسکو عبور کی

محشر میں جو کہ دیکھے خدائی کریم کو
خواہش پھر اوسکو ہو نہیں حور و قصور کی

دوزخ میں وہ نجائیگا جانو کبھی بشر
تصدیق جسنے کی ہے پیمبر کے نور کی

زندوں کو چاہیے کہ غنیمت گنیں حیات
مردے تو انتظار میں ہیں نفخ صور کی

محشر تلک وہ چین سے سوویگا قبر میں
جسنے کہ کی خواب میں زیارت حضور کی

جلدی دکھا مدینہ تو بہر خدا رسول
ناشاد غم الم مین پڑا رہتا ہون شہا

احمد کا نام سنکے نہ بھیجے درود جو
ذریعہ سے نام احمد مرسل کے اسی کیا

دن ہو وہ کونسا کہ مین پہونچون مدینہ مین
ہوگی گھڑی وہ کونسی جاؤن بقیع پاک

مولود پڑہنے والون کا ہے مرتبہ بڑا
ہر وقت شکر چاہیئے پروردگار کا

جنت مین جاکے ہونگے سب استی سبیل
کرلے دعا تو میری خداوند یہ قبول

اب اضطرابی بہت ہے مجھ ناصبور کی
صورت اس ہند مین نہین کوئی سرور کی

یہہ بات ناپسند ہے اوس بے شعور کی
اب عذر خواہی کرتا ہون اپنی قصور کی

امید کب برآتی ہے مجھ ناصبور کی
جاکر وہان کرونمین زیارت قبور کی

اب مدح خوان کو چاہیئے جو کی بلور کی
نعمت گذاری کرنی ہے واجب شکور کی

کیسی سبیل ہی وہ شراب طہور کی
مرنے سے پہلے ہووی زیارت حضور کی

محشر کا ذکر چاہیئے ہر وقت تجکو صدق
زحمت نہ رہو سے پہر تجھے یوم النشور کی

شان احمد مین لکھون کیا میرا جگر گیا ہے
نام احمد کا مرے دل مین سمایا گیا ہے

ملکوت اور بشر سب ہی کہتا ہے خدا
نہین لکھہ سکتا مین تعریف محمد عربی

جب زبان پر میری آتا ہے محمد کا نام
وصف قامت شہ لولاک کرون کیا مین رقم

جو کہ اوصاف نبی لکھے ہین وہ سب تہوڑی ہین
آپ کا نام مبارک ہے شفاء بیمار

روز محشر جو محمد سے ہوونگے شفیع
سب گنہگارونکو اللہ سے بخشا ئینگے وہ

کھینچکر رنج والم کر تو مدینے کا سفر

اونکی توصیف مین قرآن سے ہویدا گیا ہے
شرم سے کہہ نہین سکتا مرا رتبا گیا ہے

نام احمد سے زیادہ مجھے پیارا گیا ہے
دیکھہ لو شوق سے قرآن مین پیدا گیا ہے

نور بنکر وہ میری مونہہ سے لپٹا گیا ہے
مین تو مولا ئے نبی ہون مرا رتبا گیا ہے

وصف اس بحر مین حضرت کا سما یا گیا ہے
نام پر آپ کے قربان دل شیدا گیا ہے

مشتق آپ اے دل نالان مجھے خطرا گیا ہے
ہم سیہ کارونکو اندیشۂ فردا گیا ہے

ناحق اس کاہش دنیا مین تو پیٹا گیا ہے

دام دنیا مین پھنسا رہتا ہے وحشی کیطرح
چمن دیر مین عمر اپنی کو ضایع کرے

جز مدینہ کی زیارت کے نہین تیرا علاج
مین مدینہ کی زیارت کو نہ پہنچا ابتک

مین مصیبت مین پڑا پہرتا ہون مارا مارا
ناز سے امت احمد کو یہہ کہتا ہے خدا

کار دنیا مین تو مشغول جو رہتا ہے سدا
گھر کے کامون سے فراغت کو تو حاصل کرلے

رات دن لہو مین عمر اپنی کو کھویا غافل
کیڑے کہاوینگے تجھے قبر مین اکدن افسوس

ہڈیان خاک مین ملجاوینگی تیری مغرور
چیونٹی کا بھی ستانا نہین لازم تجکو

مال و زر چھوڑ کے دنیا کا تو جاویگا ضرور
یاد مولا مین شب و روز بسر کر اوقات

یا الہی مجھے اوس روضۂ اقدس کو دکھا
تیرے ہی نور سے معمور ہین گلشن مین شجر

ابر رحمت جو گھرا رہتا ہے روضہ پہ مدام
سبز گنبد کو مدینہ مین تو دیکھیگا ضرور

چاہ زمزم سے تو بہتر نہین دنیا مین کنوان
شب معراج مین براق نے شوخی جو کری

وقت رخصت کے یہ اصحابون سے حضرت نے کہا
جبکہ بھیجے شہ لولاک زمین سے اسمان

عرض کی آپ نے رو رو کہ خداوند جہان

جا تو اب روضۂ انور کو ترستا کیا ہے
اب تلک خواب مین غفلت کے تو سوتا کیا ہے

راستا لے تو مدینہ کا تڑپتا کیا ہے
دیکھیے سخت زبون سے تیرا شکوا کیا ہے

اب میرا ہند مین رہنے کا ٹھکانا کیا ہے
جو مدینہ کو نہ دیکھے تو وہ بندا کیا ہے

کیون تو واہی کی طرح شہر مین پہرتا کیا ہے
اسقدر قید مین دنیا کے تو پھنستا کیا ہے

حالت نزع مین اب سر کو تو دھنتا کیا ہے
کپڑے باریک پہنکر تو سنورتا کیا ہے

اب اترا کے تو دنیا مین اکڑتا کیا ہے
ستم و ظلم سے ہر دل کو دکھاتا کیا ہے

دہر فانی مین تو دل اپنا لگاتا کیا ہے
اب تجھے زندگی اپنی کا بھروسا کیا ہے

جس پہ ہر وقت ترا نور برستا کیا ہے
باغ یثرب مین ترا نور جھلکتا کیا ہے

زائر و نور وہ چمن چمن کے برستا کیا ہے
شوق غلبہ سے تو اسوقت مین روتا کیا ہے

تشنگی سینہ کے پانی سے بجھاتا کیا ہے
شہ نے فرمایا کہ اب تیری تمنا کیا ہے

غم امت سے میری دل پہ یہہ صدمہ کیا ہے
حق نے فرمایا کہ تحفہ مجھے لایا کیا ہے

گنہ امت کے سوا اور یہہ لایا کیا ہے

وقت رحلت شہ لولاک سے یون حق نے کہا
بخشدونگا تیری امت کو تو روتا کیا ہے

عرش اعظم سے یہہ کہتے ہوئے آئے جبریلؑ
جب پیغمبر سے میرا پھر آنا کیا ہے

بعد رحلت کے مدینہ مین یہہ کہتے تھے بلالؓ
کوچ جب کر گئے حضرت میرا رہنا کیا ہے

بعد رحلت شہ لولاک یہہ بولے صدیقؓ
اب دلا صدمہ فرقت کو تو سہنا کیا ہے

بعد رخصت شہ ابرار کے کہتے تھے عمرؓ
اب لہو سا میری آنکھونسے ٹپکتا کیا ہے

حسرت و یاس سے گھبرا کے یہہ بولے عثمانؓ
جب سفر کر گئے حضرت میرا جینا کیا ہے

بعد رحلت شہ ابرار علی نے یہہ کہا
سوز فرقت سے میرا سینہ سلگتا کیا ہے

گریہ و شور و فغان کرکے یہہ بولے حسنینؑ
جبکہ نانا نہ رہے پھر ہمین رہنا کیا ہے

گریہ و زاری سے یہ فاطمہ اطہر بولین
جبکہ بابا نہ رہے پھر میرا جینا کیا ہے

کہتے تھے عاشق جانباز اویس قرنیؓ
جسنے دیکھا ہے نبی کو اوسے پروا کیا ہے

شان احمد مین لکھے ہین جو یہ تونے اشعار
دیکھیے اوسکا تصدق تجھے ملتا کیا ہے

صدقہ حسنین کا یا رب تو مدینہ کو دکھا
اب زیارت کے سوا میری تمنا کیا ہے

رات دن غنچہ و گل سے یہی آتی ہے صدا
دیکھ او بلبل شیدا یہ تماشا کیا ہے

قبر مین حشر مین حامی ہین جو احمد میرے
اب بہلا مجھکو گنہ اپنے سے پروا کیا ہے

جا تو اب سونگہہ مدینہ کے گلون کو ای صدق
رات دن عطر حنا مین تو مہکتا کیا ہے

تمام شد

تنبیہ - چونکہ مسودہ دیوان صدق کا بہت منتشر اور علیحدہ علیحدہ پرچون پر تہا جو غزلیات ردیف سے رہگئی تہین وہ آگے متفرقات مین لکھی جاتی ہین فقط

متفرقات

آنکھون مین نقشہ چھایا ہے مے کے خمور کا
کیا لطف ایک سمایا ہے دلمین سرور کا

گلشن مین گل کھلا ہے محمدؐ کے نور کا
عالم مین جلوہ پھیلا ہے اوسکے ظہور کا

کیا باغ اور بہشت ہو کیا آسمان زمین
عالم بنا ہوا ہے محمدؐ کے نور کا ✽

وحش و طیور جن و ملک کیا بشر فقط
جلوہ ہے دو جہان مین پیغمبر کے نور کا

یہہ جانون قبر وحشت و ہیبت کا ہے مکان
ہے آسرا تو وان ہمین بیشک حضور کا

دیکھیگا وہ عذاب قیامت مین بالضرور
شیوہ ہے جسکو دنیا مین فسق و فجور کا

مرتے ہی وہ تو پہونچیگا جنت مین دوستو
رہتا ہے جسکو ذکر خدا ے غفور کا

دیکھیگی وہ نہ آنکھہ جہنم کی آگ کو
جس آنکھہ نے کہ دیکھا ہے جلوہ حضور کا

ہرگز نہ پہونچے منزل مقصود کو بشر
ایک ذرہ ہو خیال جو دلمین غرور کا

ای نفس کیون ریاض و مشقت نہین کری
توشہ ترا تو کم ہے سفر بہت دور کا

اوس جی سے ہو گناہ نہ سرزد جہان مین
جس دلپہ کھٹکا بیٹھا ہو یوم النشور کا

ہرگز پیاس اوسکو لگیگی نہین ذرا
ایک گھونٹ جو پیئے کوئی آب طہور کا

واعظ ترے ڈرانے سے ڈرتے نہین ہین ہم
ہے آسرا بڑا ہمین وان تو حضور کا ✽

دیتا ہے نعمتین ہمین بیحد و بی قیاس
کب شکر ہم سے ہو سکے رب غیور کا

ای رب نجات دیجو ہمین قبر مین ضرور
اقرار ہم تو کرتے ہین اپنے قصور کا

بیشک ثواب ہوتا ہے اوس شخص کو بڑا
زوار جو کہ رہتا ہے اکثر قبور کا ✽

ای صدق مین تو والہ و شیدا حضور ہون
کچھہ شوق مجکو ہے نہین حور و قصور کا

ایک بندہ ناتوان ہون خدای کریم کا
رحمت سے اوسکے خطرہ نہین ہے جحیم کا

ق

فعل حکیم مین تجھے کیا دخل ہے فقط
حکمت سے خالی کار نہین اوس حکیم کا

کیا کچھہ ہے مہر دنیا مین مادر کو طفل پہ
ایک شمہ اوسکا جانون یہہ لطف عمیم کا

دنیا مین ایک شمہ سے یہہ کچھہ کہ رحم ہے
محشر مین کیا ٹھکانا ہے رحمت عظیم کا

بہتان کذب مکر و دغا و فریب سب
شیوہ کبھی نہو وی یہہ انسان فہیم کا

جو زیب دون مین کذب سے شعر نکو ای فتا
یہہ اب تقاضا ہے نہین طبع سلیم کا

ای نفس کیون دلیری کرے ہے گناہ پر
بندہ ہون ناتوان مین خدای عظیم کا

بیشک سزا ہو سخت چغل خور کے لیے
عقبے مین حال جانون تباہ ہو رجیم کا

ہوگی وعید عقبے مین یہہ جان لو ضرور
قرآن مین لفظ آیا ہے بیشک زنیم کا

مت کر خطا ذرا بھی تو ای نفس نابکار
جو دل مین شوق ہے تجھکو باغ نعیم کا

اوتریگا نور حق ترے سینہ مین کسطرح
تو مبتلا ہے حرص سے چاندی و سیم کا

بندے ہین اوسکے وہی تو جو چاہی سو کری
مالک اوسیکو جانون صحیح و سقیم کا

بیشک پڑےگا وہ جاکے جہنم کی نار مین
ایک ذرہ مال کہاوے جو ناحق یتیم کا

ای صدق کیون گناہون پہ روتا ہے رات دن
ہے آسرا تو تجھکو خدائے کریم کا ٭

مداح ہون مین دل سے رسول کریم کا
خطرہ نہین ہے مجھکو عذاب الیم کا

عصیان سے بال بال تو آلودہ ہے مرا
کب مجھسے شکر ہووی خدای کریم کا

ق

ہم امتانِ احمدِ مرسل ہین دوستو
خطرہ نہین ہے ہمکو عذاب جحیم کا

لاریب اوس رسول کے بس چار ہین وزیر
پیارا ہر ایک ہے وہ خدائی عظیم کا

توصیف مجھسے ہوگی بہلا چار یار کیا
رتبہ بہت بلند ہے چارون ندیم کا

عالم مین جسنے آکے نہ تصدیق کی رسول
بیشک وہ مستحق ہے عذاب عظیم کا

رہتے تھے دست بستہ ملائک در حضور
یہہ مرتبہ تہا یارو رسول کریم کا

کوئی نہ سمجھا راز مفسر جہان مین
ہے خفیہ بہید جانون محمد کے میم کا

جہولا جہلایا کرتے تھے بچپن مین قدسیان
جو لکہا وہان پہ آتا تہا رحمت عظیم کا

حق نے بلایا عرش پہ احمد کو دوستو
ایسا ہوا نہ مرتبہ موسے کلیم کا

پڑہتا رہے درود جو ہر روز تو فتا
خدشہ نہ گذری دلمین تیری خوف و بیم کا

رکھینگے اوسپہ تاج قیامت مین بالضرور
حافظ جو کوئی ہووےگا قرآن عظیم کا

انکار پیرویِ صحابہ سے جو کرے
لاریب وہ تو بھائی ہے شیطان رجیم کا

لاریب اونکی راہ پہ چلنا ضرور ہے
فرمان یہی ہے ہمکو خدائی قدیم کا

بوبکر اور عمر سے جو رکھیگا ذرہ بغض
ہوویگا اوسپہ قہر خدائی علیم کا

جو دوستی رکھیگا جناب علی سے یا ر
وہ مستحق خدا سے ہے بیشک نعیم کا

عثمان کا جو کہ دوست ہے وہ ہے خدا کا دوست
الٹی تو اونکا دوست ہے شیطان رجیم کا

ہوگا سچی مقیم تو جنت کے باغ میں
دوزخ ٹھکانا ہوویگا بیشک لئیم کا

پژمردہ دل شگفتہ ہو مانند پھول کے
رحمت خدا سے آوے جو جھونکا نسیم کا

دوزخ میں رہیگا کوئی بھی ہرگز نہیں بشر
جس وقت جوش ماریگا دریا رحیم کا

ہو کون سا وہ روز کہ دیکھوں میں یہ لقا
مشتاق دل بہت رہتا ہے بوئی شمیم کا

قرآن میں جنکی مدح کرے ہے خدای پاک
پھر کیا بیان اونسے ہو خلق عظیم کا

خدشہ نہیں ہے قبر سے اور حشر سے تجھے
تو واسطی ہے صدق رسول کریم کا

عالم میں جو ہے پیدا سب سے ظہور تیرا
ہر گل میں ہر شجر میں بیشک ہے نور تیرا

ہر جا عیاں ہے جلوہ ای نفس پُر شرارت
آوے نظر نہ تجھکو یہہ ہے قصور تیرا

ای نفس بد کیسے ہم دیکھتے ہیں تجھکو
حد سے بڑہا ہوا ہے فسق و فجور تیرا

آوی نظر نہ تجھکو نورِ جمالِ وحدت
ہے یہہ قصور سارا ای بی شعور تیرا

مت ہو خدا سے غافل ای بی شعور ایکدم
ہوگا سفر یہاں سے ایکدن ضرور تیرا

اپنی خودی پہ نادان مت کر غرور اتنا
احمق ڈہیگا ایکدن یہہ سب غرور تیرا

اس حرص دنیوی میں بد مست ہے پڑا تو
تو نفس کو جو مارے جاوی فتور تیرا

سوجھی نہ راہ مولا سے مست ذرہ بھی تو تو
جاویگا یہہ نہ سر سے ہرگز سرور تیرا

مت بھی دکھا سکیگا ہوویگی تجھسے پرسش
کیا ہو جواب حق سے یوم النشور تیرا

مجھپہ کرم تو کر دی منکر گرفت میری
ایک بندہ ناتوان ہوں رب غفور تیرا

دیکھوں میں تجھکو مولا ہے آرزو یہی اب
چاہوں نہیں ہوں تجھسے حور و قصور تیرا

ہے یہ تمنا میری ہے التجا یہہ میری — دیکھوں جمال اقدس اکدن حضور تیرا
اپنے تئیں سمجھ لیے ہوں سب جہان سے بدتر — گرمانے تو نہ کہنا یہہ ہے غرور تیرا
طاعت نہوی ہم سے آلودہ ہیں بعصیاں — محشر میں آسرا ہے ہمکو حضور تیرا
طاعت کرو نبی کی ہیں تمسے راضی ہونگا — فرمان یہی ہے سبکو رب غفور تیرا

اپنے کرم سے اسکو ابرار میں ملا دے
بندہ ہے صدق عاجز رب غفور تیرا

خواب میں جسنے مصطفے دیکھا — واقعی اوسنے بس خدا دیکھا
جو پھرا اوسنے سیر عالم کی — اوسنے طیبہ نہ دیکھا کیا دیکھا
اوسنے دونوں جہان میں چین ہوا — جسنے احمد سا رہنما دیکھا
ہوا مقصود اوسکا کل حاصل — جسنے اپنے تئیں فنا دیکھا
جسنے اپنے تئیں سے پہچانا — راز حق اوسنے برملا دیکھا
کھل گئی آنکھ جب دل کی — سر مخفی تو پھر کھلا دیکھا

صدق تو غور کرلے اب تو ذرا
تونے عالم کو بے بقا دیکھا

جس بشر نے عشق پایا ہے رسول اللہ کا — اوسکے دلمیں نور آیا ہے رسول اللہ کا
جنت ماوی میں جاوی وہ بلا پرسش عمل — جسکے دلمیں کلمہ بھایا ہے رسول اللہ کا
اوسکو خطرہ ہے نہیں محشر کا تم یہ جان لو — ذکر جسنے یاں کرایا ہے رسول اللہ کا
اوسکو خواہش ہو نہ دنیا اور جنت کی ہوس — جام الفت جسنے پایا ہے رسول اللہ کا
لامکان تک وہ ہی پہونچیگا سمجھہ لو دوستو — جسکے دلمیں عشق آیا ہے رسول اللہ کا
وہ ہی پہونچے ایک پل میں کعبہ و یثرب فقط — نور جس دلمیں سمایا ہے رسول اللہ کا

صدق تو مستانہ بیخود کیوں ہوا ہے اسقدر
کیوں تصور دل میں آیا ہے رسول اللہ کا

کیا نام محمد کا ہمیں لگتا ہے پیارا — سو جان سے قربان ہے دل اونپہ ہمارا

احمد مین احمد ہی کا تو ایک جلوہ عیان ہے
ای عاشقو اس رمز کو سمجھو تو خدا را

دنیا مین بہی عقبی مین بہی یہہ جان لو پیارو
ایمان جو یان لائے نہین اونکو خسارا

کیا نام محمد ہے کہ ہے عرش پہ تحریر
عالم کو ہے اس اسم کی برکت سے سہارا

یہہ جان لو اے بہائیو ای امت احمد
ہوویگا بغیر آپ نہین پل سے گذارا

پیشانی پہ آدم کی بڑی شوکت و فر سے
کیا نور محمد کا چمکتا تہا ستارا

سو نہہ مسنخ نہوویگا کبہی امت احمد
سب دینون سے بہتر ہے یہی دین ہمارا

کامل ہوا وہ شخص نہین خامی ہے اوسمین
جس شخص نے اس نفس کی خواہش کو بہی مارا

تم خواب سا اس دنیا مین رہنے کو سمجہنا
رہنا تو ہے کیا بلکہ کوئی دم ہے گذارا

آگے جو بڑے شاہ گئے ملک عدم کو
اب دنیا کے پردہ پہ سکندر ہے نہ دارا

ایک لمحہ بہی تم موت سے غافل نہو یارو
تم یاد کرو کندۂ عمر کو بہی خدا را

توصیف مین حضرت کے تو قاصر ہین فرشتے
کیا مدح لکھے یہہ بہلا اب صدق بچارا

طیبہ جانا مجہے اب بی سر و سامان نظر آیا
ہائے اس عشق کا اب کوئی نہ درمان نظر آیا

چشم کو کہول مجہے جسنے کہ نظر کی اوسپر
جس طرف دیکہا اوسے نور ہی یزدان نظر آیا

خوض سے خوب نظر کی جو کسی نے جانون
فی الحقیقت وہ جہان اسکو تو بستان نظر آیا

جلوۂ یار کو جنگل مین ہے جسنے پایا +
صحرا اوسکو تو حقیقت مین گلستان نظر آیا

عاشقو جانون کہلی اوسکی تو قسمت واللہ
خواب مین جسکے وہ جلوہ کہین رخشان نظر آیا

جان لو سمجہیگا وہ دار جنان مین بیشک
خواب مین جسکے کہین صاحب برہان نظر آیا

چونکہ اوٹہا نیند سے اور کہل گئین آنکہین اوسکی
جبکہ وہ خواب مین اوسکے صبح تابان نظر آیا

جلوۂ نور سے روشن ہوئین آنکہین واللہ
خواب مین جب وہ مجہے صاحب برہان نظر آیا

کیا ہی دنیا ہی دنی ہے یہ لذیذ و شیرین
وائے اس جائی مین ہر شخص تو لغزان نظر آیا

وہ نہ دیکہیگا کبہی حشر مین گرمی ای صدق
عشق احمد مین کوئی شخص جو گریان نظر آیا

خانۂ دل میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہر رگ جان سے ملا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ڈھونڈتا پھرتا تھا میں کوچہ و صحرا میں اوسے
وہ تو سینے میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کرتا نظارہ تھا ہرجائی پہ ناحق میں تو
میری نظروں میں بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ نور تھا روشن نہیں پنہاں تھا کبھی
میں گناہوں میں پھنسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نہیں آتا تھا نظر نور وہ جلوہ مجھکو
بیخود و مست پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق میں بیخود و مجنون پڑا تھا بیہوش
تیر الفت کا لگا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ تو ہر لمحہ چمکتا تھا مثالِ خورشید
پردہ آنکھوں پہ پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق و الفت میں تصور میں اوسکے غم میں
ایک حیرت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دوست خوابیدہ سمجھتے تھے مجھے تو ناحق
مست الفت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نظر آتا نہ تھا جلوہ جو عیاں تھا جگ میں
فی الحقیقت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ ندا دیتا تھا ہر ایک لمحہ ہر ایک صبح و مسا
میں تو غفلت میں پڑا تھا مجھی معلوم نہ تھا

تھی تلاش عرصہ سے ملتا تھا نہیں مجھکو پتا
چشمۂ فیض کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کاش جانا ہو اروضۂ انور پہ مجھے
یہ بھی قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

روزِ میثاق میں بولا تھا کہیں میں بھی بلیٰ
امتِ خیر بشر تھا مجھے معلوم نہ تھا

صدیق حسرت رہی دیدار سے مرتے دم تک
درد قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رہ کہتا ہو آسرا جو اوس عالیجناب کا
خدشہ نہیں ہے حشر میں اوسکو حساب کا

محشر سے پل سے قبر سے خطرہ نہیں ہمیں
رکھتے ہیں ہم سہارا رسالت مآب کا

صورت ذرا دکھاتے نہیں مجھ غریب کو
باعث ہوا ہے مجھ پہ بھلا کیا عتاب کا

وہ نوری چہرہ جلوہ نمای حضور ہے
اوس رخ کے آگے رتبہ ہے کیا آفتاب کا

ہر وقت جو کہ لبوں محمد کا نام ہے
محشر میں اوسکو خطرہ نہیں ہے حساب کا

کرتا دعا ہوں رو کے یہی رات دن ہمیش
رکھے خدا غلام مجھے بوتراب کا

لکھے چمن میں مستی سے دنیا ہی کو خوش
عشق رسول میں ہے یہ نقشہ گلاب کا

دنیا کو چھوڑ چھاڑ کے حق کی طرف تو پھیر
جاتا رہا ہے تیرا تو عالم شباب کا

تجھ سے یہی ہے عرض خداوند ذوالجلال
دکھلادے اپنے نور وضو مجھے اوس جناب کا

جسکا جگر کہ جل گیا عشق رسول میں
اوسکو ملیگا ذائقہ پھر کیا کباب کا

دنیا کی خواہشوں سے جو روکیگا نفس کو
وہ مستحق تو عقبی میں ہوگا ثواب کا

مے پینے سے جو باز رہے اس جہان میں
وہ جام پاوے عقبی میں اطہر شراب کا

ابلیس کے فریب میں پڑ تو نہ اے فنا
پیاسے کو دھوکا پڑتا ہے اکثر سراب کا

چمکے ہے وہ تو نور ہر ایک جا پر تمام
بیشک پڑا ہے آنکھوں پہ پردہ حجاب کا

صل علی ہے وہ نور کہ جسکی نہیں ہی حد
اوس مہ کے آگے شہرہ ہو کیا ماہتاب کا

کیا حق نے یہہ بنائے ہیں اسمان بلند
ہے کام یان ستون نہ خیمے طناب کا

یہہ سانس مثل آرہ کے کاٹے ہے عمر کو
یہہ زندگی دو روزہ ہے نقشہ حباب کا

ہے التجا یہہ تجھ سے خداوند ذوالجلال
جلوہ ذرا دکھادے تو اوس ماہتاب کا

یہہ عمر مثل برق کھلے ہے شتاب سے
دریا میں جیسے کھلتا ہے قطرہ حباب کا

تحریف کتنے کی ہے سبھی بہت بڑی
اب اعتبار کیا ہے تمہاری کتاب کا

ماں باپ کا نہ کہنا کریں ہیں صغیر سن
اب آگیا زمانہ ہے کچھ انقلاب کا

ہرگز کرو نہ غفلت اے دوستو ہر روز
ہر روز ورد چاہیئے حق کی کتاب کا

اب تو بلا لو سینہ سے مجھکو شہ عرب
لگتا ٹھکانا ہے نہیں خانہ خراب کا

دل صدق سے رسول کا جسنے لیا ہے نام
کھٹکا نہیں ہے قبر میں اوسکو عذاب کا

رخ سے ذرا اوٹھائیے برقع نقاب کا
پاشاہ ہم سے دور ہو پردہ حجاب کا

مدت سے آرزو ہے کہ دیکھیں ذرا جھلک
باعث ہوا ہے اپنے بڑی اضطراب کا

حسرت سے گذری عمر بڑی اضطراب میں
آخر ہوا ہے ہم سے یہہ عالم شباب کا

اے رب پلادہ جام تو طاہر شراب سے
اوٹھ جاوے جس سے دوری پردہ حجاب کا

ہے التجا یہہ تجھ سے بہت روز سے خدا
چہرہ ذرا دکھادی تو اوس بے نقاب کا

کرتا غرور کیون ہے تو ای مرد خام طبع ۔ پتلا ہے تو تو قطرۂ ناچیز آب کا
جب سے ہوا ہون عشق کے پھندے مین مین اسیر ۔ جتنا پڑہا تہا بہولا سبق مین کتاب کا
دکہلاؤ چہرہ کیون نہین ای شاہ ذی کرم ۔ ہے کیا سبب یہ مجہہ پہ بہلا اب عتاب کا
جو کام اچہا کرتے ہین بندے وہ نیک ہین ۔ خطرہ نہین ہے اونکو عذاب و عقاب کا
وقت نزع کا خدشہ نہین کچہہ ذرا مجہے ۔ رکہتا ہون آسرا مین بڑا بوتراب کا
خطرہ نہین ہے پل سے مجہے ایک ذرہ بہی ۔ مین امتی کہاتا ہون عالیجناب کا
شہوا ادب سے اور پڑہو تم درود کو ۔ آوے قدم تو یان ہے رسالت مآب کا
محفل مین سننے آتے فرشتے فلک سے ہین ۔ اس جا گذر ہے خضر کا اور شیخ و شاب کا
وہ حسن وہ جمال رسول شہ امم ۔ روشن وہ چہرہ جیسے ہو رخ آفتاب کا

محشر کا صدق خوف و خطر کچہہ ذرا نکر
تو ہے غلام دل سے رسالت مآب کا

زہے قسمت کہ جو در پہ بلائے محبوب ۔ جلوہ نور خدا ہمکو دکھائے محبوب
رخ سے پردہ جو کہین اپنا اوٹہائی محبوب ۔ کلفت و رنج وہ سب ہم سے مٹائی محبوب
جن بشر اور ملک سب ہین اوسی پر عاشق ۔ خلق ہے اوسپہ فدا وہ ہے خدائی محبوب
جسکا عاشق ہو خدا اوروں کی طاقت کیا ہے ۔ کسکا منہہ ہے جو اونہین اپنا بنائی محبوب
گر پڑین فرش پہ ہم اور نہ رہے کچہہ ہوش ۔ صورت اپنی جو کہین ہمکو دکہائی محبوب
تم ہمین دیکہنا ای امت عیسی اور دم ۔ حشر مین جب وہ ہمین حق سے ملائے محبوب
عکس قد کا نہین پڑتا تہا زمین پر سایہ ۔ جسم نوری تہا حقیقت مین لقا محبوب
جو کرین طعن وہ دل اپنے برابر کا ہین ۔ چہرہ اونکو جو کہین اپنا دکہائی محبوب
دل محبت سے تڑپتا ہے مثال سیماب ۔ جب کسی سے کوئی سنتے ہین ادای محبوب
ایسی خوبی کا نہین پیدا ہوا ہے کوئی ۔ ہے وہ خورشید سے بہی بڑہ کے حسین محبوب

صدق مدت سے ہے مشتاق زیارت تیجہ
ای خدا اب تو دکہا اسکو لقائے محبوب

رخِ تابان جو کہین اپنا دکھائی محبوب
لطف کیا ہووے بھلا اور مزا کیا ہووے
وہ ہے محبوبِ خدا ہم بھی ہین عاشق اسکے
پیروی لاوین بجا آنکھون سے اسکی بیشک
مثل مہتاب جہان اوس سے منور ہوجائی
رتبہ اپنا بھی فرشتون سے زیادہ ہوجائے
ہفت اقلیم کے شاہون سے بھی ہو فخر زیاد
فرش سے عرش تلک نور تجلی ہوجائے
اوسے کوثر کی ہوس رہوے نہ تسنیم ذرا
تپ فرقت سے اوسیوقت ہین صحت پاؤن
ہجر مین اوسکے بہت ہم توہوئی ہین نالان
عرش و کرسی نظر آجائین نہین ہے کچھ شک
مثل گل کھین شگفتہ ہون جہائین لاریب
ایسی صورت کا نہین کوئی ہوا ہی انسان
در بدر پھرتے ہین حیران پریشان مضطر
رنج و غم دنیا کے مٹ جائین بلاشک اپنے

ولہ

سبکو دیوانہ وہ اپنا ہی بنائے محبوب
خواب مین چہرہ وہ اپنا جو دکھائی محبوب
نارِ دوزخ سے وہی ہمکو بچائے محبوب
حق سے فردوس وہی ہمکو دلائے محبوب
برقع موںہہ سے جو کہین اپنا ہٹائی محبوب
ہم سے جاروبی وہ اپنی جو کرائے محبوب
خدمت اپنی جو کہین ہم سے کرائی محبوب
رخ انور سے جو وہ پردہ اوٹھائی محبوب
شربت دید جسے اپنا پلائے محبوب
مژدۂ خوش جو کہین ہمکو سنائے محبوب
کیا عجب ہے جو کہین ہمکو ہنسائے محبوب
نظر اپنی جو کہین ہمسے ملائے محبوب
لبِ جان بخش سے مژدہ جو سنائے محبوب
آئینہ حق ہے بلاشک وہ لقائی محبوب
آرزو یہہ ہے کہ اب در پہ بلائے محبوب
رخ زیبا جو کہین اپنا دکھائے محبوب

صدق تو صل علی پڑہیو زبان سے ابہی
گوش مین آئے یہ سے جبکہ صدائے محبوب

ہے زیادہ عطر سے بوئے محمدؐ
ہے جنت سے سوا کوئے محمدؐ
یقین ہے زندہ ہوجاوے وہ مردہ
قرین ہو اوسکے جو بوئے محمدؐ
فرشتون سے بیان عادت نہووے
بیان ہو مجھ سے کیا خوئے محمدؐ
نظر کرتا جو زلف عنبرین کو *
وہ قربان ہوتا گیسوئے محمدؐ
نہ بل آیا کبھی چہرہ پہ اوسکے
وہ تھے عالم مین خوشخوئے محمدؐ

وہ دوزخ میں نہ جاوی سے الحفیظ وقت
وہ دن ہو کون سا ای رب اکبر
یہ نزد عاشقان جانون عزیزو
جو عاشق ہے اوسے کوئی نہین کار
نکالون دل کے ارمان کچھہ تو نہین ہی
بلا شک وہ مرض سے پاوی صحت
نہین جنت کی خواہش اوسکو ہوگی
کہون مین حشر ہے جو پاوین اوسکو
نہین فردوس کی خواہش رہیگی
یہ جانون عاشقو تا بندگی ہین
کشادہ نہین ہوین دونون سراسر
جو عاشق اور شیدا ہے عزیزو
خداوندا دعا ہے تجھہ سے یہہ ہی

جو دیکھے خواب مین روئے محمد
میسر ہو کب میرا سوئے محمد
درِ فردوس ہے کوئے محمد
ہے شیدا وہ تو ابروئے محمد
خدا ایسا ہے گر کوئے محمد
جو دیکھے ہیں وہ موئے محمد
جو دیکھے جا کے وہ کوئے محمد
مجھے تو رہ دکھا سوئے محمد
جو جا کے دیکھون مین کوئے محمد
قمر سے زیادہ ہے روئے محمد
بیان کیا ہووے ابروئے محمد
اوسے فردوس ہے کوئے محمد
دکھا دے مجھکو اب کوئے محمد

جو عاشق ہے دل و جان سے ہیں اب صدق
چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ای خدا آیا تیرے در پہ ہون پریشان ہوکر
غضب و قہر سے تو اپنے بچا لے مجھکو
کیا مجھے غم ہے قیامت سے شافی ہین رسول
عشق رکھے جو کوئی احمد مرسل سے بشر
ای شہ ہر دو سرا میری خبر لو للہ
لیجئے اب تو خبر میری شہنشاہ عرب
اب مدینہ مین بلا لیجئے للہ رسول
مرنے سے پہلے ہو زیارت تری شاہا مجھکو
آرزو ہے میری زیارت ہی شاہ رسل

عفو کر میرے گنہ ارحم و رحمن ہوکر
یہ دعا تجھہ سے خداوند ہے نالان ہوکر
کیون نہ چہکے ہے نوای بلبل نالان ہوکر
حق سے وہ روبرو جا بیٹھا خراماں ہوکر
اب تو یثرب مین مین پہونچون کہین طیران ہوکر
اشک بہتے ہین میری آنکھہ سے طوفان ہوکر
عرض ہے میری یہ آداب سے لرزان ہوکر
یہی کہتا ہون مین رب سے گریان ہوکر
اوس دن حشر کے مین تیرا ثناخوان ہوکر

امت عاصی کو سب خلق سے جانوں پہلے | آپ لیجاوینگے فردوس میں فرحاں ہوکر
جسنے تصدیق رسالت نکی ختم رسل | وہ تو اس دنیا سے جاویگا ہراساں ہوکر
دی خدا نجکو محبت تو رسول اکرم | روح نکلے میری اس جسم سے شاداں ہوکر
بدنصیبہ ہے میرا یہہ شکایت شاہا | مجکو اچھا نہ کیا عیسی دوراں ہوکر
چمن طیبہ دکہادے تو خداوند کریم | عرض کرتا ہوں یہی مضطر و حیراں ہوکر
یہ تمنا ہے میری آرزو یہ ہی حضرت | جان نکل جائے میری آپ پہ قرباں ہوکر
یہی حسرت ہے مری دلمیں تمنا ای کاش | جاؤں یثرب میں چلا کوہ و بیاباں ہوکر
عشق حضرت کا رکھیگا جو کوئی دلمیں بشر | اوٹھیگا قبر سے وہ اپنی درخشاں ہوکر
عشق میں کہتے تھے ایک روز اویس قرنی | کیوں اندھیرے میں چھپا ہے مہ تاباں ہوکر
دن قیامت کے نرہیگا کوئی دوزخمیں بشر | رحمت حق جو نزول ہوویگی باراں ہوکر
ایک ذرہ بھی کسی دلکو ستاوے جو کوئی | اوٹھے مونہہ مسخ قیامت میں وہ حیواں ہوکر
قعر دوزخمیں پڑے کہانا دہ کہادے تھوڑ | ظلم رعیت پہ کرے آہ جو سلطاں ہوکر
کینہ رکھے جو کوئی دلمیں صحابہ سے بشر | اوٹھے وہ گور سے فرعون و ہاماں ہوکر
وہ بشر ہے نہیں حیوان ہے مطلق بیشک | ظلم کرتا ہے جو ہر شخص پہ انساں ہوکر
ہے وہ حیوان درندوں سے بھی زیادہ بدخو | رحم آوے نہ کبھی جسکو مسلماں ہوکر
سخت پتھر سے بھی ہے سخت وہ زیادہ کم بخت | رحم جس دلمیں نہ آوے کبھی انساں ہوکر
یہ نہ شایاں ہے نہ لایق ہے نہ زیبا ہرگز | رنج دے آہ کسی کو جو مسلماں ہوکر

ای خدا صدق کی فریاد کو تو پہونچ کہیں
ہے گنہ میں یہہ پہنسا حافظ قرآن ہوکر

شفیع الورے السلام علیک نبی الہدا السلام علیک | بشیر و نذیر السلام علیک امام اصفیا السلام علیک
نہیں تجہہ سا پیدا ہوا ہے کوئی نہیں تیرا ثانی کوئی نے نبی | کرے کیا صفت تیری مجہہ سا نبی خدا السلام علیک
لحد میں منزل ہے بس سخت تر کہ ہوتا ہی داں حال زیر زبر | رہائی تو دلوانا اوس وقت پر شہ انبیا السلام علیک

مجھے فکر یہ نہیں ہے اوسکی بڑی ہے ہول قیامت مصیبت کڑی
ہر ایک شخص کو ہووے اپنی پڑی ہے رسول خدا السلام علیک

زبان پر رہے تیرا ہر وقت نام پڑھوں تیرا کلمہ میں ہر صبح و شام
مجھے حشر میں دیجو کوثر کا جام شہ دوسرا السلام علیک

ترا نام طٰہٰ و یٰسین ہے ترا نام لینے سے تسکین ہے
تری دوری سے دل تو غمگین ہے امین خدا السلام علیک

پھر ہے آرزو صدق کی شاہ دیں ترے روضہ پہ جاکے رگڑے جبین
پڑے جاکے در پہ یہی بالیقین حبیب خدا السلام علیک

یا شفیع سلام علیک یا صفی سلام علیک
یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

غم دیا غربت نے مجھکو دکھ دیا ہجرت نے مجھکو
آلیا زحمت نے مجھکو تو چھڑا کلفت سے مجھکو
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ تو شمس الضحیٰ ہیں آپ تو بدر الدجیٰ ہیں
آپ تو نور الہدیٰ ہیں آپ تو کہف الوریٰ ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر ذات خدا ہو منبع جود و عطا ہو
صاحب حلم و حیا ہو راحت شاد و گدا ہو
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

سرور ہر دوسرا ہو معدن لطف عطا ہو
واقف راز خدا ہو شافع روز جزا ہو
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی حیران پڑا ہوں گنہ میں جکڑا ہوا ہوں
خلق میں سب سے برا ہوں آپ پر شیدا ہوا ہوں
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر آدم خبر لو سرور عالم خبر لو
شافع اعظم خبر لو ارحم و اکرم خبر لو
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہی نور خدا ہیں آپ ہی بحر عطا ہیں
آپ ہی خیر الوریٰ ہیں آپ ہی صدق و صفا ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی جب ہو قیامت ہو بڑی اوس دن ندامت
آپکی سب پر ہو رحمت مجھ پہ ہو ہم پر ملامت
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا شہا حق سے ملا دو رنج و غم سارا مٹا دو
یا نبی طیبہ دکھا دو صدق کو زیارت کرا دو
یا شہا سلام علیک یا مصطفٰے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

قصیدہ

جو ذکر بیچ ہیں شاغل ہیں وہ خدا سے واصل ۔ ایک سانس ایک دم بھی ہرگز نہیں ہیں غافل

ای نفس بندگی کر کیون حق سے ہے تو غافل ۔ مت عمر یون بسر کر ایمان کر تو کامل

مت ظلم کر کسی پر مت دل کسی کا دکہا ۔ جو ہین غریب اونپہ رحمت خدا ہے نازل

کردے روا تو حاجت خوش ہو کسل اوس سے باتین ۔ محروم کر نہ اوسکو جو آوے کوئی سایل

عقبےٰ کا کر ہے طالب کر بندگی خدا کی ۔ دنیا کی خواہشون بین ہرگز نہ رہ تو مایل

دنیا کو سمجھے دولت بی عقل ہے بڑا وہ ۔ جانے جو اوسکو کمتر لاریب ہے وہ عاقل

جو ذکر رب بین رہوی ہو قبر بین نہ خطرہ ۔ اوسکو نہووے دہشت ایمان ہو نہ زایل

پڑہ رات دن تو کلمہ مت کر ذرا بھی غفلت ۔ جس دل بین کلمہ ہووی ایمان ہے وہ کامل

روزے رکہو ہم حق کے دیتے رہو زکاۃ بین ۔ قایم کرو نمازین جنت بین ہو تو داخل

کلمہ ہے جس زبان پر وہ ہے حبیب حق کا ۔ دونون جہان بین وہ ہی بیشک ہے یار کامل

روزہ نہ رکھے قصداً ہے قتل اوسکا واجب ۔ روزہ سے موہنہ پہیرا ناہے حق بین زہر قاتل

قصداً نہ رکھے روزہ کچھہ خوف ہو نہ حق سے ۔ دوزخ بین جاوین ہووے لاریب وہ تو داخل

روزہ نہ رکھے جو کہ بہوکا اوٹھیگا وہ تو ۔ محشر بین ہووی رسوا دوزخ بین ہو وہ داخل

وہ سیر ہو اوٹھیگا روزہ رکہا ہے جسنے ۔ حق سے اوسکے اوپر رحمت بڑی ہو نازل

کیا جلوہ تیرا روشن جی بین چھپا ہمارے ۔ دیکہا ہے جب سے تجکو دل ہوگیا ہے گھایل

بی راہبر نہ پہنچے منزل پہ تو کبہی بھی ۔ جا جستجو بین رہکر ایک ڈہونڈہ پیر کامل

جو کچھہ کہ ہو رہا ہے اوسکی قدرت ۔ کل کار خیر و شر بین بیشک وہی ہے فاعل

کسنے خدا کو جانا جیسا کہ حق ہے اوسکا ۔ اس بحر معرفت کا ہرگز نہیں ہے ساحل

کچھہ اچھے اور برے سے اونکو نہ کام مطلق ۔ جو بندے بہترین ہین وہ ہین اوسی سے واصل

جو صدق دل سے لیوے نام رسول احمدؐ
بی پرسش عمل وہ جنت بین ہووی داخل

نہ تہی راہ شرع اظہار تجھہ بن ۔ نہین تہا دین کچھہ آشکار تجھہ بن
اندھیرا ہو رہا تہا معلوم جگ بین ۔ نہ آنکھون بین تہی کچھہ ابصار تجھہ بن

نہ ایمان کا نشان تھا کچھ ذرا بھی
تھا برپا ہر جگہ قضیا و جھگڑا
تھی باعث قحط کے مایوس دنیا
نہ ماؤں کی تھا پستانوں میں کچھ شیر
جو دریا سادہ تھا یوں ہی پڑا تھا
نہ تھی روئیدگی پیدا جہان میں
ترو تازہ ہوئے وہ نخل سارے
پڑا تھا خلق میں سب جا اندھیرا
پڑا تھا قحط مدت سے جہان میں
بڑے گمراہ تھے انسان جہان میں
ضلالت سے اندھیرا تھا بہت سا
بڑی تھی قحط سالی حد سے زیادہ
تمامی ملتوں مذہب کا بے شک
رکھے تھے خانہ کعبہ میں جو بت
عرب میں پھیلی تھی ہر جا ضلالت

بڑے مکار تھے کفار تجھ بن
زمانہ تھا بڑا غدار تجھ بن
نہ بارانی کے تھے آثار تجھ بن
نہ جاری تھیں کہیں انہار تجھ بن
پڑے سوکھے تھے واں بجار تجھ بن
پڑے تھے بی ثمر اشجار تجھ بن
جو سوکھے تھے پڑے اشجار تجھ بن
نہ رونق تھی میرے سردار تجھ بن
خلایق تھی بڑی بیزار تجھ بن
نہ اونکا نیک تھا اطوار تجھ بن
جہان میں تھا نہیں انوار تجھ بن
پڑا تھا خلق میں ادبار تجھ بن
نہیں کھلتا تھا کچھ اسرار تجھ بن
نہوتے وہ کبھی مسمار تجھ بن
بڑے گمراہ تھے اشرار تجھ بن

بہت ہے صدق سیکھ پریشان
نہ جاوے اسکا کچھ آزار تجھ بن

کروں کیا عرض میں اظہار تجھ بن
نہ دنیا میں نہ عقبے میں کسی میں
نہیں ہے صند میں میرا ٹھکانا
بڑی غفلت نے ہے مجکو ستایا
قیامت میں تمامی انس و جان کا
جو منزل قبر اول سخت ہوگی

نہ کوئی ہے میرا غمخوار تجھ بن
نہ یاور ہے میرے سردار تجھ بن
پریشان ہے دل بیمار تجھ بن
نہونگا میں کبھی ہوشیار تجھ بن
نہ یاور اور نہ ہوگا یار تجھ بن
نہوگا واں کوئی غمخوار تجھ بن

خلایق کے لیے روز قیامت
چلینگے پل پہ سب روز قیامت
پر روز حشر سارے عاصیون کی
شفاعت کے لیے روز قیامت
گنہ لاکھون ہوئے ہین مجھہ سے سرزد
ہین عصیان ظاہر و باطن جو میرے
بڑا ہی سخت ہے روز قیامت
یہی بابکر سے کہتے نبی سے
بلال حبشی جنت مین یہہ بولے

نہووےگا کوئی غمخوار تجھہ بن
نہونگے وان کبھی اوس پار تجھہ بن
کبھی کشتی نہ ہوگی پار تجھہ بن
نہوگا وان کسیکو بار تجھہ بن
کہون کس سے میرے غفار تجھہ بن
چھپاوے کون ای ستار تجھہ بن
نہ آسان ہوگا وہ زنہار تجھہ بن
نجاؤن مین کبھی گلزار تجھہ بن
نہین بہاتا مجھے گلزار تجھہ بن

غم دنیا مین دل سے صدیق سویا
نہووے یہہ کبھی بیدار تجھہ بن

مجھے گلشن لگے ہے خار تجھہ بن
خموشی ہے مجھے گفتار تجھہ بن
بڑی ہے بیقراری یار تجھہ بن
سناوے ہے غم ہجران بہت سا
نبی کے بعد کہتے تھے ابابکر
تری فرقت نے ہے مجکو ستایا
یہہ روکر حضرت فاروق بولے
یہہ بولے حضرت عثمان عفان
یہی کہتے علی تجھے بعد رحلت
مہاجر کہتے تھے روضہ پہ جاکر
یہی کہتے تھے سلمان فارسی بھی
بلال حبشی جب بیہوش یہہ کہتے

تری کلفت رہے ہے یار تجھہ بن
نیستان ہے مجھے گلزار تجھہ بن
نہ ہے مونس کوئی غمخوار تجھہ بن
نہ چین آوے مجھے ہے یار تجھہ بن
دل افسردہ ہے بیمار تجھہ بن
کرون کس سے بھلا اظہار تجھہ بن
کہون کس سے مین حال زار تجھہ بن
دل نالان ہے یہہ سردار تجھہ بن
قرار آتا نہین زنہار تجھہ بن
بہت روتے ہین یہہ انصار تجھہ بن
نہ چین آوے مجھے دلدار تجھہ بن
مین ہون مضطر جگر افگار تجھہ بن

جناب عایشہ بولین بصد سوز
جو کچھ گذرے ہے تجھہ پر رنج و اندوہ
نہین ہے لطف کچھہ بہی زندگی کا
مجھے اچھا لگے کہانا نہ پینا
خبر لے لو ذرا اب آ کے میری
تمہا بنکی نہ جینے کی ہے خواہش
جناب فاطمہ زہرا بہہ بولین
بہی رو رو کے کہتی تہین وہ غمگین
خبر لیلو میری اے بابا جلد سے

ہین حیران ہون میری سردار تجھہ بن
کہون کس سے میرے دلدار تجھہ بن
بسر کیا عمر ہو دلدار تجھہ بن
کرون دکھیا مین اب کیا کار تجھہ بن
میرا جینا ہے بس دشوار تجھہ بن
تڑپتا ہے دل بیمار تجھہ بن
مجھے ہے زندگی دشوار تجھہ بن
میری ہے زیست بہہ بیکار تجھہ بن
پریشان ہے دل بیمار تجھہ بن

نہ ہووے صدق کو جب تک حضوری
سناوے بہہ کے اشعار تجھہ بن

قادر ذو الجلال بی زوال ہے وہ
جو شکر اوسکا انسان زبان سے کرے
خدا تو دیگا اوسے مفلسی کا عوض بہی
اوسکی رحمت کا کیا ٹہکانا ہے
جسے رویا مین دنیا ہی سو تجہے
سب ہی نبیون سے رتبہ ہے اعلی
اوسکی صورت کا ہے نہین انسان
سخن اوسکا کلام حق سمجہو
اوسکے قد کا نہین ہے سایہ کہین
رسول حق نے جسے دیکہا پہلے ہی سب سے

ق

وہ منزہ اوس کی مثال سے ہے وہ
اوسکی گردن پہ بس وبال ہے وہ
جو کہ رکہتا بہت عیال سے ہے وہ
جسپہ ذرہ پڑے نہال ہے وہ
خواب ہرگز نہین خیال سے ہے وہ
صاحب ہر ہنر و کمال ہے وہ
سرو بستان خوش جمال ہے وہ
صاحب سر حق مقال ہے وہ
قامت خوش لقا جمال ہے وہ
جا کے جنت مین بس بلال ہے وہ

نہ ہووے صدق ذرا تجہہ سے کچہہ مدح اوسکی
سارے نبیون مین خوش خصال ہے وہ

تمام عالم میں جلوہ ظاہر حضور تیرا چمک رہا ہے
عجب کرشمہ ہے یہ کمالی الٰہی کہ عشق سوز الم سے دل ہے جلتا
عجب یہ عالم ہے کون و مکان کا خیال اسکو ذرا نہ کر او
نہ مونس اپنا نہ کوئی ہمدم نکو کی یاور نکو کی رہبر
خدایا تجھسے دعا ہے ہر شب دکھا دے جلوہ ذرا انہونکا

یہی ہے دنیا یہی ہے عالم یہی ہے فانی یہی ہے باقی
نبی جو چلتے تھے رستہ اپنا اسطرح ہوتا تہا اسرار طیبہ
اوسی نے کھویا ہے حال اپنا اوسی نے کھویا ہے دین اپنا
سنبھالو آکے نہیں پناہ ہے بڑا ہی اوٹھا ہے سخت طوفا
دماغ الفت کا جس شہر مین گذر ہوا ہے سمجھ لو اسکو

ولہ

یہہ نفس باطن ہے کور بے شک خودی میں اپنے بھٹک رہا ہے
کہیں تجلی چمک رہی ہے کہیں یہ بادل کڑک رہا ہے
کسیکا شادی سے خوش ہے چہرہ کسیکا آنسو ٹپک رہا ہے
بڑی ہی حسرت سے شعلہ آتش کا دل میں اپنے بھڑک رہا ہے
فراق احمد سے خار سینہ میں ہر دم اپنے کھٹک رہا ہے
کسیکا شادی سے دل ہے فرحان کسیکا آنسو ڈھلک رہا ہے
محبت الفت نبی سے رکھو مدینہ اپنا سے جھلک رہا ہے
سرائے فانی کی خواہشوں میں جو انسان اسکی لٹک رہا ہے
اب موج دریا میں بیڑا اکسی جگہہ میں اٹک رہا ہے
وہ جا کے سونگھے تو بو ہی خوش ہے مدینہ ہر دم مہک رہا ہے

بلالو اب تو مدینہ اپنے نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
تمہاری فرقت میں سر کو اپنے یہہ صدق شاہا پٹک رہا ہے

خدا کی قدرت کا جلوہ ہر دم چھپا نہیں یار و چمک رہا ہے
نظر نہ آوے جو جلوہ ہمکو تصور اُنکا ہونیکا ہم سمجھنا
دہی تو ہوگا لامکان تک نہیں رہیگا کسیکا سر پہ
شفیع اعظم بہت تھے غمگین کہ کیا بنیگی بیچاری امت
ضرور ہوگا محل جنت میں سونی جاؤں بہت ہی رو
دن قیامت بڑا نہ ہوگا اوسکو جاؤں کبھی یہی یارو
بڑا ہوں حیرا پریشان بہت ہوں مضطرب بہت ہوں
بلال کہتے تھے بعد رحلت نبی کی فرقت میں زار حسرت
فرشتے آتے ہیں آسمان سے نبی کی محفل ہے آؤ دیکھو
نہ صبر اوسی کسطرح سے چھوڑا اوسکو دکھا کے صورت
ہو رستہ آسان چلیں مولا اوسی پہ چل تو جلد ہمکو

رسول احمد کا نور جگ میں ہر ایک جا پر دمک رہا ہے
وہ نور احمد تو مثل تارہ کے سب جہان میں چمک رہا ہے
اب عشق احمد میں جسکے چشمون سے آنسو آکر جھلک رہا ہے
جو حوض کوثر کو جا کے دیکھا تو پانی اوس میں چھلک رہا ہے
وہ مثل خون جگر آنکھ عاشق سے آنسو ہمیشہ بہ رہا ہے
ہر ایک ساعت میں ہول محشر سے جسکا سینہ دھڑک رہا ہے
بیچارہ عصیان میں انکو شاہا جہاز میرا اٹک رہا ہے
نہیں نکلتا کسیطرح سے یہہ دم قلب میں اٹک رہا ہے
گلاب لا کر دے اوٹھ کر یہان پہ کوئی چھڑک رہا ہے
کہ دل جدائی سے مثل طائر قفس میں اپنے پھڑک رہا ہے
کہیں کی منزل مسافر اپنے یہہ جی تو ہر دم جھجک رہا ہے

نبی کی مدحت میں دست بستہ بشری ادب سے صلوٰۃ پڑھکر
یہ صدق شاداں ہو مثل بلبل نغمہ میں اپنے چہک رہا ہے

کسی سے دہشت کسی سے خطرہ نہیں ہے مطلب کسی سے اسکو
ہمیشہ مثل بلبل کے باغ دنیا میں صدق ہر دم چہک رہا ہے

ہوا آپ ہی نورِ رحمانی محی الدین جیلانی
ہوا آپ ہی فخر انسانی محی الدین جیلانی

شرافت آپ کی بالا مراتب سب سے اعلیٰ
ہوا آپ ہی شیر یزدانی محی الدین جیلانی

تصوف کے ہو تم بانی کہیں ہیں تمکو گیلانی
لقب محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

تم ہو مقصود نبیوں کے تم ہو مطلوب ولیوں کے
تم ہو محبوب ربانی محی الدین جیلانی

دودمانِ فاطمہ ہو تم علی کے لاڈلے ہو تم
کروں کیا میں مدح خوانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہادی مریدوں کے تمہیں رہبر فقیروں کے
تمہاری ذات روحانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہو شیخ فقرا کے تمہیں ہو دستِ غربا کے
تمہارا ہے نہیں ثانی محی الدین جیلانی

خدا کے تم ہی پیارے ہو نبی کے سر کے تاج ہو
علی کے تم ہی ہو جانی محی الدین جیلانی

ولیوں کے ستارے ہو مریدوں کے سہارے ہو
حقیقت میں ہو لاثانی محی الدین جیلانی

نکالا ناؤ کو تم نے تھی ڈوبی جو کہ مدت سے
تمہیں ہو فیض رحمانی محی الدین جیلانی

بلا شک نفس کش ہو تم ریاضت اور مشقت میں
تمہارا فخر لاثانی محی الدین جیلانی مفو

تمہاری خوبی و خصلت بھلا کس سے بیاں ہووے
تم ہو صورت حسن ثانی محی الدین جیلانی

نبی کو فخر ہے تم سے کہ تم ہی خیر امت ہو
ہو تم سب نور جسمانی محی الدین جیلانی

جو سائل بن کے کوئی آتا نہیں محروم وہ جاتا
سجے کرتے رہتے مہمانی محی الدین جیلانی

پھرے ہے صدق رندوں میں تمہاری ہے مریدوں میں
اسے رہوے ہے حیرانی سے محی الدین جیلانی

معز کبریا ہو تم معین الدین اجمیری
مقربِ بارگاہ ہو تم معین الدین اجمیری

دودمانِ مرتضیٰ ہو تم حبیبِ مصطفیٰ ہو تم
مقتدائے اولیا ہو تم معین الدین اجمیری

محبانِ خدا ہو تم عزیز کبریا ہو تم
پیارے ہی سب کے ہو تم معین الدین اجمیری

محبِ بے نوایاں تم خطا پوش مریداں تم
مددگارِ غریباں تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً پہر جب شیطان تو بولے وہ بہت سنگاکی
لگادو پار کشتی تم معین الدین اجمیری

سرپہ ایک روز بیٹھے سب بہ سنگاکی بولے اوسدم
خدا سے اب ملادو تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً تہا وہ گرا آیا زمین سے اوڑ کے وہ بولا
یہ دیکھو میرا اوڑنا تم معین الدین اجمیری

جبہ اسکو کفش حضرت سے لگی جوگی کے بس سر سے
وہ بولا دو امان اب تم معین الدین اجمیری

گر اقدس پہ جادوگر کہا اوسنے بدل مضطر
دکہادو راہ بہشت تم معین الدین اجمیری

نصیحت ہوگئی مجکو خطا اب عفو میری ہو
پناہ دو اس بلا سے تم معین الدین اجمیری

جہلک ایک صدق کو دکہلا کیا اسکو ہے بس شیدا
دکہادو اب دوبارہ تم معین الدین اجمیری

قصیدہ در شان حضرت شاہ سیدنا ابوالعلا قدس سرہ

پیاری حبیب مصطفیٰ رہبر ہماری ابوالعلا
تہے دودمان مرتضیٰ سیدنا ابوالعلا

رتبہ تہا اونکا اسقدر تہے قطب وقت اولیا
تہے وہ حبیب کبریا محبوب شاہ دوسرا

تہے قطب وہ عالی گہر تہی پہونچ انکی عرش تک
پڑجاتی جسپہ تہی نظر بس جاتا وہ عرش علا

تہا ایک قدم آسمان تہا عرش اونکا آستان
جاتے تہے دم میں لامکان رتبہ تہا اونکا بس بڑا

اک جوگی آیا ناگہان بیٹا تہی پنجرہ میں نہان
عورت ولی تہی بیگمان جادو سے تہا اسکو رکہا

تہا کشف حضرت کو بس فی الفور ڈالی پاک نظر
جوگی فراست دیکہہ کر اولٹا ہی جانے وہ لگا

جاتا تہا وہ جادوی شتاب کہا لگا پہر پیچ و تاب
حاضر تہے وان شیخ و شاب مجمع بڑا ایک ہو رہا

پہر آپ نے دیکہا بغور عورت ہے ایک بیٹا بطور
تب کشف سے کہینچا بالفور پس آیا وہ کہینچا چلا

جب کہینچا اوسکو آپنے وہ جوگی آیا سامنے
ڈرنے لگا وہ کانپنے چہرہ تو اوسکا فق ہوا

بیٹے وضو فرما کے ہے بیٹا نکالی پنجرہ سے
پانی کی چہینٹے دیئے بیٹا وہ عورت سہ لقا

عورت وہ ننگی دیکہہ کر چادر اوڑہائی اوسکے سر
بولی وہ ہوکے چشم تر تہی میں اسیر مبتلا

عورت سے بولے یہ سخن پہنچا دون تجکو میں وطن
سنکر وہ بولی نیک زن جاؤن میں وہان کیا بہلا

جوگی گرا وہ پاؤن پر لایا وہ ایمان آپ پر
کی اوسنے بیعت ہاتہہ پر ایک دم میں کامل ہوگیا

نام اسکا اچہا سار کہا اوسکا نکاح کر دیا
جب تک کہ وہ زندہ رہا غافل نہ خدمت سے ہوا

جس جا مزار ہے آپکا ہے دفن وان مرد خدا
جانے ہر اک چھوٹا بڑا پائین مزار بو العلا

ایک طفل پیڑی مردہ لا تہا شاہ راہ روتا کھڑا
بس آپ نے پڑہی اوٹہا از حکم رب زندہ کیا

ایک فیل مست رستہ مین تہا خونی ستاتا سبکو تہا
جب پھر رہا تہا اوسپہ عطا خدمتین آیا وہ چلا

کرنے لگا اوس سے کلام دریا پہ کر اپنا مقام
رہ عمر بہر اوس جا مدام سنکر وہ ہاتی چل اُٹھا

دریا کنارہ رہتا تہا ہر ایک اوسپہ چڑہتا تہا
وہ پار لیکے جاتا تہا بس یہہ ہی کام اُسکا رہا

ایک شاہ عالی وقت نے پیالے کئی مے کے دیئے
بس ہاتھہ مین تو لے لیئے ہرگز نہ قطرہ تک پیا

بولا وہ شاہ نامدار ڈرتے نہین تم زینہار
پینے سے ہے تمکو تو عار یا تو نہین پیر اکہا

کہنے لگے ای شاہ تو حکم خدا مانے نہ تو
بستا ہیگا بد بخت تو چکہیگا تو اسکا مزا

وہ بادشاہ ہو پُر غضب آپے سے نکلا جبکہ تب
کہنے لگا یہہ بات جب غصہ تو سلطان کے بڑا

تب آپ نے ناچار ہو اوس دم نکالے شہر دو
گھبرا گیا وہ شاہ تو اولٹے پھر شاہ بو العلا

ایک روز مجلس ہو رہی شورش بہی تہی اوس دم بڑی
لوگون کی یہہ نوبت ہوئی وجد آتا تہا چلا

مجلس مین گانا ہو رہا عالم ایک آ حاضر ہوا
گویا ہوے شاہ بو العلا تشریف لائی مرحبا

ہو تم ہماری آشنا سنتے نہین مطلق غنا
ہمکو ادب ہے آپکا ساز ونکو ہے رکہوا دیا

شورش ہوی ایک شخص کو نعرہ لگا یا اوسنے دو
ناگاہ وسن آواز کو لرزہ ہر اک کو آگیا

شورشتین تھے نعرہ کنان نسے لگائے اوس زمان
بجنے لگے سب ساز وان عالم ہی غشین آگیا

عالم وہ روئے اسقدر ہلنے لگے دیوار و در
تھے وجد مین وہ بیخبر بولے کہ یا شاہ بو العلا

بیعت مجھے کر لیجیے نعمت مجھے کچھہ دیجیے
یہہ عرض اب سن لیجیے سنکر نہین بین راگ کا

ہے صدق کی یہہ التجا ہے دل کا یہہ اب مدعا
صدقہ مجھے شاہ بو العلا خاصون مین دو اپنے ملا

اے صدق خامہ رد کر لے مدحت سے ہے عظمت ملے
ہو دین جمع یان اولیا برسے ہے یان رحمت خدا

غزل در [illegible]

پردہ پوشی مین گنہگارونکی ستار ہے محفل
یان آنے سے بیمار شفا پاتے ہین یارو

ولہ

خستہ دلون عاشق کی یہہ دلداری محفل
واللہ یہہ بیمار کی غمخوار ہے محفل

گُل محفل میلاد کے ہی کانٹے مین کہلتے
بارانی رحمت تو یہان ہوتی ہی بیشک
آتے ہین فرشتے تو یہان سننے کو میلاد

بیہ جان لو بے خار ہے بے خار محفل
بیہ حق کی تجلّی سے تو انوار ہے محفل
عطر و عنبر کی حقیقت مین سزاوار ہے محفل

دل صدق سے ہان آن کر صلوات کو پڑہیے
باللہ کہ بیہ رحمت غفار ہے محفل ⁜

آگر پڑہو صلوات بیہہ حقدار ہی محفل
سب مجلسونکی بیہہ ہی تو سردار ہی ہے
اب جہٹ سے وضو کرکے چلے آئیے حضرت
بیہوشی سے مستی سے نہین ہان کوئی غافل
اس بات سے آوے جو کوئی منکر میلاد
کنجوسی سے جو زر نہ اوٹھاوی کبہی اوسکو
جو منکر میلاد ہے بس اوس سے تو جانون
صلوات پڑہو آکے یہان جہکے نہ بیٹہو
ہین وجد مین صوفی تو بہت بیخود و بیہوش

طیار ہے طیار ہے طیار ہے محفل
زردار ہے زردار ہے زردار ہی محفل
گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے محفل
ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہی محفل
دشوار ہے دشوار ہے دشوار ہے محفل
بیزار ہے بیزار ہے بیزار سے محفل
حق دار ہے حق دار ہے حق دار ہی محفل
رنگدار ہے رنگدار ہے رنگدار ہی محفل

گل نازون سے اور عطر سے لعبان سے ای صدق
سرشار ہے سرشار ہے سرشار ہی محفل

پردہ چہرہ سے اوٹھا دیجئے شہا
ہون پیاسا شربت دیدار مین
لا کہا مخلوق حق سے وصل کی
مبتلا ہی رنج و بلا و مین ہون
سند کے چلے تمر مین بہت سے
ھند مین بچپن سے ناشاد سے

سہ لقا اپنا دکہا دیجئے شہا ⁜
وصل ساغر آب پلا دیجئے شہا
رب سے مجکو بھی ملا دیجئے شہا
درد و غم میرا مٹا دیجئے شہا
میوہ شرب کہلا دیجئے شہا
صدق کو در پر بلا لیجئے شہا

پہنس گئی کشتی میری منجہدار مین ⁜ پار کشتی اب لگا دیجے شہا ⁜ مین پڑا ہون نیند مین غافل پڑا ⁜ خواب غفلت سے جگا دیجے شہا ⁜

ترجیع بند در بیان معراج

جبریل آئے در پر اک شب حضور والا — پیغام رب یہ لائے خدمت حضور والا
رخسار سے اپنے ملنے قدمون حضور والا — بولے ادب سے اٹھیے چلیے حضور والا

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہے عرض یہ ادب سے خیر الانام جاگو — لایا پیام رب سے خیر الانام جاگو
در پر براق حاضر خیر القیام جاگو — مشتاق جنت سے رضوان خیر الانام جاگو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

اوٹھو حبیب رب کے لایا پیام مین ہون — اب در پہ ایستادہ ای ذو الاکرام مین ہون
اک کمترین بندہ رب غلام مین ہون — ہمرہ رکاب حاضر خیر الانام مین ہون

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

کل انبیا ہین حاضر عرش برین کے اوپر — حور و ملک ہین جتنے ہین منتظر وہان پر
ہین آپ کو جگانے آیا حبیب اکبر — آئے ہین ساتھ میری صد ہا فرشتے در پر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

آیا پیام وصلت ہجرت ہوئی ہے آخر — تکلیف مختون نہین بیشک ہین آپ صابر
کوئی نہ ہوگا ایسا جیسے ہین آپ شاکر — لو عاصیان امت بخشینگے آج غافر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

رب کے عطا کرم سے میری زبان ہی قاصر — دوزخ مین رہیگا کوئی ہرگز نہ آج کافر

وہ بحر رحمت اوسکا لا انتہا ہے آخر
بخشش بڑی ہے اوسکی وہ ہے غفور و غافر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پیارے رسول رب کے اوٹھو وضو تو کرلو
جنت سے آیا جوڑا اب زیب تن تو کرلو
رضوان کھڑا ہے در پر اتنی صراحی لیلو
فردوسی عطر لیکر اسکو بدن سے مل لو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

یہہ ہے قمیص رنگین اب اوڑہیگا اسکو
یہہ پٹکہ رنگ احمر اب بھیجیگا اسکو
یہہ ہے عمامہ نقشین اب باندھیگا اسکو
یہہ جبہ بہشت ہے زمرد اب پہنیگا اسکو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہین انبیا و صلحا فردوس مین سفر
جو ہو رہا ہے اوس جا کہتا ہون اوسے کمتر
تعظیم کو کھڑے ہین سارے وہان پیمبر
جو شے کہ ہے وہان پر بیشک ہے اعلے بہتر

بہر حضور والا مشتاق ہین پیمبر
کوئی کمر کو باندھے سرگرم ہے سفر پر
سب ساکنان فلک کے ہین عطر سے معطر
فردوس مین ہے کوئی کوئی در فلک پر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

آراستہ چمن ہے ہر سمت نہر جاری
کلیان ہر اک شجر مین آئی ہین پیاری پیاری
پہولون سے کہل رہی ہے ہر اک روش کیاری
ہین جانور وہان پر بے گنتی بے شماری

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

خوشیان فلک کے اوپر ہر جا پہ ہو رہی ہین
حورین ہر ایک روش پر کثرت سے پہر رہی ہین
شربت کی نہرین وان پر ہر سمت بہ رہی ہین
خوشبوئین ہر طرف سے ہر جا لہک رہی ہین

میوے طرح طرح کے خوش رنگ و خوش ذائقہ کے ‏— غنچے طرح طرح کے ہر ہر شجر میں اچھے
طوطوں کی ڈالیوں کے وان ڈھنگ ہیں نرالے ‏— کھلنے کی کیا ہے حاجت اب دیکھ لو گے جا کے

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پری بندے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

حکم خدا ہے یہہ ہی مردو کے حق میں اس شب ‏— جو ہوں عذاب قبری موقوف اوس سے ہوں اب
عالم میں مردے جو ہوں پاویں نجات وہ سب ‏— دوزخ میں رہ نہ کوئی فرمان ہوا ہے یہ رب

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے بندے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

بخدا از دل رحمت اس درجہ ہے نہایت ‏— جو دوزخی ہوا اس سے اوٹھے عذاب کلفت
ٹھنڈی ہوئی ہے دوزخ آراستہ ہے جنت ‏— کوئی نہ رہ بہ رحمت کہوے ہے رب عزت

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے بندے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

غافر غفور وہ ہے رب قدیر وہ ہے ‏— سب سے بزرگ وہ ہے سب سے کبیر وہ ہے
خالق حکیم وہ ہے سامع بصیر وہ ہے ‏— دانا خبیر وہ ہے نعم النصیر وہ ہے

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

براق ہے یہہ حاضر جنت کا رہنے والا ‏— ہے والہ و یہہ شیدا ہے عشق میں نرالا
روتا نہایت دنوں سے کرتا تہا آہ و نالا ‏— رنج و الم سے اسنے کھینچا بڑا کسالا

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

سونیکا ہر شجر ہے پتہ زمردی کا * ‏— ہے شاخ سبکی مرجان موتی سا غنچہ اونکا
ہر شاخ پر شجر کے ہے ایک پرندہ بیٹھا ‏— ہے صدق دل سے پڑھتا کلمہ حضور ہی کا

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے بندے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

ہے صدق یہہ بچارہ غمگین بحال مضطر ‏— ہے دل سے یہہ غلام شاہ رسول اطہر
کرتا دعا ہے حق سے یہہ ہی بروز محشر ‏— پائے رکاب رہوی شافع نبی رہبر

ہر سمت قد سبو کے لاکھوں پرے بندے ہیں * آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

ترجیع بند دیگر

سنو جبریل نے ایک شب کری عرض آ کے بصد ادب ۔ چلو یا نبی بحضور رب بخوشی کیا ہے تمہیں طلب
وہاں چلکے دیکھو عجب عجب ذرا دیر کرئیگا کچھہ نہ اب ۔ کھڑے انتظار مین سبکے سب ہیں قدسی کہتی ہین زیر لب

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

دیا یہہ پیام خدا کا آ بحضور سرور انبیا ۔ کہا اٹھو خواب سے یا شہا چلو آپ جلد سے بر سما
سنا جبکہ مژدہ جانفزا اوٹھے خواب سے تو وضو کیا ۔ وہین رب کا شکر ادا کیا یہہ در مکان سے ہوئی صدا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

لیے نوری کوئی شمع کو تھا کوئی روشنی کی جلو مین تھا ۔ بڑا اسا تھہ اونکے ہجوم تھا کوئی چومے اونکے قدم تھا
کوئی داہین بائین رکاب تھا کوئی منتظر تو وہان پہ تھا ۔ کوئی طرفوں کی صدا پہ تھا کوئی آگے بڑھ کے یہہ کہتا تھا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ ٭
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے جبکہ احمد مجتبیٰ ابھی عرش اعلی پہ غل مچا ۔ آ قریب آ گئے مصطفے کرو آسمانوں کو جلد وا
کوئی پل مین آ گئے ہین وہ شہا نہین دیر ہوئیگی اک ذرا ۔ یہی حکم رب کا تھا جا بجا کہین قدسی سارے ہی مرحبا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

سبھی آسمانوں پہ نور تھا سبھی جا ہی اوسکا ظہور تھا ۔ کہین سلسبیل و طہور تھا کہین عاشقوں کو سرور تھا
کوئی محو رب غفور تھا کوئی وانپہ عشق مین چور تھا ۔ وہان سبکو قرب حضور تھا یہہ گروہ کہتا طیور تھا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

کہین انبیا کا تھا جمگھٹا کہین اولیا کا جتھا بندھا ۔ کہین سبز پوشوں کا تھا پرا کہین قدسیوں کا گروہ جا
کہین عاشقوں کا تھا دل لگا کہ وہ آتا ہو وہ یہ مہ لقا ۔ کھڑا جو گروہ کہ وہان پہ تھا یہی کہتا اپنی زبان تھا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجے بجمالہ ٭ حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

١

کوئی صف صف تہا کھڑا ہوا کوئی دست بستہ گروہ تھا ‏ | ‏ کوئی باندھے اپنی کمر کو تہا کوئی اہتمام مین تہا لگا
جو قریب آگئے مصطفے یہی لفظ کہتے تھے مرحبا ‏ | ‏ بڑا اشتیاق تہا یا شہا دل و جان آپ پہ ہیں فدا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

جو مکان اپنے نبی چلے تو پرے فرشتون کے آ ملے ‏ | ‏ وہ اوڑے وہان سے ملے چلے زیر آسمان تھے جب تلک
وہ ملک تو غاشیہ دوش تھے جب ہی پہنچے عرش کے وہ تلے ‏ | ‏ رہے آسمان کے فاصلے یہی قدسیو کے تھے غلغلے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نبی آئے قبر پہ موسیٰ کے وہ نماز قبر مین پڑھتے تھے ‏ | ‏ چلے وان سے تہوڑی ہی دور تھے کہ قریب آگئے اقصےٰ کے
وان براق در پہ تو باندھ کے وہ امام نبیو کے ہو گئے ‏ | ‏ ہوئے وقت تہوڑی ہی دیر کے کہ جناب موسیٰ بہی آ ملے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نبی اس ترک سے تو تھے چلے کہ جلو مین سب ملکوت تھے ‏ | ‏ کوئی آگے چلتے تھے دوڑ کے کوئی داہنے بائین کو [illegible]
کوئی پکڑے اونکی رکاب تھے کوئی جی اونپہ نثار تھے ‏ | ‏ پرے باندھ باندھ وہ اوڑتے تھے پہ نثار [illegible]

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہ نبی براق سوار تھے وہ جلوسی اونپہ نثار تھے ‏ | ‏ وہ جھنڈ جھنڈ ملک اوڑتے تھے جلو مین غلغلے [illegible]
وہان دیکھا سب ہی نبی کھڑے صفین باندھ باندھ پرے پرے ‏ | ‏ وہین خضر عیسےٰ ہی آملے یہی ذکر سب کی زبان پہ تھے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ہوا جبکہ سدرہ پہ تہا گذر لگے تھے وہان پہ بڑے شجر ‏ | ‏ نہین خار کا تہا وہان اثر وہان نور ایک تہا جلوہ گر
نہین ٹھہرے جبکہ کوئی نظر پڑے جبرئیل پہ عرض کر ‏ | ‏ مجھے آگے بڑھنے سے ہے خطر سر مو اوڑون تو جلینگے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ

ہوئے بند راہ کے سلسلے ہوئے طے جہاں کے مرحلے ۔ وہ ملک تو سدرہ سے ٹھہر چلے جو دربنی آپ ہی تھے چلے
یہی عرض کرنے تو وہ لگے جو بڑھیں ہم آگے تو پر جلے ۔ وہ ٹھہر تو سدرہ پہ ٹھٹکے چلے گویا نوری سانچے میں ڈھلے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے آپ جبکہ تھے لامکاں کھلا راز جو کہ وہ تھا نہاں ۔ کروں اوس جگہ کا میں کیا بیاں نہیں تھا ملک کا جہاں نشاں
ہوئے گویا سید دو جہاں خدا تیرے بندے ہیں بیگماں ۔ میری بخش امت ناتواں او نہیں دیجو حشر میں تو اماں

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے بعد خلد بریں کی کی وان بہار دیکھی عجب سی ۔ بندے غلماں کی تو قطار تھی صف حوریاں تھی جلد ہی کھڑی
تھی محل روش کی جدی جدی کہیں سبز محل زمردی ۔ کہیں تخت بچھے تھے نقرئی کہیں زرفشی تھی ہی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہاں شکل دیکھی بلال جب لگے کہنے شاہ عرب ۔ کہا تیرا آنا ہے یاں عجب بھلا یاں گذر ہو کیسا کب
کری ہاتھ باندہ کے عرض تب کہ نماز کا ہے فقط سبب ۔ یہ پکارتا تھا بحضور رب یہی عرض کرتا ہوں باادب

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہ جمال آپکا تھا قمر جو پڑے کسیکی اگر نظر ۔ وہ فدا ہو آپ کو دیکھ کر کوئی جن ملک ہو و یا بشر
گئے آپ ہفتمی چرخ پر جہاں قدسیوں کا نہ تھا گذر ۔ [illegible]

گئے عرش اعلیٰ پہ جب شہا ہوا شور پردے سے مرحبا ۔ وہ نظر میں آیا جو دور تھا کروں کیا بیاں کہ وہ تھا بھلا
وہ حجاب پردہ تو سب اوٹھا دیں وصل کا تو مزا ملا ۔ یہاں عقل کرتی ہے اب خطا یہی کہتی بھی ہوئی صدا

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے قرب جبکہ تو مصطفےٰ ہوئی صدا یہ حبیب رب علا ۔ وہیں یار غار نے دی ندا یہ ندا کو سنتے ہی دل تھما

اوسے نورِ تجلی حق نظر آویگی لاکھون مین ؛
جو اچھے کام کر جاوے خدا کی راہ مین انسان
معاف ہونگے گنہ اوسکے بلاشک دن قیامت کے
جو نادم ہو گناہونسے امید عفو ہے اوسکی
مین ہون آلودہ عصیان نہین کھلتی رہ مولا
نہ عصیان جبطا ہو وینگے بغیر از فضل مولا کچھ ؛
پڑے سے جاؤ پڑے جاؤ نہ چھوڑو تم نمازون کو
کسی مسکین کو کہانا جو کہ کہلواو خوشی دل سے

کدورت دنیوی سے جسکا سینہ پاک صافی ہے
ہمیشہ کے لیے نیکی وہی تو رہتی باقی ہے
گنہ کرنے مین حق سے جو کہ بندہ دل مین خافی ہے
جو ہٹ کرتا ہے عصیانسے بلاشک وہی عاصی ہے
ہر ایک ساعت رہے مجکو فضولی اور لافی ہے
گناہونسے مرض مین فی الحقیقت وہی شافی ہے
نمازونکی اس عالم مین کسی سے نہ معافی ہے
ثواب اوسکا قیامت مین یقین جانو کہ وافی ہے

نہ کر تو صدق کچھ خطرہ سوالون قبر کا ہرگز
تجھے الفت رسول احمد مختار کافی ہے ؛

مخمس ترجیع بند

ثنا تو لکھون کیا مین رسول اکرم
مین ہون آدم تجھے فدا اونپہ ہر ایک تھا عالم
جتنی تعریف کرون ہے وہ بلاشک سب کم
تجھے تعریف بہلا کیا ہو شہنشاہِ امم

ہوگئے دیکھ فدا جسکو صفی آدم ؛
مردہ گر دیکھے تو فی الفور ہو زندہ اوس دم
ہے لقب آپکا مشہور شفیع اعظم
کر گیا آگے تو قدسی سے یہی شعر رقم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ حضرت کی بہی کیا شان ہے اللہ اللہ
ایسا جلوہ رخ زیبا تہا درخشندہ وہ ماہ
جتنی توصیف کرین حق ہے وہ ثم باللہ
حشر مین بھی تجھے خدا با یقین لے ہمراہ

نور حق تہا وہ حقیقت مین جناب ذی جاہ
آنکھ مین بہی تجلی جو کوئی کرتا نگاہ
دین و دنیا کے ہمارے تو وہی مین بس شاہ
ہے یہی ورد لگا اب تجھے شام و پگاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی

قد حضرت کا زمین پہ نہین سایہ پڑتا
رخ وہ ایسا تھا کہ تھا نور کا آئینہ بنا
نور سے حق نے بنایا تھا وہ چہرہ اونکا
خواب مین جسنے کہ اوس نور خدا کو دیکھا

واہ کیا شان تھی کیا اونکا بنا تھا نقشا
نظر اوس رخ مین تو آتا تھا خدا کا جلوا
نور ہی نور تھا کیا اوسکی صفت ہووے بھلا
مرنے کے بعد وہ بس جنت ماوی پہونچا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روشنی ایسی نہین رکھتا ہے کچھ ماہ واللہ
کوئی دنیا مین نہین ایسا ہوا ہے بندہ
نہ ملیگا کسی مخلوق کو ایسا رتبہ
جو کہ امت مین ہے اونکی وہ رہیگا ہمراہ

جیسا روشن شہ والا کا تھا احسن چہرہ
نہ رسولون مین نہ نبیون مین قسم ہے اللہ
فی الحقیقت وہ قیامت مین شفیع ہین بیجاہ
وان اسی شعر کا مضمون سنیگا باللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نام حضرت کا محبت سے جو لے شام و پگاہ
عفو ہو جاویگا جانون کہ سبھی اوسکا گناہ
پہونچے فردوس مین بیشک جو چلے اونکی راہ
ہے یقین حشر مین ہوویگا یہ اونکے ہمراہ

گرمی حشر سے رہویگی بہت اوسکو پناہ
آگ دوزخ کی نہ دیکھیگا کبھی وہ واللہ
غیر کی راہ جو چلے ہوگا وہی تو گمراہ
پہونچیگا صدق سے یہ کہتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجھسے فریاد ہے اس نفس شریر کی اللہ
اب دکھا دے تو ہمی کی ہمین للہ درگاہ
بس ہر ایک حال ہمارے سے توہی ہے آگاہ
دن قیامت کے نہین ہمکو گنہ سے پرواہ

تجھسے ہر چیز کی ہر وقت مین چاہین پناہ
استی تونے کیا اونکا ہمین ہے ہر گاہ
روبرو تیرے خدایا نہین درکار گواہ
شافع خلق ہین محشر مین ہمارے وہ شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسم حضرت کا تو ایک نور خدا سے تھا بنا
عرشی ایک قبا تھی تو بدن میں زیبا
نور ایک فرش زمیں سے تو سما تک تھا اوٹھا
حق نے براق سواری کا سجا کر بھیجا

تھا زمیں سے وہ چمکتا تو فلک پر جا تا
سر پہ خط دار عمامہ وہ بہشتی تہا سجا
شور ہر سمت سے ہوتا تھا کہ واصل علے
آگئے جبریل تو بس یہہ ہی ندا کرتا چلا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور احمد ہے حقیقت میں خدا کا جلوہ
جو ہے امت میں محمدؐ کے خدا کا بندہ
شب معراج میں بخشش کا کھلا ہے عقدہ
شب اسری میں اوٹھا سارا دوئی کا پردہ

سارے نبیوں سے زیادہ ہوا اونکا رتبہ
حشر کے ہول سے اوسکو نہیں کچھ خطرہ
حق نے امت کا ہر ایک محل دکھایا عمدہ
جب چلے واں سے تو رضوان نے کہا واشوقاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شیریں رہتا ہے میرا وصف میں حضرت کے دہن
حکم رضوانکو ہوا یہہ کہ سنوارو گلشن
ہو ویں اب نور کی قندیلیں سراسر روشن
بلبلیں دیویں صدا چھوڑ کے اپنا مسکن

ہے لقب اونکا جہاں میں تو شہنشاہ زمن
جب پدھارا تو نہ رہو سکے کوئی جنت کا چمن
اونکی خاطر سے کردی جاری ابہی نہر لبن
حور و قدسی کی زبان پر یہی جاری تہا سخن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غور سے عاشقو دیکھو یہہ ذرا قدرت رب
پہونچے افلاک پہ جس دم وہ شہنشاہ عرب
مچ گئی دھوم کہ وہ آئے شہنشاہ لقب
ہر شجر نخل تھا واں وجد سے ہلتا ہی سب

مرحلے طے ہوئے افلاک کے جب رنج و تعب
ہو گیا ماندہ قمر دیکھ کے صورت کو عجب
جنکے دیکھے سے بر آویں گے سب ہر کے مطلب
برگ طوبی سے نکلتی تھی یہہ آواز طرب

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب گئے عرش بریں پر وہ جناب ذی جاہ
دیکھ حضرت کو وہ بولے کہ خدا سے آگاہ
کاش امت میں میں ہوتا تیری تم ہو باللہ
تیری کیا خوبی ہے کیا شان ہے کیا تیری نگاہ

پئے تعظیم تو یوسف تھے کھڑے بر سر راہ
تیری صورت کا بشر کوئی نہیں ہے واللہ
تیرے ہی حسن کا شہرہ تھا جہاں میں اے ماہ ٭
دل و جان اپنا فدا کرتا ہوں تجھ پر اے شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ محبوب الٰہی ہیں ثنا کیا ہو رقم
پہونچے فردوس میں وہ جبکہ رسول اکرم
بولے اسطرح وہ آداب سے ہو کر باہم ٭
تم ہی محبوب خدا کے ہو شہنشاہ امم

آپکے نور سے دونوں یہ جہاں ہیں قائم
پیشوائی کے لیئے آئے خلیل و آدم ٭
یا رسول مدنی تم ہو شفیع عالم ٭
پہر خوشی ہو کے بہم ملنے لگے دونوں بہم

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بولے آدم کہ ہو معراج مبارک تم کو
ذات اقدس ہی سے ہے فخر سدا اسے مجھکو
بہترین خلق ہو اور حق کے پیارے تم ہو
پس وسیلے سے تمہارے ملے جنت سبکو

حق نے مختار کیا دونوں جہاں کا خوش ہو
پیدا حق تمکو نہ کرتا تو نہ کرتا کل کو ٭
شافع روز جزا امت عاصی تم ہو ٭
رتبہ ایسا بھلا بتلاؤ ملا ہے کس کو

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہونچے جنت میں وہ محبوب خداوند جلیل
بر سر راہ تو شربت لگی واں پہ سبیل
نہر کے چلنے لگے واں پہ فوارے بھی طویل
تھے روش پر پئے تعظیم کہیں اسمعیل

سوئے جا بجا تکی بنی دیکھی وہ جنت کی فصیل
تھی ہر ایک جائے وہاں نور کی روشن قندیل
لہلہاتے تھے لدے میوونسے ہر جا نخل
بیٹھے ہی بیٹھے تھے کسی جا کھڑے ہو کے خلیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہوئے فردوس میں داخل وہ شہ ہر دو جہان
سو نئے طرز کے محل دیکھے تو حضرت نے وہاں
وان کی چیزیں کے بیان کرنے سے قاصر ہے بیان

آپکے چہرہ پہ آثار خوشی کے تھے عیان
دودھ اور شہد کی دیکھیں تو لگی نہریں رواں
تھی عجب چیزیں جو جنکا ذرا سا بھی بیان

بولا رضوان کہ یہہ ہین آپکی امت کے مکان
یا نبی روح میری آپ پہ ہووے قربان

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہر چمن مین شجر نور تھے جنت کے لگے
تھے ہر ایک قسم کے ہی پھول اونپر پھولے
جو کہ اوس پھول کو اس دنیا مین مردہ سونگھے
پھاڑے وہ اپنا کفن دل سے وہ قربان ہوئے
سبزہ گنگھور تھا اور سب مین لگے تھے غنچے
نخل کیا تھے سرو وہ تھے نور کے سانچے مین ڈھلے
واقعی سونگھے کے فی الفور وہ زندہ اوٹھے
بس یہہ کہتا ہوا مرقد سے وہ اپنے نکلے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسنے ایک مرتبہ کلمہ ہے محمد کا پڑہا ؛؛
باغ جنت کا ہی اب سنیگا احوال ذرا
باغ جنت مین ہر ایک ٹہنی مین تہا پہول کہلا
عطر سے زیادہ ہر ایک غنچہ مہکتا تہا بڑا ؛؛
مستحق جنت ہادی کا وہ بیشک ہی ہوا
ہے کتابون مین بیان اوسکا بہت طول لکہا
بہینی خوشبو تہی ہر ایک گل مین نہایت زیبا
ہر چمن سے اسی مضمون کی آتی تہی صدا

باغ فردوس کا کیا حال بیان ہووی بہلا
ہر شجر سونے کا چاندی کا لگا تہا اوسی جا
اونکی شاخون مین زمرد کا لگا تہا پتا
اور ہر ایک ڈالی پہ ایک اوسکے پرندہ بیٹہا
تہی عجب نور تجلی تو وہان پر زیبا ؛؛
جلوۂ نور خدا اون پہ برستا تہا پڑا ؛؛
اور ہر ایک پتے پہ تہا نقش محمد لکہا
وہ خوش الحانی سے بیٹہا ہوا کرتا یہہ ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لدے میووں سے تھے ہر قسم کے جنت کے شجر
اور ہر ایک رنگ کے خوشے تھے لٹکتے اونپر
سبزہ ایسا کہ جسے دیکہے ٹہنڈی ہو نظر
زرین طاؤس ہی پہرتے تھے روش کے اوپر
سبز و سرخ ہر ایک نخل کی شاخون پہ ثمر
اور ہر ایک قسم کے تھے واںپہ پرندے بہتر
تہا وہ نرمی مین تو مخمل سے بہی زیادہ بڑہ کر
کہتے تھے اپنی زبان مین یہہ صدا مین دیکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تکیا جنت کے تو ہیک جا لگے قالین دہرے
شہر بہشت کی [illegible] شہ نشین چہنتے پڑے
طشت کے طشت زمرد لیے غلمان تھے کہڑے
جسے تہوڑا ہی کہی ایک سمت ڈہیر جیند کہڑے

حوضِ کوثر پہ کسی جائے کٹورے تھے پڑے
جام لبریز وہ شفاف تھے پانی کے بہرے
اوسمین شبنم کے جھلکتے تھے پڑے سب قطر
وہ بھی کرتے تھے بہی شوق مین آواز بڑے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین لیجاتی تھین فردوس مین حضرت کو مدام
دست بستہ ہی کہڑے رہتے تھے ہر وقت غلام
ہوتے جنت مین مشرف تھے سبہی خاص وعوام
شہر فردوس کے رضوان تو پلاتا وان جام
بس قدم آپکے دہود ہوکے وہ پیتی تہین مدام
رہتے موجود تھے ہر قسم کے سب وانپہ طعام
اور پڑہا کرتے تھے حضرت پہ درود اور سلام
وقت رخصت کے بہہ حضرت سے کیا کرتا کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ کا [illegible]
عرش اقدس پہ گئے جبکہ شہ ہر دوسرا
دی الہی نے بہر قفت کی اوسی وقت ندا
پھر تو آگے کو بڑہے اور بہی حضرت اعلیٰ
ایسا [illegible]
چھا گئی دلمین وہان ہیبت حق جل وعلیٰ
سنکے آواز بہہ اوسوقت مین دل ٹہر گیا
تب بہی آنے لگی پردۂ عصمت سے ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایسا عالم مین نہین کوئی نبی سے اصلا
ہیبت حق سے وہان دلمین پڑا تہا لرزا
کیا ہی خوش ذائقہ شیرین ولذیذ اوسکا مزا
نوری اوس جا پہ تو ایک وانپہ پڑا تہا پردا
سرور ہر دوسرا جیسے نبی ہین یکتا
اتنے مین آگیا ایک عرش سے منہ مین قطرا
پہلے حضرت سے کسی نے تو نہین تہا چکہا
بس اوسی پردہ سے پہر ہی تو چلی آئی صدا

پہونچے جب خاص مکان پردہ تہا جن وبشر
پردہ اوس جا کا پڑا دیکہہ کے بولے سرور
رحم کر اپنا کرم پر تو میری امت پہ
لاکہہ صد شکر کرون ہونگا نہایت خوش تر
پردہ ایک سامنے چہوٹا ہوا آیا تہا نظر
ای خدا آگیا اب خاص ہون تیرے در پہ
بخشدیگا میری امت جو کہین آج اگر
تب اوسیوقت بہہ ہاتف نے صدا دی آکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

التجا آپ نے رو رو کے تو حق سے پہر کی
حق نے فرمایا کہ امت تیری چندان بخشی
عرض کی آپ نے امت ہے گنہگار بہری
دن قیامت کے ہین کردونگا رہائی سبکی

چاہتا تجھسے خداوند ہون بخشش انکی
کتنون کو نار جہنم سے نکالونگا ابہی
پہر ہوا حکم کہ محبوب نہ کر تو جلدی
پہر یہی پردۂ وحدت سے صدا آنے لگی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ناگہان پہر تو اوٹھائے گئے پردہ وحدت
ملگئے حق سے اوسوقت ہمارے حضرت
بعد مدت کے ہوئے آپ وہان سے رخصت
سارے نبیونکو ہوئی آپکی وان پر زیارت

سامنے آگیا دیدار جناب عزت
ہے اسی قول محقق پہ تو بیشک کثرت
حور و غلمان سبہی کرتے تھے اوسجا خدمت
دی صدا غیب نے اوسوقت بشان و شوکت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عائشہ بی بی سے قصہ ہے بخاری مین لکہا
بو ہریرہ سے محقق ہے کہ شک نے دیکہا
تجکو ہر مصرع مین تعریف تو کرنا ہے روا
شب معراج کا ہوتا تہا ہر ایک جا چرچا

بالمشافہ نہین دیکہا ہے خدا کو اصلا
فہم مین آنا تو ان قولون کا مشکل ہے بڑا
دل و جان آپ پہ قربان ہو ہر دم میرا
ملک و جن و بشر کرتے تھے ہر دم یہہ صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سال اٹھارہ رہے عرش بریں پر حضرت
سیر کرتے رہے ہر جا کی بشان و عظمت
اپنی امت پہ بہت دیکہی خدا کی رحمت
رہتے غلمان تھے کمر باندہے برائے خدمت

حق نے دی آپ کو سب نبیونسے زیادہ عزت
آپکے فیض سے پاتے رہے سب وان برکت
نظر آتی تہی ہر ایک جا اوسکی قدرت
یہہ ندا کرتے تھے حضرت سے بوقت رخصت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آن واحد مین چلے آئے تھے گہر اپنے
صبح کو آتے ہی جو صدیق مکان پر ملنے
ماجرا رات کا پہر دل سے لگے وہ سننے

لگی زنجیر تو حجرہ کی برابر ہلنے
ذکر معراج لگے اونسے نبی سب کہنے
شوق کرکے دلولے سینہ مین لگے وان اوٹھنے

پھر تو معراج کی تصدیق لگے وان کرنے ٭ اور اسی شعر کا مضمون لگے وہ پڑھنے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نعت کیا آپ کی لکھیگا بھلا مجھسا غبی ٭ نہیں ممکن ہے ادا ہووے جو ذرہ سی کبھی
ہیں کبھی عالم میں ہوں بادشاہ رسول عربی ٭ شافع روز جزا آپ ہیں عالی نسبی
آپکی صورت انور کے ہیں مشتاق سبھی ٭ کیا حقیقت ہے بھلا میری شہنشاہ نبی
کمتریں شربت دیدار سے ہے تشنہ لبی ٭ رحم سے لطف سے للہ بلا دیجئے ابھی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رتبے سب حق نے کیے آپ کے بہتر ہیں رشید ٭ آپکی شان میں نازل ہوا فرقان حمید
سارے نبیوں سے مراتب دیئے حق نے ہیں مزید ٭ نہو غصہ کسی پر نہ کہا سخت و شدید
یا رسول مدنی ہے یہ نہیں کچھ بھی بعید ٭ ہووے زیارت اسے دنیا میں ہر ایک ہو شاد سعید
آرزو یہ ہے کہ زیارت کی ہو جب خلق کو دید ٭ دستہ بستہ ہوکے صدقے میں روز وعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ترجیع بند در بیان وفات شریف

باغ دنیا کے ہر ایک جا ہوئے خشک چمن ٭ خلق میں پھیلا تھا ایک شور و فغان رنج و محن
بلبل و فاختہ کرتی تھیں صدا اشیون ٭ رو رو کہتے تھے ابو بکر کہ ای شاہ زمن

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہ کہتی تھیں کہ ای وائے پدر ٭ چھوڑ بچوں کو کیا آپ نے دنیا سے سفر
ایک طرف کہتے تھے حسنین بصد سوز جگر ٭ ایک طرف کہتے تھے رو رو کے جناب حیدر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم سے گلشن میں ہر اک سو کھی پڑی تھی کیاری
ایک مصیبت تو صحابہ پہ پڑی تھی بھاری
رنج سے جن و بشر کرتے تھے آہ و زاری
عمر و عثمان کی زبان پر تو یہی تھا جاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے صحابہ تو سراسیمہ و حیران ششدر
فی الحقیقت کوئی بھی اوس جا نہ تھا ہشاش
در و سے روتا تھا کوئی تو بحال مضطر
رو رو کہتا تھا وہ ان تمام کے ہاتھ سے جگر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ذکر اوس وقت کا ای یار و کروں کیا میں بیان
در و دیوار سے گویا کہ قیامت تھی عیان
کوچہ و بستی میں ہر شخص کے آنسو تھے روان
عائشہ کہتی تھیں رو رو کے بصد شور و فغان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم میں حضرت کے تو روتے تھے گھر سے سب ہی
یک طرف بیٹھے تھے سلمان گدای و ای نبی
ایک گوشہ میں تھے غمگین بلال حبشی
مرنے تک بھی یہ بجا لینگا الم مجھ سے کبھی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

واقعہ پر بشر سے تو ہر ایک چشم تھی تر
فی الحقیقت دل انسان ہی نہیں تھے مضطر
در و دیوار سے روتا تھا کوئی تو ملکر
بلکہ غمگین تھے صحرا میں ہر ایک نخل و حجر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچہ و گل سبھی اس غم میں لگے تھے بکا
ملک و جن و بشر سبکو وہاں تھا سکتا
طیر و وحشی بھی اسی رنج میں کرتے تھے ندا
در و دیوار مدینہ سے نکلتی تھی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رحلت خیر البشر سے تھی مصیبت بھاری
سر کو دھنتا تھا کوئی اور کوئی کرتا زاری

غش میں ہر ایک شخص کو اُس دن تھا یہ ہوا طاری
صدق ان شعروں کے لکھنے میں بہت ہے عاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

قصیدہ بطور ترجیع بند وصف ہو شہ والا کا کیا ✤ ہو بیان شہ کونین کا کیا

کیا لکھوں شان نبی میں کیا پڑھوں نعت نبی میں — شان میں اونکی ہے قرآن ہو بیان شہ والا کا کیا
ہو ثنا مجھسے بنی کیا ہے زبان میری بھلا کیا — ثنا خوان اونکا ہی رحمن ہو بیان شہ والا کا کیا
وصف کیا ہو سمجھ نبیوں میں سب سے ہیں برتر ✤ — ہے غلام اونکا رضوان ہو بیان شہ والا کا کیا
نعت کیا لکھے محمد جو لکھے ہیں اونکو تو احمد — ہو سے حق جنکا ثنا خوان ہو بیان شہ والا کا کیا
حق نے کیا رتبہ دیا ہے پیشوا کل کا کیا ہے ✤ — جبرئیل اونکا ہے دربان ہو بیان شہ والا کا کیا
میرا دل اونپہ گیا ہے میری جان اونپہ فدا ہے — میری روح اونپہ ہو قربان ہو بیان شہ والا کا کیا
رہبر انس و جان ہیں سرور کون و مکان ہیں — مدح میں اونکی ہوں حیران ہو بیان شہ والا کا کیا
سرور ہر دو سرا ہیں شافع روز جزا ہیں ✤ — ہے لقب عالم میں سلطان ہو بیان شہ والا کا کیا
منبع حلم و حیا ہیں معدن جود و سخا ہیں ✤ — ثنا خوان انکا ہے یزدان ہو بیان شہ والا کا کیا
یا نبی مجکو بلالو یا نبی روضہ دکھا دو — آنکھ سے جاری ہے طوفان ہو بیان شہ والا کا کیا
یا نبی برقع اوٹھاؤ یا سے مجھے جلوہ دکھاؤ — ہو دل زیارت سے فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا
یا نبی حق سے ملا دو یا نبی صوفی بنا دو ✤ — یا نبی ہوں میں پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا
آپ جب پیدا ہوئے تھے سارے بت اوندھے گرے تھے — خوف سے روتا تھا شیطان ہو بیان شہ والا کا کیا
شہر میں کہیل بل مچی تھی کسریٰ کو دہشت پڑی تھی — ہو رہے تھے کافر پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا
کوہ میں گویان حجر تھے دشت میں گویان شجر تھے — باغ میں غنچے تھے خندان ہو بیان شہ والا کا کیا
قحط میں عالم پڑا تھا ہر شجر سوکھا کھڑا تھا — باغ میں سبزہ لاہے ریحان ہو بیان شہ والا کا کیا
غنچہ و گل کی صدا ہے سرد ہو جھونکا چلا ہے — بلبلیں ہوتی ہیں فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا
مولد خیر الوریٰ ہے نعرہ صل علیٰ ہے — منکر ہیں یا نبی تو عصیان ہو بیان شہ والا کا کیا

ہے آرزو مجھکو تو یثرب دا انڈن یہی ہے مطلب
اے اجل مہلت دے تھوڑی سے ہو پہنچوں میں یثرب میں جلدی
جاتا ہوں یثرب جو میرا لگ گیا ہے جی بہت سرگشتہ تیرا
وہ بشر دیکھے نہ دوزخ پاوے وہ جنت کے گوشہ
اونکا تو جنت مکان ہے نور کا اونمیں نشان ہے
وہ کبھی اُف تک نہ نکلے کسی پر غصہ نہ کرتے
جاتا اختیار رفت ہو اپر فوقیت رکھتا تھا سب
شعر اونکا مضمون بنا ہے نعت میں دیوان بنا ہے
صدق کیا لکھے غزل چھوڑا ہے ساری غزل کو

یا خدا کر دے تو ساماں ہو بیاں شہ والا کا کیا
نکلے گے سے تو ارماں ہو بیاں شہ والا کا کیا
مجھ پہ ہو تیرا تو احسان ہو بیاں شہ والا کا کیا
جو پڑھے دل سے ہے قرآن ہو بیاں شہ والا کا کیا
آپ پر لائے جو ایمان ہو بیاں شہ والا کا کیا
رکھتے تجھے نوکر نہ دربان ہو بیاں شہ والا کا کیا
اوڑتا کم تخت سلیمان ہو بیاں شہ والا کا کیا
سنتے جو ہوتے وہ شادان ہو بیاں شہ والا کا کیا
ہو گیا پورا ہے دیوان ہو بیاں شہ والا کا کیا

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

کوچہ تیرا ہے جنت سے سب سے اعلیٰ بہتر
ہے عطر سے بھی زیادہ خوشبو میں وہ معطر
ہے گرد اوسکی پر تر لاریب مثل عنبر
جس آنکھ میں پڑے وہ ہو جاوے وہ معنبر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہو آپ بندہ پرور ہو دو جہان کے سرور
ہو والی آپ رہبر جن و ملک کے افسر
مجھ سا ہو گا کمتر دنیا میں آہ احقر
للہ کرم ہو مجھ پر یا خاتم پیمبر

جنت کو کیا کرونگا میں ہوں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر مکان میں تیری نعت ہر زبان میں
تیری پہونچ لامکان میں نہیں آدمی کچھ بیان میں
تیرا وصف ہے قرآن میں نہیں آدمی کے گمان میں
تیرا نور جسم و جان میں تیری روشنی جہان میں

تیری ہی خوبی بحر و بر مین تیری ثنا ہے ہر نگر مین
تیرا ذکر ہر حجر مین تیرا نور ہر شجر مین
تیرا فیض ہر گھر مین تیرا درد ہر جگر مین
تیری روشنی قمر مین تیرا جلوہ ہر نظر مین

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تو ہی خواجہ ہے انامی تو ہی مولا ہے تمامی
تیرا نور ہے دوامی تیرا فیض ہے مدامی
تو ہی عالی ہے مقامی تیری ذات ہے گرامی
تو ہی رب سے ہے کلامی تجھے بھیجین سلامی

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا حکم سب سے بالا تیرا جگ مین ہے اجالا
نہین قابو مین یہہ دل ہے کہون کیا حضور والا
اس نفس بد نے مجھکو ہے چکرون مین ڈالا
فریاد ہے یہہ تجھسے ای میرے شاہ والا

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر فلک پر تیرا حکم سب ملک پر
تو ہی سروردن کا سرور تیرا نام ہے لبون پر
تو ہی عالی ہے پیمبر تو ہی والی ہے مقرر
تیرا وصف ہے زبان پہ یہی عرض ہے مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہون رنج اور قلق مین گئی عمر حق و بق مین
تیرا ذکر ہر طبق مین تیری یاد لق و دق مین
تیری روشنی افق مین تیرا جلوہ ہی شفق مین
قرآن تیرے حق مین تیرا وصف ہر ورق مین

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

پردہ ذرا اوٹھا دے چہرہ ہمین دکھا دے
ہے اب سقیم حالت زیارت ہمین کرا دے
رنجور ہے طبیعت جلدی کوئی دوا دے
تیری دید کے ہین پیاسے شربت کوئی پلا دے

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہین آپ ہی مطہر ہین آپ ہی منور ... ہین آپ سب سے برتر ہین آپ سب سے بہتر
فرماوے رب اکبر ہے آپ کا نہ ہمسر ... ہے صدق کی زبان پر یہہ شعراب مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہے صدق یہہ بچارا ہے عشق کا یہہ مارا ... کس روز ہوا اشارا کس روز ہو نظارا
ہے آپکا سہارا ہے آپ ہی کا پیارا ... نہین ہند مین گذارا لو اب بلا خدارا

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

آئے ہین تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہین غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

دل مین گدا بنا دے دل مین شہا بنا دے ... چاہے جو کچھہ کرا دے چاہے جو کچھہ دلا دے
رہ ملنے کی بتا دے حق سے ہمین ملا دے ... برقع ذرا اوٹھا دے جلوہ ہمین دکھا دے

جنت کو کیا کرینگے تیرے رہین ہم غلامی ... کوچہ ترا ہے جنت فردوس ہے مقامی
یہی عرض ہے تمامی پہونچے تجھے سلامی ... تیرا ذکر رہ مدامی تیری یاد رہ دوامی ؁

تیری بو ہر ایک گل مین تیرا رنگ ہر چمن مین ... تیرا ذکر ہر دو کل مین تیرا نور جسم و تن مین
تیرا وصف ہر دہن مین تیری خوبی ہر سخن مین ... تیری طرح ہر سخن مین تیرا جلوہ دشت و بن مین

آئے ہین تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہین غلام تیرے نوکر اپنا ہمکو ؁

ہے تیرا یہی فرمان آوین جو طبیب انسان ... سب جائین اونکے عصیان محبوب ہو وہ رحمان
جو ہون بتقصیر پشیمان آنکہین ہون اونکی گریان ... پڑہتے رہین وہ قرآن ہو رحم اونپہ سبحان

ہو تم حبیب اکبر ہو تم قسیم کوثر
ہے عرض یہہ ہی سرور کہتا ہے صدق لاغر
پیاسوں کو جام بھر بھر دو گے بروز محشر
پلا دے یہہ جام کوثر صدقہ شبیر و شبر

آئے ہیں تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

قصیدہ

اس دل کی کر تو شست و شو غافل نہو حق سے کبھو
ہر وقت کہہ تو ہو ہی ہو رہوے یہی بس گفتگو
تجکو ہو کچھ جستجو بدلے نہ تیرا رنگ و بو
دلکی یہی ہو آرزو اللہ ہی ہو اللہ ہی ہو

جاتا رہے رنج و محن

کیا کھل رہے ہیں سب چمن ہیں بلبلیں بھی نغمہ زن
آراستہ ہے انجمن میلاد ہے شاہ زمن
قمری نے چھوڑا ہے وطن ہیں دور سب رنج و محن
حاضر یہاں ہیں مرد و زن سنتے ہیں سب مدح و سخن

ہے نعت سے شیریں دہن

کیا لطف ہے کیا ہے مزا عالم میں گلشن ہے کھلا
نام اسکا مصطفےٰ بحر سخا جود و عطا
وہ شافع روز جزا ہے آج وہ پیدا ہوا
ایک نعرہ ہے صل علیٰ کہتے سبھی ہیں مرحبا

بولیں صلوٰتیں مرد و زن

آج گلشن میں جنت کی آتی ہے ہوا
جبریل کی ہے یہہ ندا رضوان کرو فردوس وا
غنچوں نے پہنی ہے قبا بلبل بھی کرتی ہے صدا
عطار نے دو سبکو بسا جنت کا ہو میدان صفا

آراستہ ہوں سب چمن

ہے غلغلہ کہسار سے بلبل کی ہے چہکار سے
سوسن کی ہے گفتار سے پھولے عجب انوار سے
نکلے صدا اشجار سے کیا گل کھلے پھلوار سے
آوے ندا گلزار سے گلسرخ نے گلنار سے

سیکھا ہے خوبی کا چلن

ای رب میرے بہر خدا جاؤں مدینہ کو چلا
ہوں تیرے در کا میں گدا تو عفو کر جرم و خطا
ہوں میں گنہگار میں بہت ایسا جسکی نہیں کچھ انتہا
ہے صدق کی یہہ ہی دعا کرتا ہے تجھ سے التجا

دکھلا دے یثرب کا چمن

ترجیع بند بر بادشاہ مدینہ منورہ

آپ کی نعت میں انساں کا کیا لکھے قلم
آپ برتر ہیں فرشتوں سے نبی اعظم
آپ سا ہوگا جہاں میں کوئی بحر کرم
دن قیامت کے ہیں بس آپ شفیع عالم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

کون ہوں میں جو لکھوں آپکی تعریف نبی
کیا ثنا آپ کی لکھیگا بھلا مجھ سا غبی
یا رسول مدنی ہاشمی و مصطفیٰ
سیر کردیجئے دیدار سے ہے تشنہ لبی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

آپ کے وصف میں عاجز ہے مرا دست قلم
ہو سفارش میری اللہ سے یا شاہ امم
رحم ہو صدق پہ للہ رسول اکرم
پھنس گیا ہوں میں مصیبت میں بصد رنج و الم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

اب ولا فکر معیشت میں تو رہتا کیا ہے
غافلا نیند کی غفلت میں تو کہتا کیا ہے
رات دن رنج و مصیبت کو تو سہتا کیا ہے
آب طوفان تیری اب آنکھوں سے بہتا کیا ہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملوں آنکھیں میں اپنی ہر دم

ہائے کب تک تو لگاتار شبینے میں رہے
ہند سے اب تو سفر تیرا مدینے میں رہے
حرص دنیا بھلا کب تک تیرے سینے میں رہے
نقش یثرب تیرے اب دل کے نگینے میں رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

یا خدا جلدی سے مکہ کو دکھا دے اسکو
آب زمزم کا شرا اب تو چکھا دے اسکو

ہوئے خوش اب تو مدینے کی سنگہاد اسکو ‖ اب تو روضہ [illegible] ے اسکو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہیہم

یا نبی اسکو پریشان کیا ہے غم نے
اسکو چوکہٹ کا تو دربان کرالو اپنے ‖ اسکو خادم تو مدینے کا بنالو اپنے
اسکو جاروبی مین روضہ کے تو لیلو اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہیہم

تنگ کیا اوسکے گناہ دیکہا ہے روضہ جسنے
اب تو مشتاق زیارت کا کیا ہے دلنے ‖ جو مدینے نہ گیا اپنا ہی کہو یا اوسنے
یا نبی اب تو بلالو اسے در پہ اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہردم

ہے تمنا یہ مدینے کا سفر اب تو کرے
آرزو یہہ کہ بجز دیکہے مدینہ نہ مرے ‖ پہر وہان پہنچ کے روضہ کے ذرا گرد پہرے
یہہ تمنا ہی کہین دل کی خدا پوری کرے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہیہم

گرد اوس روضۂ انور کی جو آنکہوں میں رہے
ہے نصیب اوسکا جو اوس خاک کا طالب ہی رہے ‖ سر پہ ہے بٹ رہے سبز تجلی ہی رہے
وائے قسمت کہ جو اوس خاک سے محروم رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہیہم

بی نصیبی ہے کہ مجلس سے جو مین دور رہا
رنج و غم مین تو بڑا رہتا ہون اب حد سے سوا ‖ نہین آپکی اجازت مجہے در پہ جا شا
اب دوبارہ ہون مشرف مین زیارت سے شہا

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکہوں سے اپنے ہیہم

نف [illegible]
یا نبی [illegible]

اتنی دن مکر سے شیطان سے ستاتا مجکو
شافع روز جزا احمد مرسل تم ہو

[illegible] شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو پیہم

راتدن [illegible]
عمر دنیا مین یون ہی رہو نگی ہردم کہینی

آہ ہو ویگی وہان تنگی بدی کی نکلی
اب تو للہ دکھا دیجئے صورت اپنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکھون سے ملون آپ کے در کو پیہم

حب دنیا کی بھرے دل مین لگی ہے ہتنی
ندی طوفان کی آنکھونسے لگی ہے بہنی

جرم کرنے سے معصیت تو بڑی ہے سہنی
سو بنہہ پھیرا کیا ہے جو لکھون تمہین اپنی کہنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے ہردم

ای خدا دے تو ابہی توبہ نصوحہ اسکو
اپنے محبوب کی مجلس مین بٹھا دی اسکو

آپ رحمت سے تو اب دہو دے گنہ سبھی اسکو
اپنے افضال سے ابرار بنا دے اسکو

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکھین یہہ اپنی ہردم

حشر مین ہو ویگا ہنگامۂ اعظم برپا
نفسی نفسی کی وہان آویگی ہر سو سے صدا

الامان کہویگی خلقت بغم و رنج و بکا
رب امت لب جان بخش سے آپکی ندا

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در سے ملے آنکھین یہہ اپنی ہردم

دن قیامت کے کہڑی ہو ویگی پیاسی خلقت
آپ منبر پہ کہڑے ہونگے بشان و شوکت

حوض کوثر پہ جمع ہو ویگی ساری امت
پانی کے واسطے لیوینگے ہر بت حضرت

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم

[illegible] جو
وہی بندہ بہتر ہے [illegible] محمد
یہہ دعا خدا سے بجہہ ہے کہ قبول کرلے اسکو
وہ گرین بروز بخشش نہین لاے جو کہ ایمان
جو کبھی عمل کی ہوگی وان پڑیگی سخت مشکل
کوئی نعت کا ہو مضمون کوئی حمد حقیقی ہووے
نہین بند مین گذار الو بلا مدینے شاہا

کوئی ہے نہ ایسا انسان جسے پا اجل نہ آوے
تیری بندگی مین مجھسے ذرا کچھہ خلل نہ آوے
تیری نعمتون کا مجھسے کبھی کچھہ بدل نہ آوے
جو ہو ذکر مین خدا کے اوسے کچھہ زلل نہ آوے
نہ لڑے بھڑے کسی سے اوسے کچھہ جدل نہ آوے
بجز اب تو کلمہ احمد ہمین کچھہ شغل نہ آوے
جو لب پڑھینگے کلمہ اونہین کچھہ ذلل نہ آوے
ہو حساب اوسکا آسان جسے کچھہ دغل نہ آوے
مجھے بس سوا اسکے کوئی اب غزل نہ آوے
مین ہون درد و غم مین بیکل مجھے اسکو کل نہ آوے

یہہ بدن ہے خاکی بیشک یہی مٹی صدق ہوگا
نہین روح کا بگڑنا اسے کچھہ خلل نہ آوے

معجزہ ہرنی

ایکدن صحرا گئے تھے مصطفےٰ
نور سے پر نور صحرا ہو گیا
ایک آئی وہان سے ہرنی نظر
ایک شکاری نے کیا تہا اوسکو صید
آہ ہرنی قید مین تھی اپہنسی
تہا گلے مین اوسکے ایک پہندا پڑا
تھی وہ حیران اور پریشان ودلفگار
ناگہان آئے نبی ذوالجلال
سرور دوسرا اور ہوئے
ظلم سے صیاد کے رونے لگی

ساتھہ تھے اونکے صحابہ یکسر فنا
تہا وہ جنگل ہو گیا بستان سرا
تھی وہ حیران وپریشان سربسر
ہوگئی تھی دام مین وہ اوسکے قید
ایک رسی سے بندہی تھی وہ کسی
جکڑا تہا اوسکو شکاری نے بڑا
قید مین اوسکو نہ تہا کچھہ اختیار
جیسے رخشان ہو قمر بدر کمال
شافع روز جزا وارد ہوئے
صاحب لولاک سے کہنے لگی

بس [illegible] گا | [illegible]
پہنچے [illegible] | [illegible]
اور [illegible] | [illegible] اور یہ قدا آگے سے ہو
جبکہ [illegible] | [illegible] شافع ہوں پہلا انسا

کیوں [illegible] سے جو ہو شافع | دن قیامت کے یہ خواست رسول
دن قیامت کے چھوڑا دیں خلق کو | نار دوزخ سے بچا دیں خلق کو
جو کہ ایمان او نہیں لایا دوستو | بہترین خلق ہے وہ نیک خو
واسطے جنت کے ضامن ہیں رسول | اب ولا دونکو تو ایکدم بہرہ ہو
وہ خلائق کے ہیں بیشک پیشوا | وہ نبیو نکے ہیں والی شفقا
کنجیاں دوزخ کی ہیں انکے سپرد | کنجیاں جنت کی ہیں انکے سپرد
وہ بلاشک سید ابرار ہیں | ہم سیہ کاروں کے وہ سردار ہیں
حق کی جانب سے وہی مختار ہیں | خواجۂ عالم ہیں وہ سردار ہیں

ای مرے رب ای مرے مالک خدا
صدق کو اب روضۂ انور دکھا

معجزہ حبشی و تشنگان قوم

مسجد یثرب میں اک دن ای فتا | پڑھتے تھے قرآن اوسمیں مصطفےٰ
پڑھتے پڑھتے رو او ٹھے الکایکی | آنسوؤں سے تر ہوئی داڑھی
دیکھکر صدیق نے پوچھا سبب | ای رسول دوسرا ہے یہ عجب
آپ کیوں روتے ہیں کیوں ہیں بیقرار | آپ پر ہو جائے جان میری نثار
ہے سبب رونیکا کیا اسدم حضور | ماجرا ہے پیش کیا اسدم حضور

[illegible] یاپ وہ سب ناچار
تشنگی سے قافلہ حیران ہے
تشنگی سے [illegible] سنسان ہے
[illegible]
تشنگی سے قافلہ حیران ہے
تشنگی سے [illegible]
تشنگی سے جان جان انسان ہیں
[illegible]

[illegible] شی ہوگیا
[illegible] کیا
[illegible] ہی خدا

[illegible] حاکم [illegible] / [illegible] لی بہا سو ملی ساری بجھ گئی

ہو گئے سیراب وہ سارے ہی / تشنگی سے جو کہ تھے زیر و زبر

دیکھ یہ ماجرا سارے یہود / لائے ایمان قوم کے وہ سب یہود

پی چکے سب آدمی اور جانور / تشنگی سے جنکا تھا حال بتر

مشکیں بھر لیں قافلے نے بھر لیے / راویے تھے جتنے وہ سب بھر گئے

پانی مشکیزہ میں ویسا ہی رہا / ایک قطرہ بھی نہ کم اسمیں ہوا

اونٹ پر سے دیکھتا حبشی وہ تھا / ایک تعجب دل میں بس کرتا وہ تھا

آپنے مشکیزہ حبشی کو دیا / دیکھ کر اوسکو اچنبے میں رہا

اونٹ پر اپنے چلا ہو کر سوار / چلنے میں حیرت زدہ وہ راہوار

چلتے چلتے لوٹ آیا وہ غلام / در حضور حضرت خیر الانام

ایک حیرت میں کھڑا رہتا تھا وہ / اور زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا وہ

آپ کے ہاتوں کا بوسہ لیتا تھا / عالم حیرت میں منہ تکتا وہ تھا

تاب لایا پھر نہ وہ حبشی غلام / گر کے نہ سو پیہ نہ بولا کچھ کلام

آپ نے فرمایا ای حبشی غلام / کچھ تعجب تو نکر ای مرد خام

دست انور اوسکے پھیرا چہرہ پر / چہرۂ حبشی ہوا مثل قمر

لایا ایمان وہ رسول اللہ پر / راہ حق میں وہ ہوا بس چشم تر

آپسے رخصت ہوا وہ نیکذات / اپنے آقا کی طرف وہ خوش صفات

پانی لیکے جب کہ پہونچا وہ غلام / اوسکے آقا نے کیا اوس سے کلام

آقا بہولا اوسکی صورت دیکھکر / اور یوں کہنے لگا با کر و فر

تو نہیں ہے وہ حبشی میرا غلام / تھا میرا خادم تو وہ ایک سیاہ فام

آپ کو حق نے دیا ہے اختیار
جسکو چاہیں آپ دین حق پہ
واسطے خیر الخلق

بیان صدق کے

ایکدن کہنے لگے یہ حضرت

سنا مین نے جبکہ خیر الورٰی
دیکھتا ہون مین خدا کو برملا
ماسوا حق کے نظر آتا نہین
مان لو اس بات کو تم بالیقین
دیکھ لو گدڑی مری تم ای علی
اب یہی تم دیکھ لو حضرت عمر
گدڑی دیکھی جب عمر نے ناگہان
کشف گدڑی مین جو اونکو ہوگیا
کون ہے جو چاہے اپنی برتری
سنکے یہہ کہنے لگے حضرت اویس
پہنکے وا اپنی خلافت یا عمر
جسکو دینا چاہیے وہ اسکو لے
اپنا سا مت حال جانو دوستو
کشف اونکو ہوگیا گدڑی مین سب

صدقہ سے اونکے نظر آیا خدا
جبکہ یہہ یعنی قبائی مصطفےٰ
اب یہہ عالم کچھ مجھے بہاتا نہین
جان لو اسمین ذرا ہے شک نہین
غور سے کر لو نظر تم ای اخی
دیکھ لو اسمین جو کچھ اوی نظر
گدڑی مین آیا نظر سارا جہان
جوش مین آکر زبان سے یہہ کہا
مفت لے لے اب خلافت کو مری
عاجزی سے اسطرح بولے اویس
وہ اوٹھالے جسکی ہو مد نظر
جسکو حق چاہیے اسکو نہ لے
بندۂ باکی تھے وہ ای عاشقو
یہہ تمہارے فہم مین آتا ہے کب

جان لو اے صوفیو صدق و صفا
یہہ ہی تھا حال قبائے مصطفےٰ

تمام شد

[illegible]

بانی جب تک کہ میں [illegible] | [illegible]
میں نہ جاؤں گا کبھی یا حضور | [illegible]
رنج دیتا تھا آمی [illegible] | [illegible]
دھوپ میں مجھکو کہا آکر [illegible] | [illegible]
وہ مجھے ہر طرح سے دیتا [illegible] | [illegible]
نہ مجھے کہا نیکی پروا نہیں | [illegible]
آپ کے قدموں تلے میں آ پڑا | اب کہاں اس سے جاؤں گا چلا
مر کے نکلوں گا میں اس در سے غریب | جو کروں خدمت خوشا اپنا نصیب
التجا حضرت نے کی اوسکی قبول | ہو گیا بس مدعا دل کا حصول
خدمت خیر الورے کرنے لگا | اوسکی خدمت سے ملا کیا مرتبا
حق تو یہ ہے حق سے وہ واصل ہوا | اوسکی صحبت سے فنا فی اللہ ہوا
باغ جنت میں فنا پایا اوسے | پہلے ہی فردوس میں دیکھا اوسے
التجا ہے صدق کی یہ ہی خدا | محض اپنے فضل سے روضہ دکھا
ہند سے روضہ میں جاؤں چلا | آنکھوں کو اوس خاک سے میں دوں جلا

بس دعا پہ ختم کرتا ہوں کلام
اب پڑھو حضرت پہ صلوات و سلام

قصہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ایک عاشق کی اب کم حکایت سنو | اویس قرن کی روایت سنو
قرن میں ہوئی ایک عاشق رسول | ولے عشق میں رہتے تھے وہ ملول
وہ رہتے بظاہر پراگندہ حال | وہ باطن میں تھے عشق میں باکمال
بظاہر نہ دیکھا جمال حضور | بباطن نہیں رہتے اونسے وہ دور
[illegible] ہی سکے وہ میں [illegible] | قناعت میں سکے وہ میں [illegible]
[illegible] ہی میں تھا اسطرح [illegible] | کہ دنیا کو پکڑا اونہوں نے تھا تنگ

لباس اپنا کرتے او[illegible]
پہنتے تھے اونکی بنا کر قبا
غذا اونکی تہی خرمے کی گٹھلیان
اگر جو پاتے تھے ولی وہ کبھی
بہت تنگی کے ساتھ کرتے گذر
سحر ہوتے جاتے تھے صحرا کو وہ
صبح کی اذان سنکے جاتے کبھی
جو نہیں برس جاتے تھے وہ وہ گذر
او نہیں جانتی خلق مجنون تہی
وہ ہشیار تھے بس خدا کے ولی
جو لڑکے کہیں دیکھہ لیتے انہیں
تو بس پتھر دیتے او نہیں مارنے
وہ کہتے تھے اے بہائی لڑکو مجھے
نہ اسطرح مارو کہ ہووے لہو
نہیں مجکو ہے چوٹ لگنے کا غم
ہین ناچیز ہون اور مجبور ہون
بہت رنج وہ کہنچتے تھے مدام
مگر رحم تہا او نکے دل مین بڑا
تو لکھتا ہے کیا ماجرا اب دلا
وہ ایذا پہ بس صبر کرتے رہے

[illegible] طرح بہانے
اوسی سے وہ لیتے بدن کو چھپا
یہی اونکا شیوہ تہا اکثر رہا
ہمیشہ رہے کہینچتے سختیان
تو کر دیتے خیرات تھے وہ سبہی
نہ پاتا تہا کوئی اونہو نکی خبر
تہی رات کو گہر مین آتے تھے وہ
نماز عشا پڑہ کے آتے کبھی
نہیں آتے تھے وان کسیکو نظر
بنی ہے وہ طرح اونکی مضمون کبھی
وہ تھے علم رکھتے خفی و جلی
بہت تنگ اوسیجا وہ کرتے او نہیں
تھے دیوانہ مجنون او نہیں جانتے
پڑے پتھر دینے نہ مارو مجھے
لہو مجھسے میرا جاوے وضو
وضو جاتے رہنیکا ہوگا الم
نہ چھیڑو مجھے مین تو معذور ہون
نہیں کرتے تھے کچھہ کسی سے کلام
نہ کہتے تھے دلکو کسی سے کڑا
وہ ایذا سے اپنے نہ کرتے گلا
ہمیشہ ادا شکر کرتے رہے

[illegible]

مجھے دشمن لگی ہے تو

مجھے زندگی اپنی اب ہے وبال | تمہارا نہیں دیکھا حسن و جمال

مرا جان و دل تم پہ قربان ہے | قدمبوسی کا صرف ارمان ہے

مری ماں ضعیف اور مجبور ہے | ولے اب وہ آنکہوں سے معذور ہے

میں رہتا ہوں خدمت میں انکی سدا | نہیں رہتا ہوں اس سے اک دن جدا

اجازت اگر ہو تو آؤں چلا | جو ہو خدمت اوسکو میں لاؤں بجا

نبی نے سُنا اوسکا یہہ ماجرا | اور احوال خدمت کا اسکے فرا

یہہ فرمایا حضرت نے اُس دم انہیں | تمہیں آنکی ہم اجازت نہ دیں

نہیں آنکی ہے اجازت تمہیں | یہی جان لو ہے ہدایت تمہیں

کرو ماں کی خدمت کو جب تک جیے | یہی بہتری ہے تمہارے لیے

اسی وجہہ سے وہ نہ حاضر ہوئے | نہیں آنے سے اپنے قاصر ہوئے

رسول خدا زندہ جب تک رہے | وہ زیارت سے محروم حضرت کی رہے

سفر تو مدینے کا جاتا رہا | مگر جذبہ عشق بڑہتا رہا

ادہر کا تو احوال یہہ ہو لیا | اودہر کا سنو تم ذرا ماجرا

نبی کا ہوا وقت جب آخری | صحابہ نے یہہ آپ سے عرض کی

یہہ خرقہ جو ہے آپ کا دیں کسے | جسے حکم حضرت ہو بخشیں اسے

ہوا پہر یہہ حکم رسول خدا | میرا ایک عاشق قرن میں ہوا

یہہ خرقہ میرا اوسکو دینا تم | بڑی اونکی توقیر بس کرنا تم

بہت گفتگو کرکے تاکید سی | اونہیں خرقہ دینے کی تاکید کی

[illegible]

سوا اسکے دیکہا ہے ہم اوویس | بہت ناتوان ہو لیے ہم اوویس
تمہین دیکہہ رونا ہمین آگیا | تمہارا ادب حق کو ہے بہا گیا
پسند آئی حق کو تمہاری ادا | محبت مین تم رہتے تہے اسکے سدا
سنا جب علی و عمر سے کلام | کہا حکم لاوے بجا یہہ غلام
یہہ کہکر قبا لیگئے دور تر | مناجات سے اپنی کی چشم تر
بڑی دیر تک سر بسجدہ رہے | بڑی عاجزی و انابہ کرتے رہے
ندا آئی بخشے جو مین دوزخی | وہ خرقہ مین تار ہون کیے جنتی
جو خرقہ کے تار ہون سرپے وہ رہا | چلی آتی تہی پہی پہی یہہ ندا
خدا سے مناجات کرکے کہا | تو امت نبی بخشدے سب خدا
رہا ہمنے عاصی کیے اوسقدر | وہ اس خرقہ کے تار ہون جسقدر
پہر آئی ندا ہمنے بخشے دو چند | جو خرقہ کے تارون سے اب ہین یہہ چند
یہی پہر مناجات کرنے لگے | خدایا تو امت کو کل بخشدے
ندا یہہ ہوئی اسقدر بخشے ہین | جو گلے مضر اور ربیعہ کے ہین
قبیلے ہین اونکے جو ہون بکریان | ہون بال انکے گنتی مین جتنے عیان
نکل نار سے ہونگے وہ جنتی | ہین بخشے اسی قدر اب دوزخی
مناجات سے سر اوٹھاؤ ابہی | تم اس خرقہ کو جاکے پہنو ابہی
ادہر یہہ تو راز و نیاز ہو رہا | ادہر قصد حضرت علی نے کیا
یکایک گئے پاس انکے علی | تو آہٹ سے اونکے اٹھے وہ ولی

اگر ... | ... ین ہون شام تک رو رہا

اگر ضامن ہو تو مین کرون یون بیان | نہین تو مجھے اس سے کیا ہے حصول

سوائی خدا کون جانے بشر | نہین زندگی کی کسیکو خبر

جدائی کے دام آپنے وا کیے | اونہونکو ادب سے وہ دکہلا دیے

کہا کافی ہے آج کو یہہ مجھے | نہین اس سے زیادہ کی حاجت مجھے

جیونگا جو مین کل تلک بس کرا | تو روزی میری دیویگا وہ خدا

سوال ایک علی و عمر سے کیا | کرون عرض جو مین وہ دیجیے بتا

رہے آپ صحبت مین شام و سحر | نبی کے قیافہ سے دو تم خبر

نبی پیوستہ ابر و میہہ مبتلا ہے | دیا تھے علی وہ یہہ جتلا دیے

یہہ سنکے علی و عمر تھے خموش | بہر ادین تہا اونکے رقت کا جوش

کہا ہمکو یہہ پائے کچہہ نہین * | جو دیوین خبر ہمکو ای نیک دین

یہی جو وہ کہنے لگے عجز سے | کشادہ تھے ابر و اونہو نکے بہنے

وہ واحت اپنے دکہلا تو نے ہو | برو زاحد جو شکستہ ہمے سے

کہا سوافقت مین نے کی ہے رسول | کہ اس دن تھے تھے نہایت ملول

پیغمبر کی مین نے یہہ کی موافقت | نہ اوس روز تہی مجکو کچہہ عافیت

نہین میری دلکو ذرا تہا قرار | تہا اوس روز مجکو بڑا اضطرار

نہ اوس روز مین مجکو آیا ذرا | کہ بیچین ہونگے رسول خدا

محبت پیغمبر کی آئی پسند | نہین اپنا دیکہا ذرا مین گزند

اوسیوقت پہر واشت تو نے تمام | تکرتا تہا اوسدن کسی سے کلام

مین اوس روز رو یا کیا زار زار | نہین آتا تہا مجکو صبر و قرار

[illegible] پیدا ہوئے

آن محترم پیدا ہوئے [illegible] پیدا ہوئے
دافع الم پیدا ہوئے - صاحب حشم پیدا ہوئے

مجد و کرم پیدا ہوئے - شاہ امم پیدا ہوئے
فخر عجم پیدا ہوئے - عالی ہمم پیدا ہوئے

پیدا ہوئے وہ بت شکن

بیکار اب صیاد ہے - قمری کا دل آباد ہے
غنچہ نہ سب برباد ہے - شور و فغان فریاد ہے

سرو چمن آزاد ہے - پھولا ہوا شمشاد ہے
یہہ صدق بھی دل شاد ہے کیا حکم کیا ارشاد ہے

موجود ہیں اہل سخن

بیان تولد و سلام

لکھوں کیا تولد کے احوال کو
لکھوں کیا ہیں احوال شاد زبان
ہوئی دھوم ایسی زمین تا سماں
ہمارے نبی جبکہ پیدا ہوئے
بحکم خدا رضوان جنت سے آ
وہ طشت زمرد فرشتے لیے
وہ روح الامین حلے جنت سے لے
تولد ہوئے وہ رسول امین
تولد ہوئے احمد مجتبےٰ
تولد ہوئے سرور انبیا
تولد ہوئے وہ شہ انبیا

لکھیں سب بشر تو بھی پورا نہ ہو
فرشتوں کی قاصر ہے یہاں پر زبان
کہ پڑھنے سے عاجز ہے اپنی زبان
زمین کے سبھی بت تھے اوندھے گر
صراحی بہشتی لیے تھا کھڑا
برا ہی نبی غسل موجود تھے
برائے نبی آکے وارد ہوئے
کہ جن کے سبب آئے روح الامین
تولد ہوئے شاہ ہر دو سرا
تولد ہوئے رہبر اولیا
کہ جن کا لقب ہے حبیب خدا

[illegible]

السلام ای صاحب حمد و لوی | السلام ای شافع روز جزا
السلام ای سرور عالی مقام | السلام ای موجب فخر امام
السلام ای دین و دنیا کے سہا | السلام ای انبیا کے پیشوا
السلام ای بادشاہ انس و جان | السلام ای تکیہ گاہ بیکسان
السلام ای شاہ رہبر السلام | السلام ای شاہ کوثر السلام

بحر دیگر

یارسول اللہ حبیبی سیدی | یارسول اللہ کریمی اکرمی
یارسول اللہ رحیمی ارحمی | جز سوا تیرے نہیں میرا کوئی
یارسول اللہ خبر لیجئے میری | اب گنہ سے ہے مری حالت بری
یارسول اللہ شفیع عاصیان | راہبر ہو رہنمائے گمرہان
یارسول اللہ مرے مشکل کشا | حل مشکل کر مری بہر اللہ
یارسول اللہ محب صدق و صفا | ڈالدی اسپر کرم کی اک نظر
بس تمہارے نام کو لیتا ہوں میں | اور تمہارا آسرا رکھتا ہوں میں
اپنی شفقت سے مدد کیجے مری | بحر عصیان میں پھنسی کشتی مری
اب تو للہ لیجئے میری خبر | ہے گنہ سے حال میرا اب بتر

... ب — بڑی گھبراوی واپر خلق سب

حشر بپا او سگری ہونے لگے — اور زمین بس دھوپ سے تپنے لگے

پھر اسرافیل پھونکیں صور کو — کوہ اڑجاوین سبھی کافور ہو

اپنے اپنے دم کی پڑجاوے وہان — سُدہ نہ ہووے باپ کو بیٹے کی وان

باپ بھی بیٹے کا وان پکڑے نہ ہاتھ — اور کسیکا کوئی بھی دیوے نہ ساتھ

مان نہ لیوے بیٹی کی اسدم کچھ خبر — اور نہ لیوے بہن بھائی کی خبر

بات بھی موہنہ سے نہ نکلے وہان — ہوئے کوئی حال کا پرسان وہان

کھلبلی ایسی وہان آپڑے — اپنے اپنے دم کی سبکو آپڑے

منتشر ہوکر وہان دوڑین بشر — باپ بیٹے کی نہ پاوے کچھ خبر

سخت گرمی دھوپ کی ہوگی — تشنگی غالب ہو سبکو وان بڑی

پیاس سے آجاوی باہر کو زبان — الامان اوس تشنگی سے الامان

سب کہینگے نفسی نفسی کی صدا — رب امت کہتے ہونگے مصطفےٰ

بس کھڑی ہون حضرت آدم وہان — اور نکلے خلق سے شور و فغان

ہووے واپر خلق کو زیادہ ہراس — دوڑی خلقت حضرت آدم کے پاس

اور کرین یہ عرض انسے اسگھڑی — سختی ہم پر ہوشراب ہے بڑی

وہ کہینگے آج ہے یوم النشور — مجھ سے بھی کچھ ہوگیا ایسا قصور

تھے جنت میں ہوا تھا میں مقیم — ایک دانہ پر ہوا جرم عظیم

ایک دانہ گیہون میں نے کھا لیا — باعث اسکے خلد سے باہر ہوا

اب سفارش کی نہیں مجکو مجال — کسطرح اب جاؤن پیش ذوالجلال

مجکو تو اپنے گنہ کی ہے پڑی — اور تمکو اپنی اپنی ہے پڑی

...د پہ کرون ہون اختتام
اب پڑھو اوپر صلوات و السلام

گرمی سے اس عشق نے سینہ مین کری کیون ہے
الفت شہ عالم کی بہری دلمین مہری کیون ہے

ای نفس ستمگر بہلا بہکے تو پہرے مست
رہبر تیرے احمد ہین تجھے دربدری کیون ہے

کہتے تھے تعجب سے ہر دم یہی قدسی
اس رات مین ایک نور کی بدلی سی گھری کیون ہے

چرچا تو یہی کرتے ہین حورین کھڑی اس دم
بچھی ہوئی ہر جائی پہ یہہ لفت زری کیون ہے

سنتے تھے ملک حور یہی خلد مین باہم
مسکے ہین پڑی غنچے آنکھون مین تری کیون ہے

آنیکی خبر کسکی ہوتا ہے بیان کس کا
پہنے ہوئے ہر حور یہہ پوشاک ہری کیون ہے

کہتے تھے یہہ غلمان بڑی حیرت سے وہان پہ
لبریز ہر ایک نہر یہہ شربت سے بہری کیون ہے

قدسی بہی اچنبھے سے کھڑے کرتے تھے باتین
اس رات ہر ایک محل پہ یہہ جلوہ گری کیون ہے

کہتی تہین تعجب سے آپسمین کھڑی حورین
ہر قطعہ مین ہر کیاری مین ہر جائی تری کیون ہے

کرتے تھے ملک چرخ کے آپسمین یہہ چرچا
غلمان کی بہی پوشاک زمرد سے کھری کیون ہے

رو کر کہا براق نے حیران مین بڑا ہون
تقدیر بسر ہی گردش اختر سے بہری کیون ہے

غلمان بہی کھڑے کرتے تھے آپسمین اچنبہا
پوشاک ہر ایک حور نے دھانی سی کری کیون ہے

کہتا تہا یہہ خازن در دوزخ پہ کھڑا ہو
افسردہ سی اس رات مین نار سقری کیون ہے

مالک در دوزخ پہ کھڑا کہتا تہا یہہ ہی
قیدی بہی ہر ایک آتش دوزخ سے بری کیون ہے

کہتے تھے کسی جائی سے الیاس نبی بہی
ہر سمت یہہ اب چرخ سے رحمت اتری کیون ہے

کہتے تھے یہی خلد مین یعقوب پیمبر
ہر تخت پہ ہر جنس عجائب سے دہری کیون ہے

کہتے تھے فرشتے کہ اٹلا دینگے یہہ کیسے
یاقوت سے لبریز ہر ایک کشتی بہری کیون ہے

کرتے تھے ملایک یہہ اچنبھے سے تو باتین
ہر کرسی پہ ہر جنس پیاری سی دہری کیون ہے

دکھا دو جلوہ ذرا تو اپنا بری احمد کرم سے اپنے
نکالے سر پہ جب جلد شاہا دکھا نا صورت اٹھا کے برقع
پڑا تھا گوشہ میں ایک عاشق بہ بیخودی کہتا تھا رو کے شاہا
خیال اپنا کہوں میں کس سے بہت ہوں ہجر ابت سے پریشاں
دکھا دو چہرہ بہت ہوں مضطر نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
جو باغ جنت میں پہونچا قاصد تو رو کے بولا ہر اک سے
یہی وہ کہتا تھا اگر یاں ہو کہ مجھ سے پوچھو حال میرا
میں سر جھکائے رہوں ہوں بیٹھا نہیں خبر ہے مجھے کسی کی
بتاؤں تمکو میں حال کیا دل کہ جو کہ گذری ہے مجھ پر اوپر
ذرا نہ پوچھو تم حال میرا کہ میں ہوں مضطر بہ رنج و کلفت
یہی وہ کہتا سنو ہمسر کہ مجھ سے پوچھو ذرا نہ لوگو
بہت ہی کر کر بہت ہی رو کر یہی تھے کہتے اویس قرنی
خبر لو آ کے رسول اکرم بری ہے حالت تباہ میری
بلال حبشی نے دیکھی صورت تو خواب ہی میں یہ کہتے شاہا
صہیب رومی یہی تھے کہتے حضور اقدس میں عاجزی سے
شفیع عالم کی بعد رحلت صہیب بولے یہ درد و غم سے

میں اپنی ہستی کو تیری الفت میں مولا یہی نثار کر رہا ہوں
میں ایک مدت سے درد فرقت سے سینہ اپنا جلا رہا ہوں
خبر لو میری تمہاری الفت میں دلکو اپنے اٹھا رہا ہوں
سوا اس کے نہیں ہے کچھ بھی کہ دل میں اپنا جلا رہا ہوں
تمہاری غم میں رسول اکرم ہمیشہ آنکھیں اپنی رلا رہا ہوں
نبی کی الفت میں درد و غم سے بدن ہمیشہ اپنا گھلا رہا ہوں
رسول اکرم کی عشق و الفت میں خون کے آنسو بہا رہا ہوں
تغیر حالت ہے ایسی میری کہ اشک خون میں نہا رہا ہوں
میں عشق سوزاں سے آگ سینہ میں ہر دم اپنے جلا رہا ہوں
میں عشق احمد میں آنکھ ہی سے اشک طوفاں بہا رہا ہوں
میں مبتلائے الم ہوں بیحد کہ دلکو اپنے جلا رہا ہوں
ملا دے مجھکو خدایا شہ سے کہ صدمہ فرقت اٹھا رہا ہوں
لہو کا طوفان آہ و حسرت میں چشم غم سے بہا رہا ہوں
تمہارے غم میں ترا ہو غمگین میں آنکھیں اپنی رلا رہا ہوں
وطن کو چھوڑا ہے میں نے شاہا تمہاری قدموں میں آ رہا ہوں
نہ بولو مجھ سے کہ میں ہوں مفتون میں دل یہ اپنا جلا رہا ہوں

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف یا ہم دونون بھائیون

کے ارادہ چھاپنے کا نہ فرماوین ۔ اشعار شہادت

جناب سید الشہدا علیہم السلام کے مصنف کے بہت

کثرت سے تصنیف کئے ہوئے ہین ہمراہ دیوان کے

طبع ہونا مناسب نہ جانا انشاء اللہ تعالی وہ بہت جلد

ہونگے ۔ قیمت دیوان صدق کی ایک روپیہ ہے جس صا

کو خریداری اسکی منظور ہو وہ قیمت بھیجکر طلب فرماوین فق

المشتہر

محمد اویس و محمد جنید بمقام آگرہ محلہ گندہیہ حکیم جی